ناولز کلب
سفرِ خاک
از قلم رشکِ فلک
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

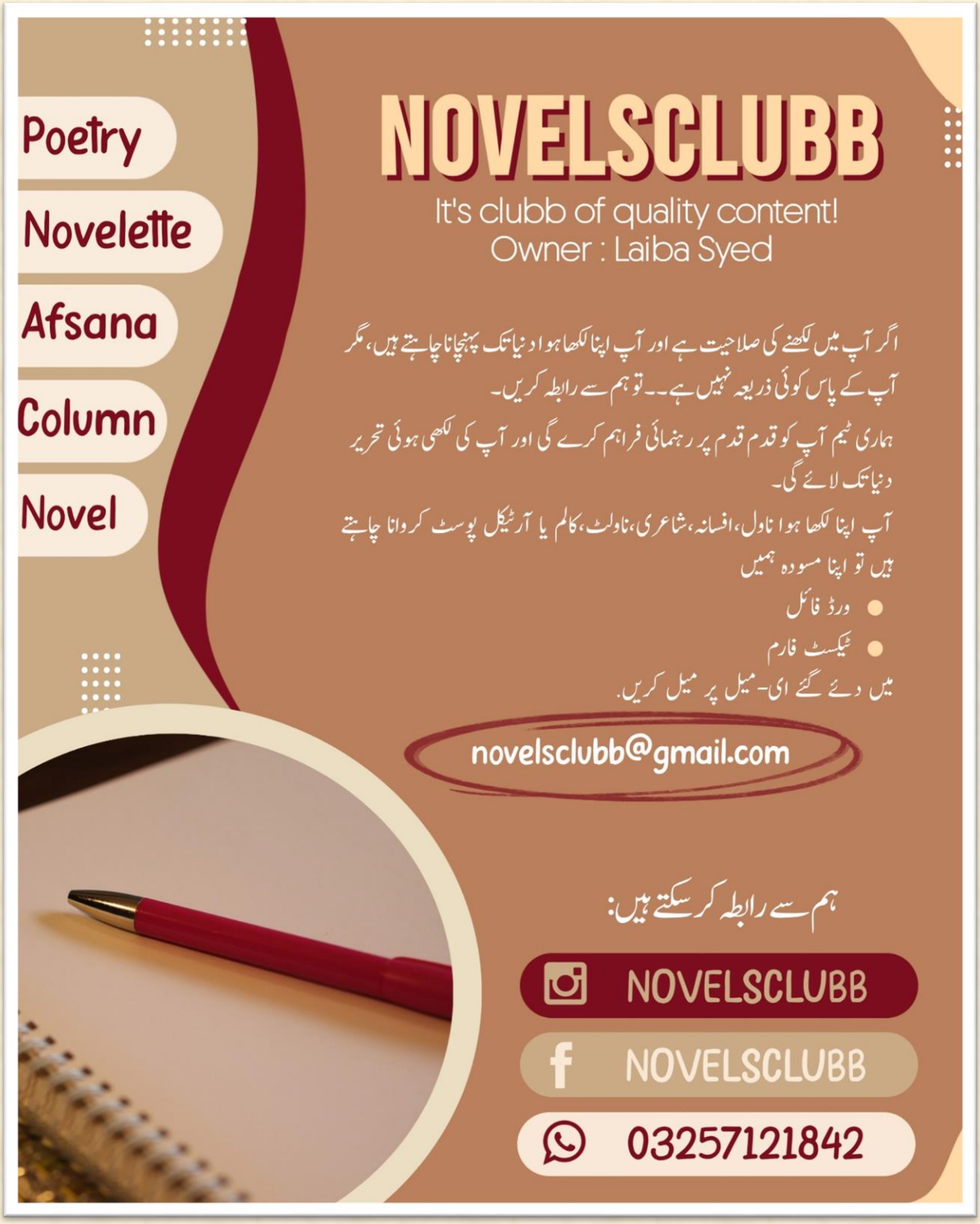
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

سفرِ خاک

از قلم

رشکِ فلک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سفر خاک"

رشک فلک

"سفرِ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خاک"

رشک فلک

یہ ایک فرضی ناول ہے جس میں مختلف کردار ہے اور ہر انسان اپنی زندگی کے دکھوں کو جھیل رہا ہے ہر انسان کی زندگی کے حالات اور واقعات مختلف ہوتے ہیں لیکن انسان ان سے لڑ کر ہی اللہ کو پاتا ہے ہر انسان نے اپنے رب تک پہنچنے کے لیے مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے یہ بھی ایک ایسی ہی کہانی ہے بس فرق یہ ہے کوئی زندگی سے سیکھ کر رب کو پالیتا ہے اور کچھ گمراہی میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ناجانے اسے میں یاد آتی بھی ہوں یا نہیں" وہ کب سے صحن میں بیٹھی آسمان کو دیکھتے ہوئے اسے سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا وہ مجھے یاد کرتا ہو گا ناجانے وہ کیسا ہو گا اپنا خیال بھی رکھتا ہو گا یہ نہیں" ایک ہاتھ گھٹنے پہ رکھے دوسرا گال پہ رکھے سوچوں میں مگن تھی۔۔۔۔۔۔۔

"میں بھی کتنی عجیب ہوں اس کو سوچ رہی ہو" ہلکے سے سر پہ ہاتھ مار کر سر جھٹک کر خود سے بولی:

"یار لوگ ناجانے کیا کیا کرتے ہے ایک میری زندگی ہے عجیب سے عجیب ہوتی جا رہی ہے

"وہ اب اپنی زندگی کو سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"لوگ گھر میں رہ کر خوش رہتے ہیں ایک میں ہوں جو یہاں سے کہی دور جانا چاہتی ہوں مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کیا چاہتی ہوں" خود کو سوچنے میں مگن تھی کہ اچانک اسے آوازے آنا شروع ہو گی ان آوازوں کو سن کر ایک ٹھنڈی آہ بھر کر تاسف سے آسمان کی طرف دیکھا اور سر جھٹک کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

ابھی کھڑی ہوئی ہی تھی کہ ایک دم جھٹکے سے باہر کا دروازہ کھلا اور ایک 45 سالہ آدمی جو کہ جسامت سے کمزور ہی لگ رہا تھا ڈولتا ہوا اندر اور آونچی آواز میں گالیاں دے رہا تھا۔۔۔

اسے اس طرح دیکھ لڑکی کے چہرے کے تاثرات بدلے اور یک دم اس کی آنکھوں سے غصہ جھلکنے لگا اسے گھورتے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج وہ اپنی زندگی میں ایک کامیاب بزنس مین تھا جس کی آدھی دنیا دیوانی تھی اس کا برینڈ تھا بلکہ نہیں وہ خود ایک برینڈ تھا اس کی پرفیومز کی بہت ڈمانڈ تھی لوگ اس کی پرفیومز کو دور دور سے لینے آتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"سب جلدی کرو بوس آنے والے ہے یہ نہ ہو وہ آئے اور کام پورا نہ ہو اور وہ غصہ کر جائے" ایک آدمی جس نے وئٹ شرٹ اور بلیک جینز پہنی تھی وہ جلدی جلدی کمپیوٹر پہ کچھ ٹائپ کر رہا تھا آفس میں اس وقت سب کمپیوٹرز کے ٹیپنگ کی آواز گونج رہی تھی

Clubb of Quality Content

ابھی وہ کام کر ہی رہے تھے کہ انہیں گاڑی رکنے کی آواز آئی جس کا مطلب تھا کہ ان کے بوس آچکے اس کو محسوس کر کے سب کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔۔۔۔۔۔

"ماما مجھے بچالیں وہ مجھے مار دے گی ماما پلیز" ایک لڑکی بیڈ پہ لیٹی ایک بڑھی عورت سے لپٹ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔

"بس میرا بچا کیا ہو گیا ہے آپ کو" وہ عورت تیزی سے گرتے ہوئے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس لڑکی کا چہرہ چوم کر بولی:

"ماما آپ نہیں جانتی وہ آتی ہے میرے پاس مجھے کہتی ہے اگر میں نہ مری تو وہ مجھے مار دے گی" لڑکی چلاتے ہوئے اس عورت میں خود کو چھپاتے ہوئے بولی:

"بیٹا یہاں کوئی نہیں ہے آپ دیکھو تو آپ کو کوئی نظر آرہا ہے کیا" عورت روتے ہوئے اسے سنبھالنے لگی کچھ دیر بعد وہ روتا وجود ساکت ہو چکا تھا جس کا مطلب تھا اس پہ دوائی اثر کرنا شروع ہو چکی ہے عورت اس کو ایسے ساکت دیکھ کر آنکھوں نمی لیے دیکھتی رہ گئی یہ ان کی بچی تو نہ تھی جس کے قہقہ ختم نہیں ہوتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زلہ باہر مت آنا بیٹا تم جانتی ہو" جنت اپنی بیٹی کو تنبیہ کرتے ہوئے بولی:

"ماما میں نے باہر آ کر کیا کرنا ہے" زلہ سر جھٹکتے ہوئے بولی:

جنت نے تاسف سے بیٹی کو دیکھا اور باہر کی طرف دروازہ بند کرتے ہوئے بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ ہینڈ فری لگانے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں گالیوں اور لڑائی کی آواز گونجنے لگی پہلے اس دل میں آیا باہر جا کے دیکھے پھر اس نے سر جھٹکا اور ہینڈ فری لگا کر سیڈ سونگ لگایا وہ جانتی یہ ہینڈ فری اب صبح ہی اترے گئی اسی لیے گانا سنتے اس کے آنسو آنکھوں سے گرنے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی سب کے ہاتھ تیزی سے چل ہی رہے تھے کہ کوئی اندر داخل ہوا جس نے بلیک شرٹ اور بلیک جینز اور اوپر مسٹرڈ جیکٹ پہن رکھی تھی اور تیزی سے اپنے آفس کی بڑھا آفس میں پہنتے ہی اس نے اپنے پی آئے کو کال پہ اندر آنے کا حکم دیا۔۔۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

پی آئے اجازت لے کہ اندر داخل ہوا اور اپنے بوس کو دیکھنے لگا جن کے پاس سب تھا سوائے سکون کے ان کو دلی سکون میسر نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

نفاست سے سیٹ کیے بال ہلکی ہلکی سرخ ہوتی کالی آنکھیں جو سفید رنگت پہ جچ رہی تھی اور پنٹ شرٹ میں چمچماتے شوز پہنے وہ خوبصورتی کی مثال لگ رہا تھا اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے اس شخص نے پلٹ کے اس کی طرف دیکھا اس کے دیکھنے پہ پی آئے نے فورا سے گڑبڑا کر نظریں جھکائی اور پھر پلکیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔

"ہمارے پروجیکٹ کا کتنا کام رہ گیا ہے تم جانتے ہو کتنا کم وقت رہ گیا ہے" وہ شخص چلتے ہوئے کرسی کی طرف بڑھا اور پھر اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

"جی بوس زیادہ کام ہو گیا ہے تھوڑا رہ گیا ہے" پی آئے جلدی سے فائل اس کی طرف بڑھا کر بولا:

"او کے ایڈوٹیزمنٹ کا کام کہاں تک پہنچا سب سے بڑی بلڈنگ پہ ہمارا بینر ہونا چاہیے تاکہ لوگ دیکھے اور ایمپرس ہو اور ہمارا پروڈکٹ لیں" فائل کو دیکھتے ہوئے وہ مصروف انداز میں بول رہا تھا کہ ایک دم اس نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے اس طرح خود

دیکھتے پا کر ایک ابرو اٹھا کر اس نے اس کی طرف دیکھا اس کے اس طرح دیکھنے پہ پی آئے گڑبڑایا۔۔۔۔۔

"بوس کوئی غلطی ہو گئی کیا" اور اٹکتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں پہلی بار کوئی غلطی نہیں ہے یہ دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے" اس کی بات سن پی آئے نے جلدی سے سانس لی اور مسکراتے ہوئے سر کھجایا کہ اس کی تعریف ہو ئی ہے یہ بیزتی۔۔۔۔۔

اس کو ایسے دیکھ اس شخص کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی اور مسکراتے ہوئے پی آئے کی طرف دیکھا اس کو مسکراتے دیکھ پی آئے نے اس کے ہمیشہ مسکراتے رہنے کی دعا کی جبکہ وہ جانتا تھا یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔

"اچھا کام کیا ہے اگلے ہفتہ ہم پروجیکٹ کو لاونچ کر رہے ہیں اس کی تیاریاں ہو جانی چاہیے" پی آئے کی طرف فائل بڑھاتے ہوئے نرمی سے بولا:

"اوکے سر" پی آئے نے مسکراتے ہوئے فائل پکڑی اور باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس شخص نے آنکھوں کو بند کیا اور کرسی پہ گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

"دیکھو تم خود کو مار لو اگر نہیں ماروں گی تو میں جیسے مارو گی تم برداشت نہیں کر پاو گی"

"ن، نہی، نہیں ت، تمم مم، میرے س، ساتھ اایس، ایسااا نہیں ککککر سکتتی" وہ لڑکی روتے ہوئے چلا کر بولی:

"ٹھیک ہے پھر مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ کیونکہ تم بھی یہ جانتی ہو اگر میں نے تمہیں مار بھی دیا تو بھی کوئی نہیں پوچھے گا"

"ددد دیکھووو وتتم میرر رے پاس ممتت آووو پلیز" وہ لڑکی ہاتھ جوڑتے ہوئے ہچکیاں بھرتے ہوئے بولی:

"میری جان میرا کہا مان لو یہ دنیا تمہیں کیا دے سکتی ہے" یہ کہتے ہی وہ آگے بڑھنے لگی اور اپنے ہتھیار سے اس پر وار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ چلا ہی رہی تھی کہ جھٹکے سے دروازہ کھلا اور اندھیرا دور ہو گیا اور کوئی عورت تیزی سے اندر داخل ہوئی اور پھر اس کو گلے لگایا اور اس کے ساتھ ہی لڑکی کی چیخیں بلند ہوئی اور وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

روتے ہوئے پھر سے وہی جملہ دھرانے لگی جو وہ دہرایا کرتی تھی جبکہ عورت اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

"ماما کب تک آخر ایسا چلے گا" زلے روتے ہوئے اپنی ماں سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"بس میرا بچہ صبر کرو اللہ ہے نہ بہتر کریں گا" جنت اسے پیار کرتے ہوئے بولی:

"اللہ کب کریں گا اتنے سال ہو گئے آخر کب تک ہم یہ سب دیکھے گے" تیزی سے آنکھوں کو صاف کرتے زلے چلا کر بولی:

"بس بیٹا صبر کرو اللہ بہت رحیم ہے وہ کبھی اپنے بندے کو تکلیف میں نہیں دیکھتا" جنت سمجھاتے ہوئے بولی:

"تو اس کو ہماری تکلیف کیوں نظر نہیں آتی کیا ہم اس کے بندے نہیں تا اسے ہم سے محبت نہیں ہے" زلے دکھ سے ان کی طرف دیکھ کر بولی:

"بیٹا ایسے نہیں کہتے وہ اللہ ہے نہ انسان کا امتحان لیتا ہے تا کہ دیکھ سکے اس کا بندہ اس پہ کتنا یقین کرتا ہے" جنت نرمی سے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر بولی:

"آخر کتنا امتحان بچپن سے دیکھ رہی ہو کب تک یہ امتحان چلنا ہے جب ہم قبر میں اتر جائے گے تب" انتہائی دکھ سے جنت کی طرف دیکھ کر بولی:

"نہیں ہم تمہاری شادی کریں گے تمہاری زندگی اچھی ہو جائے گی" جنت محبت سے اس کا ماتھا چوم کر بولی:

"آپ کو واقعی ہی لگتا ہے مرد اس قابل ہوتے ہیں کہ ایک عورت ان کے لیے اپنی عزت ،جان، یہاں تک اولاد اس پہ لٹا دیں اور پھر اسی اولاد کے لیے ساری عمر گدھوں کی طرح اس کلے سے بندھی رہے جیسے ایک بھینس کو کوئی کلے سے باندھ دیتا ہے" زلے آنکھوں میں آنسو لیے جنت کو دیکھتے ہوئے بولی:

"بیٹا ہر مرد ایک سا نہیں ہوتا ہر کسی کی قسمت میں دکھ تھوڑی ہوتے ہے" جنت اسے سمجھاتے ہوئے بولی:

"آپ نے بلکل ٹھیک کہا لیکن ہر انسان کی دکھ الگ ہوتے ہیں ہر کسی نے اپنے دکھ اور مشکلات کو جھیلنا ہی ہوتا ہے لیکن اگر مرد برا نکل آئے تو عورت ساری زندگی کبھی اولاد کے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیے، کبھی ماں باپ کے لیے تو کبھی "کاش" اور "اگر" میں الجھ کر قبر میں اتر جاتی ہے"

"نہیں تو تیرا کیا خیال ہے ساری زندگی یہی بیٹھے رہے گی" جنت اسے گھورتے ہوئے بولی:

"نہیں تو لیکن میں اس انسان جیسا مرد نہیں چاہتی جو عزت کرنا نہ جانتا ہو جو دنیا میں کسی کو عزت دینا نہ جانتا ہو جو آپ کی خوشی کو برداشت نہ کر سکے جو کبھی آپ کو تیار دیکھ لیں یا آپ کہی چلے جاؤ تو آپ کا کسی غیر کے ساتھ تعلق جوڑتے ہو شرم ہی محسوس نہ کریں بلکیں چلا چلا کر آپ پر تہمتیں لگائیں اور دنیا میں بدنام کریں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس کر نہ زیادہ سوچ سوچ کب سے رو رہی ہے" جنت اس سے نظریں چراتے ہوئے ڈپٹ کر بولی:

جبکہ زلے انہیں ایسے نظریں چراتے دیکھ تاسف سے انہیں دیکھ کر رہ گئی کبھی تو وہ اپنے لیے کو ئی قدم اٹھائے گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سب جلدی ہاتھ چلوا بھی بہت کام پڑا ہے" پی آئے سب کو تیزی سے کام کرنے کا کہتے ہوئے بولا:

"اوکے بوس" یہ کہتے ہی سب تیزی سے ہاتھ چلانے لگے کام بہت زیادہ اور وقت بہت کم یہ تیاریاں آج سے نہیں بلکہ ہفتہ سے چل رہی تھی کل ان کے نئے برانڈ کی اوپنگ تھی ہر کوئی اس ہفتے میں مصروف تھا سب اپنی اپنی زمہ داریاں پوری کرنے میں مگن تھا۔۔۔۔۔۔

"سر مے آئی کمین" پی آئے نے دروازے پہ دستک سے کر پوچھا لیکن اندر سے کوئی جواب نہ پا کر اس نے اندر جھانکا تو بوس کو اس نے کھڑکی کے سامنے پایا یہ صرف آج کی بات نہیں وہ بہت ہی کم مسکراتا تھا زیادہ تر سنجیدہ ہی ہوتا تھا اسے ایسے کھڑے دیکھ اس نے تاسف سے اپنے بوس کو دیکھا کاش وہ اس کی مشکل حل کر سکتا لیکن اس نے گہری سانس لی اور اندر کی طرف بڑھ گیا اور اس کے پیچھے کچھ قدم کے فاصلے پہ کھڑا ہو کر اس نے کھڑکی میں دیکھا جہاں سورج غروب ہونے کو تھا۔۔۔

"سر، سر" پی آئے نے اپنے بوس کو پکارا لیکن پھر بھی وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا:

"بوس" اب کی بار زرا اونچا بولا اور اس کے اس طرح بولنے پہ اس شخص نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"ہاں بولو وقاص" اپنی سرخ کالی آنکھوں کو اٹھا کر اسے دیکھ کر بولا:

"سر جی کام تمام ہونے کو ہیں اور شام بھی ہونے والی ہے ایک بار کام کو دیکھ لیں" وقاص عاجزی سے بولا:

"وقاص تم سب دیکھ لو اور ٹائم پہ گھر چلے جانا میری فکر نہ کرنا" اس کو کہ کر وہ شخص پھر سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا جہاں کم ہوتی روشنی اسے اپنے اندر کی طرح محسوس ہو رہی تھی یوں لگ رہا تھا جیسے جیسے یہ اندھیرا بڑھتا جائے گا اسے ہی اس کا اندر بھی ویران ہو جائے گا جس میں کبھی روشنی نہیں ہو گی۔۔۔۔

"کبھی کبھی ہوتا ہے نہ انسان اندھیرا کو دیکھتا ہے تو اسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ اندھیرا اس کی اندر کی کیفیت کو بیان کر رہا ہو یا کبھی ڈوبتے سورج کو دیکھے تو ہمیں یوں لگتا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ اندھیرا ہماری روح میں اتر جائے گا اس ڈوبتے ہوئے سورج کی طرح ہم بھی کسی دن ایسے ہی ڈھل جائے گے"

اسے بھی یہ اندھیرے اپنی روح میں اترتے محسوس ہو رہے تھے لیکن وہ کر بھی کیا سکتا تھا وہ اس ملک میں تنہا تھا یہاں وہ کمانے کے لیے آیا تھا آج وہ کامیاب تھا لیکن سکون نہ تھا آج وہ ہر چیز خرید سکتا تھا سوائے اس کے جو کر چکا تھا کاش نہ کرتا تو آج اسے سانس لینا خود پہ یا دنیا پہ بوجھ نہ لگ رہا ہوتا یہ سوچتے ہی اس نے زور سے آنکھیں بند کی اور جب آنکھیں کھولی تو رات ڈھل چکی تھی نا جانے کتنے گھنٹے گزر چکے تھے نا جانے ایسے کئی گھنٹے وہ ایسے ہی گزار چکا تھا تب سکون تھا لیکن اب نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

"یار تجھے کیا لگتا ہے وہ تجھ سے پیار کرتا ہے" لائبہ اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں یار وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے ہم ایک دن شادی کر کے بہت دور گھومنے جائے گے" زلے مسکراتے ہوئے اس بتاتے ہوئے بولی:

"بس بس ہمیں نہ بھول جائیں" دعا ساتھ آتے ہوئے اس کی کمر پہ تھپڑ مار کر بولی:

"لو جی تمہارے بغیر تو میری زندگی کچھ بھی نہیں تم لوگوں کو تو سپیشل بلاؤ گی" زلے ان کا ہاتھ تھام کر محبت سے بولی:

"بلکل ہمارے بغیر شادی کیسے ہو گی"لائبہ مسکراتے ہوئے بولی:

"آہو جی جیسے تمہاری شادی جب گاؤں میں ہو گی تو تم چھت پہ چڑھ کر ہم سے بات کیا کرو گی کیونکہ سگنل تو آنے نہیں"زلے ہنستے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولی جبکہ اس کی بات سن لائبہ کا قہقہ لگا۔۔۔

"دفعہ ہو جا رہی ہوں میں"دعا زلے کی کمر پہ تھپڑ مار کر بولی:

کالج میں دھوپ میں گھاس پہ بیٹھی وہ تینوں کب سے باتوں میں مگن تھیں۔۔

"یار تیرا بندہ توبہ کیا کریں گا بیچارا جہاں مارا کریں گی وہی ڈینٹ پڑھ جائے گا"زلے ہنستے ہوئے دعا کو دیکھ کر بولی:

"ہاہاہاہا بکواس کم کیا کرو"زلے کی کمر ایک اور تھپڑ مارتے ہوئے بولی:

"ہائے اوئے کندھا توڑ دیا دیکھ لائبہ مارا"زلے مصنوعی رونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولی:

"باز آ دعا ایسے نہ کر"لائبہ دعا کو گھور کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلو یار میم عظمہ جا رہی ہے کلاس میں جلدی چلو" میم کو دیکھ وہ جلدی سے کلاس کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

"تم نے کیا سوچا ہے لڑکی"

"ممم، میں نے ے ے ے"

"مرنے کے لیے تیار ہو"

ن، نہی، نہیں کر رر رونہ" وہ روتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی:

"تم خود کو مار لو"

"ممم، میں، کیس، کیسے" ہچکیوں سے روتے وہ چلاتے ہوئے بولی:

"دیکھو لڑکی میں تمہارا پاس بہت کم وقت ہے"

"پلیز ززز، م، مج، مجھے چ، چھوڑ دو" وہ روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بولی:

"تمہاری زندگی میں ہے ہی کیا جو تم چاہتی ہو کہ چھوڑ دیا جائے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ن، نہی، نہیں خ، خودکشی حرام ہے" سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے وہ چلائی۔

"اس کا کیا جس نے تمہیں مار دیا اس کو کچھ نہیں کہو گی تم"

"ب، بس، بسسس کرو پلیز" وہ روتے ہوئے چلائی جا رہی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک عورت اندر آئی اور اس کو گلے لگا کر ڈاکٹر کو انجکشن لگانے کا کہا اور ساتھ ساتھ اس پہ آیت کرسی پڑھ کر پھونکنے لگی اور کچھ ہی دیر میں اس لڑکی کا جسم ساکت ہو کر ایک طرف کو لڑھک گیا اس پہ انجکشن اثر کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ہر کوئی مصروف تھا کیونکہ آج ان کی اوپنگ تھی ہر کوئی اس برینڈ کا پرفیوم لینے کے لیے لائنوں میں کھڑا تھا اور وہ صرف اوپر ونڈو سے ان عجیب لوگوں کو دیکھ رہا تھا وہ واحد شخص تھا جو اس پرفیوم کا راز جانتا تھا اور اس کے نام کا بھی، لوگ اس کے پرفیومز کو محبت کی خشبو سمجھ کر اپنے عزیزوں کو گفٹ کرتے تھے لیکن وہ ان کو روکنا چاہتا تھا وہ بتانا چاہتا تھا کہ یہ اس کے درد کی خشبو ہے یہ اس کی حصے میں آئے ہجر کی خشبو تھی لیکن کوئی اس کو سمجھتا نہیں تھا یہی سوچتے اس کی نظر اس بلڈنگ پہ گئی جہاں آج اس کے پرفیوم کا نام تھا۔۔۔۔

"Âme Blessée"

اس نام کو پڑھتے ہی اس نے تاسف سے اس لمبی لائن کو دیکھا جو خوشی خوشی اس پرفیوم

کو لینے کے لیے خوش ہو رہے تھے۔۔۔

یہ فرینچ کا لفظ ہے جس کے معنی "زخمی روح""Âme Blessée"

اس نے یہ نام اپنے لیے رکھا تھا یہاں تک کہ جتنے بھی پرفیوم اس نے بنائے تھے سب کے نام

ایسے ہی تھے لوگ اس کے برینڈ کی خوشبو کو پسند کرتے تھے جبکہ وہ انہیں کہنا

چاہتا تھا جو اس کے غموں کی نشانیاں ہے وہ ان کے لیے کیسے خوشیوں کی نشانیاں ہو

گی۔۔۔۔۔

کھڑکی میں کھڑا وہ اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک وہ لائن ختم نہیں ہو گئی وہ ان کے چہروں کو

دیکھ رہا تھا کہ وہ کیسے خوش تھے ان کے لیے کتنا آسان تھا خوش ہونا ایک پرفیوم سے خوش ہو

جاتے تھے یہ سوچے بنا کیا پتہ وہ منحوس ہو ان کے لیے کیا پتہ انکے رشتے

بھی پرفیوم بنانے والے کی طرح انہیں چھوڑ کر چلے جائے یہی سب سوچتے وہ ونڈو سے باہر

دیکھنے میں مگن تھا کہ پیچھے سے کسی کے بلانے پہ چونکا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"علی" اس نے فوراسے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے گلزیب کو دیکھ اس کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی اور فوراسے اس کی طرف بڑھا اور اسے گلے لگایا۔۔۔

"کیسا ہے میرا یار" گلزیب نے اس کی پیٹھ کو تھپتھپا کر پوچھا۔۔

"میں بلکل ٹھیک تو سنا کیسا ہے" علی اس سے پیچھے ہوتے صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا یہ الگ بات تھی کہ اتنی دیر کھڑے رہنے سے اس کی ٹانگوں کو چلنے میں مشکل پیش آرہی تھی

"میں تو ٹھیک ہوں تو بھی ٹھیک ہو جا کب تک ایسے رہے گا" گلزیب اس کی طرف دیکھ پریشانی سے بولا:

"یار وہ میرے زہن سے نہیں نکلتی میں کیا کروں" علی بے بسی سے سر پکڑ کر بولا:

"یار تو اسے چھوڑ چکا ہے تو مسلہ کیا ہے اتنے سال تو نے اسے مڑ کر بھی نہیں دیکھا اب؟"

"یار اسی بات کا تو دکھ ہے کہ مڑ کر نہیں دیکھا میں غلط تھا کہ میں اسے چھوڑ سکتا ہوں مجھے رات کو نیند نہیں آتی ایسے لگتا ہے یہ دل بہت تکلیف میں ہے" علی سرخ آنکھیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار اتنے سال ہو گئے ہے اس کی شادی بھی ہو چکی ہو گی اور تو اس کی یادوں میں پاگل ہو رہا ہے ایسا نہ کر خود کے ساتھ"

"یار مجھے ایسے لگتا یہ وقت میں نے نہیں بلکہ مجھے وقت نے گزارا ہے اتنی تکلیف سے اچھا تھا بندہ مر جائے" علی زمین کو گھورتے ہوئے بولا:

"اللہ نہ کریں ایسے تو نہ کہ دعا کیا اس کے لیے بھی اور اپنے لیے بھی"

"یار میں کیا کروں مجھے ایسے لگتا ہے کہ اللہ کبھی معاف نہیں کریں گا نا جانے کیوں مجھے لگتا ہے مجھ سے کوئی بہت بڑا گناہ ہو چکا ہے" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"یار ایسا تو نہ بول" گلزیب اس کی بات سن کر ڈرا۔

"تو نہ مان میں غلط نہیں ہو میرے دل کو قرار نہیں اسے بہت تکلیف ہے اتنی کہ ایسے لگتا ہے کبھی بھی پھٹ جائے گا"

"نہ کر یار" گلزیب نے فوراً اسے اسے گلے لگایا۔

"یار میں بے بس ہوں"

Clubb of Quality Content

"چل اٹھ نماز پڑھ تیرے بے سکون دل کو سکون آئے" نا جانے کیوں گلزیب اس کی باتیں سن کر واقع ہی ڈر گیا تھا اس نے دل میں دعا کی اللہ کریں ایسا نہ ہو لیکن قسمت اس کی دعا سن کر نمی سے مسکرائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دیکھو، مجھ سے دور رہو پلیز"

"نہیں تم نے آخری موقع گواہ دیا ہے لڑکی اب تمہیں مرنا ہے"

"مج، مجھ، مجھے کچھ وقت ت، تو دو پلیز"

"کتنا! آخری بار ہے"

"م، مج، مجھے ک، کچھ، ہفتوں کی مہ، مہلت دے دو پلی، پلیز"

"ایک ہفتہ ہے بس سوچ لو تم خود نہ مری تو ھم تمہیں مار دیں گے"

"ا، ای، ایک ہفتہ ی، یہ بہت کم ہے"

"دیکھو لڑکی جو کہ رہے ہیں سہی کہ رہے ہیں"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اااچھاااام،ماروتونہ" وہ انتہائی کمزور لڑکی آنکھوں کے نیچے اتنے گہرے ہلکے خشک ہونٹ اور سرخ آنکھیں یوں جیسے ناجانے کتنے عرصے سے سوئی نہ ہو روتے ہوئے چلا رہی تھی خود کو نوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زلے کیا سوچ رہی ہے بیٹا" جنت زلے کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی:

"ماما کچھ نہیں بس ایسے ہی سوچ رہی تھی کہ زندگی کتنی عجیب ہوتی ہے نہ"

"بیٹا زندگی عجیب نہیں بس انسانوں کو اس کو گزارنا نہیں آتا"

"کیا مطلب ہے اس بات کا ماما"

"بیٹا زندگی عجیب نہیں ہوتی بس ہم کبھی کبھی ان حالات سے گزر رہے ہوتے ہیں جہاں ہمیں لگتا ہے کہ ہم سے زیادہ دکھی اس دنیا پہ کوئی نہیں ہو گا لیکن جب ہم دوسروں کو سنتے ہیں تو یقین جانو ہم سے ہی زیادہ دنیا میں دکھی لوگ ہے لیکن انسان ہے نہ اس کو سب سے زیادہ خود کا غم بڑا لگتا ہے" جنت زلے کی طرف دیکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں ہو سکتا ہے لیکن ہم انسان ہے ہمیں غم ملتا ہے تو ہم روتے ہیں ہم شکوے کرتے ہیں لیکن ان سب حالات میں جو ایک چیز ہے وہ یہ ہے کہ انسان کا غم سے دل پھٹ بھی کیوں نہ رہا ہو انسان پکارتا صرف اللہ کو ہی جیسے انسان تکلیف میں ماں کو پکارتا ہے ایسے ہی انسان روتے میں ہنستے میں سب سے پہلے اپنے رب کو پکارتا جیسے اگر اسے کوئی خوشی ملے تو وہ آسمان کو دیکھ کر مسکراتا ہے اور فوراً سے دل میں کہتا ہے اللہ تیرا شکر ہے اور جب غم ملے تو آسمان کی طرف نم آنکھیں اٹھا کر رب سے مدد مانگتا ہے انسان انسان ہی ہوتا ہے اسے صرف اللہ چاہیے ہوتا ہیں چاہے کسی نے محبت میں دھوکہ کھایا ہو اسے چاہیے صرف اللہ ہوتا ہے جب تک وہ رب سے بات نہ کر لیں اس کا دل بے چین ہی رہتا ہے چاہے اسے ساری دنیا کی ہمدردی مل جائے انسان نماز نہ پڑھتا لیکن اگر ایک اسلامی وڈیو بھی دیکھ لیں تو کئی دن تک اس کی سمات پہ اس کا اثر رہتا ہے اس کا دل اپنے رب کی طرف مائل ہوتا ہے" زلے آسمان کو دیکھ کر بتا رہی تھی جبکہ جنت اپنی بیٹی کو دیکھ رہی تھی جو کہی سے بھی انہیں لاپرواہ نہ لگی یہ ایسا نہیں لگا وہ غم میں ہو اس کا یقین ہی رب پہ بہت تھا۔۔۔۔۔۔

"کیا یہ اندھیرے کبھی میری زندگی سے جائے گے ؟کیا میں کبھی نارمل نہیں ہو گا؟میرے پاس کس چیز کی کمی ہے دنیا کی ہر چیز ہے لیکن ناجانے کیوں پھر بھی یہ دل دنیا سے بیزار ہے اسے کوئی بھی چیز نہیں بھاتی ناجانے میں عجیب ہو یا یہ دنیا ناجانے لوگ کیسے قہقہ لگا لیتے ہیں ،ناجانے وہ کیسے اتنا ہنس لیتی تھی ایسے لگتا تھا کبھی کوئی غم ہی نہ ہو،جب بھی بات ہوتی ہنستی ہی ہوتی تھی اب بھی ویسے ہی ہنستی ہو گی اُب شائد اس کی شادی ہو گئی ہو انسان کب تک کسی کے لیے بیٹھتا ہے آخر ہے تو انسان ہی نہ "وہ کب سے کھڑکی کے سامنے خود سے سوال جواب کرنے میں مگن تھا لیکن جواب تھے کہ مل ہی نہیں رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کوئی جواب نہ مل سکا آخر تھک کر کرسی کی طرف بڑھا اور اس پر بیٹھتے ہوئے انکھیں بند کر کے پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھ گیا جیسے ہی انکھیں بند کی تو ماضی کے جھلکے اس کے سامنے آئیں اس نے آنکھیں کھولی نہ تھی شاید وہ ماضی میں جینا چاہتا تھا جو اس کا خوبصورت تھا۔۔

"ارے تم لوگ ہمارے گھر کیوں نہیں آتے تمہیں پتہ ہے ہم بھی تو آتے ہیں ہم تمہیں کتنا یاد کرتے ہیں "لڑکا ناراضگی سے بولا:

"ارے تم جانتے ہو نا ہم اسکول سے چھٹیاں نہیں ہوتی ہماری ٹیچر مارتی ہے" لڑکی اس کو ناراض دیکھ کر جلدی سے بولی:

"ہم بھی تو چھٹیاں کرتے ہیں ہم بھی تو آتیں ہیں نا ہماری تو ٹیچر نہیں مارتی"

"ارے تم گورنمنٹ سکول میں پڑھتی ہو نا تمہاری ٹیچر تمہیں کچھ نہیں کہتی ہم پرائیویٹ میں پڑھتے ہیں تمہیں پتہ ہے میڈم بہت مارتی ہے اگر ہم چھٹیاں کریں چھٹی نہیں کرنے دیتی" وہ لڑکی ماتھے پر ہاتھ مار کر اس کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"ایسا نہیں ہوتا سمجھ آئی ہم سے کوئی لڑائی کرے تو ہم اس کو مارتے ہیں" وہ لڑکا پھر سے ناراضگی سے بولا:

"ارے تم لڑکے ہو نا تو مارتے ہو ہم تو لڑکیوں کے سکول میں پڑھتے ہیں ہمارے میں کون سا لڑکے ہوتے ہیں اور ویسے بھی لڑائی کا نام بری بات ہوتی ہے تمیں اتنا نہیں بتایا تمہاری ٹیچر نے" لڑکی خفگی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"پتہ ہے ایک تو تم ہمارے گھر نہیں اتی اور اوپر سے اس طرح ہر وقت اپنا روپ جھاڑتی رہتی ہو" لڑکا اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا:

"لو جی یہ بھی کوئی بات ہے کرنے کی ایک تو تم غلط بات کرو اور میں تمہیں صحیح بھی نہ بتاؤں "لڑکی منہ پھلاتے ہوئے پیر پٹختے ہوئے دوسری طرف مڑ گئی۔

"لو اب کہاں جا رہی ہو بات تو سنو "لڑکا چلاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔۔۔

"دیکھو مجھے ریکڈ شٹر کھیلنا نہیں آتا تو تم مجھے سکھا دو گے "

"ہاں ہاں کیوں نہیں میں سکھاؤں گا "لڑکا ریکٹ کو ہاتھ میں تھامتے ہوئے جلدی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا:

"دیکھو تم نے ریکٹ ایسے پکڑنا ہے اور پھر ایسے شٹل کو مارنا ہے "لڑکے نے ہاتھ بلند کر کے ایک اتھ سے ریکڈ اور دوسرے سے شٹر کو پکڑا اور اس کے پیچھے زور سے مارا تو شٹر ہوا میں اڑی اور اس شٹر پہ ہی لڑکی کی نظر پہ تھی۔۔

"دیکھو تم نے اپنے اس ریکڈ کو ہاتھ سمجھنا ہے اور اس شٹر کو بال جیسے بال کیچ کرتے ہیں ویسے ہی "لڑکا اسے سمجھاتے ہوئے بولا اور پھر بہت محنتوں کے بعد اور کوششوں کے بعد آخر لڑکی کو کہنا آ ہی گیا اسی طرح کے بہت سے ماضی کی یادیں اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہی

تھی یکدم اس نے آنکھ کھولی اس کی انکھیں جو سرخ ہو چکی تھی ان کو مسلتے ہوئے وہ سر جھٹکتے ہوئے اٹھا کیونکہ رات گہری ہو رہی تھی اور اپنی جیکٹ اٹھاتے ہوئے ایک بازو پر رکھیں دوسرے سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھ گیا یقینا اب رات بھی اسی طرح گزرنی تھی اور ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی تیزی سے آگے بڑھی۔۔۔

"نہیں ماما آپ نہیں جانتی وہ مجھے مار دے گی میں آپ کو کہیں نہیں ملوں گی" سر کو نفی نہیں لاتے لڑکی چلاتے ہوئے بولی:

جب کہ عورت نے بے بسی سے اسے دیکھا یہ وہ تھی جس کی کبھی ہنسی ختم نہیں ہوئی تھی آج اس کی یہ حالت تھی آنکھوں میں آنسو لیے اسے تاسف سے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار مجھے ایسا لگتا ہے دعا کا نہ اس کی شادی پہ ویسا گاون گفٹ کرنا چاہیے" زلے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کر کے بولی جس نے نیچے گولڈن اور اوپر بلیک تھا اور اس پہ گولڈن ہی نگ لگے تھے جو برقعہ کم اور فیشن زیادہ لگ رہا تھا۔۔۔

"ہاہاہا بلکل ھم دعا کو یہی گفٹ کریں گے کتنا مزہ آئے گا" لائبہ زلے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر بولی:

"بکواس نہ کرو میں تمہیں ویسا کروں گی" دعا زلے کی کمر پہ تھپڑ مار کر ایک لڑکی کی طرف اشارہ کر کے بولی جس کا کالا برقعہ پہنا تھا درمیان سے اوپن تھا اور اس کی بازو بل بازو تھی اور ان پہ سلور کام تھا۔۔

"توبہ توبہ میں تو کبھی نہ لو ایسا برقعہ "زلے کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی:

"یار تو ایک بات تو بتا" لائبہ دعا کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں بول" دعا بھی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"میں بتاؤ لائبہ سوچ رہی ہے کہ تو اپنے بندے ساتھ کیسے رہے گی" زلے جلدی سے بولی:

"مطلب" دعا نے حیرانی سے انہیں دیکھا۔۔

"یار تو اتنا مارتی ہے قسم سے اس نے بیڈ سے ہی نہیں اٹھنا کرنا" یہ کہتے زلے الٹی طرف بھاگی جیسے ہی دعا کو سمجھ آئی تو وہ بھی اس کے ساتھ بھاگنا شروع ہو گئی جبکہ لائبہ کا ہنس ہنس کر برا حال تھا کافی دیر اسی طرح کھیلنے کے بعد وہ کنٹین کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے بیٹا تم یہاں کیا کر رہی ہو" بڑھے آدمی نے ایک نظر سنسان قبرستان کو دیکھا جس کو دیکھ کر ہی انہیں خوف محسوس ہوا اور پھر اس لڑکی کی طرف جو کالا سوٹ پہنے کالی ہی چادر اوڑھے ایک قبر کی طرف بڑھ رہی تھی اور ان کی بات سن کر رکی تھی۔۔

"م، میں" لڑکی ہچکچاتے ہوئے بولی:

"ہاں بیٹا آپ ہی" بڑھے نے نرمی سے کہا اور لڑکی کے کپڑے دھول سے لپٹے ہوئے تھے اور چہرہ یوں تھا کئی دن سے دھویا نہ ہو۔۔۔

"م، مج، مجھے اس نے ب، بلایا ہے" لڑکی قبر کی طرف اشارہ کر کے بولی:

"کس نے بیٹا وہاں تو کوئی نہیں ہے" بڑھے بابا نے ہر طرف نظر گھمائی اور خوف سے لڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔

"ب، با، بابا اس نے" لڑکی ہچکچا کر دوبارہ اشارہ کیا۔۔۔

"آپ گھر جاو بیٹا ایسے شام کو باہر نہیں گھومتے" بابا اسے نصیحت کرتے ہوئے بولے:

"م، میں اس سے مل لو" لڑکی نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

"بیٹا کل صبح مل لینا اب گھر جاو" بابا اسے پھر سے سمجھاتے ہوئے بولے:

"ن، نہی، نہیں میں نہیں ج، جاو گی" لڑکی نے ڈرتے ہوئے اسے قدم پیچھے لیے جیسے وہ اسے گھر لے جائے گے۔۔

"اچھا کچھ دیر تک چلی جانا" بابا اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اگے بڑھ گئے اور وہ لڑکی قبر کی طرف چلتی چلی گئی جبکہ دور کہی مغرب کی آوازے گونج رہی تھی۔۔۔۔۔

آج وہ داد و ساتھ اپنی پھوپھو کی طرف جا رہی تھی وہ بہت خوش تھی کبھی کبھار ہی ایسے موقع آتے تھے کہ وہ ایسے جاتی تھی راستے سے گزر اس نے ہر ایک سین امیجن کر لیا تھا کہ وہ اپنی کزنوں سے ملے گی تو وہ کیسے خوش ہو گی اگر پھوپھو سے ملے گی تو کتنا پیار ملے گا وہاں کیا کیا کھائے گی ہر چیز خوشی اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی اس کو چھٹی ہی نہیں ملتی تھی اور نہ وہ کہی جاتی تھی۔۔۔

جیسے ہی وہ پہنچے تو اس لڑکی نے اس گھر کو غور سے دیکھا جو بڑا سارا تھا اور اس پہ پیچ اور محرون کو فورا کھڑ رنگ تھا اور اس کا گیٹ ہلکے جامنی کا تھا جیسے ہی ان گاڑی اندر داخل ہوئی تو سامنے

صحن میں دھوم ایک بڑھا اور ایک بڑھی بیٹھی باتیں کر رہی تھی جو یقیناً اس کی پھوپھو کے ساس سسر تھے۔۔۔

ان کو آتے دیکھ وہ فوراً کھڑے ہوئے اور ان کی طرف بڑے، بڑھی عورت فوراً سے دادی سے ملی جبکہ وہ لڑکی کو اپنے کزنوں اور پھوپھو سے ملنے کی جلدی تھی لیکن وہ تھے کہ آ ہی نہیں رہے تھی پھوپھو کی ساس نے اس کے گال پہ پیار کیا دادی تو وہی بیٹھ گئی جبکہ وہ سارے کمروں میں گھوم کر پھوپھو کو ڈھونڈ رہی تھی جب کہیں نہ ملی تو تھک کر دادی کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی اسے اداس دیکھ دادی نے اس کی طرف دیکھا اور اس کا ماتھا چوما اور ان سے اپنی بیٹی اور نواسوں کا پوچھنے لگی۔۔۔

"شائذہ کہاں ہے" آمنہ بیگم آخر پوچھ ہی لیا۔۔

"ارے وہ بچوں کے سکول گئی ہے آج ان کا ریزلٹ تھا" نسیم بیگم آمنہ کو جواب دیتے ہوئے بولی:

"آچھا" آمنہ نے ان کی بات سن کر اسبات میں سر ہلایا جبکہ اس بچی کا چہرہ لٹک گیا۔۔۔

"امی" بچی کب سے دادی کو بلا رہی تھی جو نا جانے کون سی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے بچے آپ سکول کیوں نہیں چلی جاتی یہ ساتھ والی گلی میں ہیں ان کی بات سن بچی کا چہرہ چمک سا گیا۔۔۔

"امی میں جاو" بچی جلدی سے اپنی دادی کی طرف دیکھ معصومیت سے دادی کی طرف دیکھ کر بولی:

"جاو میرا بچہ" دادی اس کا ماتھے چومتے ہوئے محبت سے بولی:

"یاہو" بچی بھی جلدی سے ان کا گال چوم کر باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

"ارے دیھان سے" دادی ہنستے ہوئے بولی:

"اوکے" بچی وہی سے چلائی اور گیٹ سے باہر نکل گئی۔۔۔

"یہ بچے بھی نہ" آمنہ بیگم کہتے ہی سر جھٹک کر باتوں میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔

ایک بڑا سا گراونڈ تھا جہاں پہ ٹنٹ لگائے گے تھے اور اس میں زیادہ ساری کرسیاں پڑی تھی بچی نے پہلے ساری چیزوں کو دیکھا اور پھر اپنی کزنوں اور پھوپھو کو دیکھنے کے لیے نظریں دوڑائی لیکن کافی دیر دیکھنے کے بعد اسے کوئی نظر نہیں آیا تو وہ تھوڑا آگے آگئی۔۔۔

فروزی شرٹ پہنے اور ان کے نیچے نیوئ جیز پہنے بالوں کی دو پونیاں ڈالے اور نیچے شوز پہنے وہ بچی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی کہ اچانک اس کی آنکھیں چمکی اس کی کالی آنکھوں جیسے روشنی پھوٹی اور وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھی اور پھوپھو کے پاس پہنچی اور شاہدہ نے اس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اسے گلے لگایا۔۔۔

"ارے میری کس کے ساتھ آئی ہے" شاہدہ اس بچی کا ماتھا چومتے ہوئے بولی:

"امی ساتھ آئی ہوں" بچی معصومیت سے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے بولی:

"امی آئی ہے" شاہدہ خوشی سے بولی:

"ہاں" بچی نے اسبات میں سر ہلا کر سٹیج کی طرف دیکھا جہاں اس کی کزن کا نام پکارا جا رہا تھا۔۔۔

Clubb of Quality Content

بچی نے حیرانی سے ان کی طرف دیکھا جہاں بچوں کو کبھی جمیٹری، کبھی پین، کبھی وائلٹ اس طرح کی چیزیں بچوں کو گفٹ میں دے رہے تھے جبکہ اس کے سکول میں صرف ٹرافی دیتے تھے اسی لیے اس نے ٹرافی کو ڈھونڈنے کے لیے نظر دوڑائی تو اسے کہی نظر نہیں آئیں یعنی یہاں ٹرافی گفٹ میں نہیں دیتے تھے بلکہ یہاں صرف اسی طرح کے گفٹ ملتے تھے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ کنزہ اور مناہل خوشی سے اس کی طرف بڑھی اور اسے اپنے گفٹ دیکھانے لگی اس کو دیکھ بچی کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ پھیل گئی اور وہ خوشی سے ان کے گلے لگ گئی اتنے میں پھوپھو بھی آچکی تھی تو سب گھر کی طرف بڑھے۔۔۔۔۔

وہ کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ تھا کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا آخر وہ تھک کر لوٹنے ہی والی تھی کہ اچانک گلی میں کوئی داخل ہوا اس کو دیکھ کر بچی کی آنکھیں چمکی سامنے ایک لڑکا نیلی سکول کی شرٹ پہنے جس کا ایک حصہ اس کی پینٹ میں جب کے دوسرا حصہ اس کی شرٹ میں تھا اور کندھے سے گزار کر بیگ کو اس طرح پہنا تھا کہ اس بائیں طرف تھا جس کو گھماتے ہوئے وہ خود میں مگن عجوبہ ہی لگ رہا تھا اس کو ایسے دیکھ بچی کا قہقہ بلند ہوا اور وہ جو اپنے ہی دیھان میں آرہا تھا اس نے سامنے دیکھا تو ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔

اس کو کھڑے دیکھ بچی دوڑ کر اس تک پہنچی اور اس کے سامنے جا کر کھڑی ہو گی اس کو اس طرح آتے دیکھ اس لڑکے کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ پھیل گئی اور اس کے بال سہلاتے ہوئے بولا:

"زلے کس کے ساتھ آئی ہو"

"میں تو امی ساتھ آئی ہو تم اتنا لیٹ کیوں آئے ہو" زلے غصے سے اسے گھور کر بولی:

"ارے مجھے تھوڑی پتہ تھا تم نے آنا ہے" لڑکا اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولا:

"ہاں تم چھٹی کر لیتے تمہیں تو مل ہی جاتی ہے" زلے ناراضگی سے بولی:

"ہاں تو تم بتا کہ آتی نہ" لڑکا بھی اسے گھورتے ہوئے بولا:

"میں کیسے بتاتی مجھے خود نہیں پتہ تھا" زلے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے معصومیت سے بولی:

"ہاں تو مجھے کیسا پتہ ہو تھا" لڑکا اس کو محبت سے دیکھتے ہوئے بولا:

"تم ہی تو کہتے ہو میں نہیں آتی اب آئی ہوں تو مزے کریں گے" زلے کھلکھلاتی ہوئی بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بلکل چلو گھر چلے مجھے بھوک لگی ہے "لڑکے ہنستے ہوئے اسے ہاتھ سے تھام کر گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

"ارے میرا بیٹا آ گیا "آمنہ فوراسے اس کی طرف بڑھی۔۔

"جی نانو "لڑکا احترام اور محبت سے بولا:

"ارے تم کہاں تھی ہر جگہ دیکھ لیا ہم نے "آمنہ زلے پہ غصہ کرتے ہوئے بولی:

"ارے امی میں علی ساتھ نہ "زلے منہ بسور کر بولی:

"ایک تو یہ بچے بھی نہ "آمنہ بیگم سر جھٹکتے ہوئے بولی:

بہت سا خوبصورت وقت گزار کر وہ لوگ شام کو چلے گے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کب سے قبر کو دیکھی رہی تھی آج بھی اس نے وہی لباس پہنا تھا کالا سوٹ جو آج تھوڑا صاف تھا لیکن اس کا رنگ ایسے تھے جیسے نا جانے کتنی بار وہ سوٹ دھل چکا ہو اور وہ بہت آہستہ سے بول رہی تھی۔۔

"دیکھو تم کہتے تھے نہ میں نہیں آتی تھی اب روز آتی ہوں تم دیکھتے ہی نہیں" لڑکی ناراضگی سے بولی:

"دیکھو میں نے تمہارے ساتھ کا میچنگ سوٹ پہنا ہے یاد کرو جب تم سفید سوٹ پہن کر سو رہے تھے تو سب نے تم پہ کالی چادر ڈال دی اور پھر اتنے پھول گرائے میں نے دیکھ تھا" لڑکی اس کی طرف دیکھتے ہو ہنستے ہوئے کہ رہی تھی۔۔۔۔

"یہ دیکھو" قبر پہ اپنا دوپٹہ پھیلاتے ہوئے بولی:

"میں نے بھی تم پہ چادر دے دی" وہ اس پہ چادر ڈال کر قہقہ لگا کر ہنسی سنسان قبرستان نے اس کی آواز کی گونج سنی وہ قہقہ کس درد سے لپٹا تھا اس کی گواہ وہاں کی قبریں تھی۔۔۔۔۔

اسے ایسے قہقہ لگاتے دیکھا بزرگ نے تاسف سے اسے دیکھا وہ اسے کئی بار سمجھا چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج وہ آفس میں اپنے کام میں مصروف تھا لیکن اس کا دل تھا جیسے سکون ہی نہیں تھا وہ کیسا شخص تھا جسے ہر چیز میسر ہونے کے بعد بھی سکون میسر نہ تھا ان سب کو سوچتے اس نے کام

کو چھوڑ کر کرسی سے ٹیک لگائی اور پھر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گیا ابھی آنکھیں بند ہی کی تھی کہ اس کے کانوں میں کئی آوازے گونجی اور وہ ماضی میں کھو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی:

یہ ایک خوبصورت خاندان تھا جس میں سب سے بڑی آمنہ بیگم تھی ان کے شوہر جو کہ نعمان تھے ان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھی سب سے بڑا بیٹا فرمان تھا جن کی ایک ہی بیٹی تھی ان کی بیگم کا نام جنت تھا دوسرا بیٹا عمران تھا اور سب سے چھوٹا بیٹا ارباز تھا بیٹوں میں شائذہ دوسرے نمبر پہ تھی اس کے بعد راشدہ تھی اور عمران سے چھوٹی فاطمہ تھی اور سب سے چھوٹی جو کہ ارباز سے چھوٹی تھی اس کا نام علینہ تھا یہ ایک خوبصورت خاندان تھا لیکن ایک حادثے نے اسے تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔

فرمان ایک انتہائی فرمابردار، نیک اور ایک کامیاب بزنس مین تھا اس کی شادی کو چار سال گزر چکے تھے وہ سب بہت خوش تھے ان کا خاندان ایک ہنستا بستا خاندان تھا سب مل کے رہتے تھے لیکن وقت کب کسی کے لیے رکتا اسی طرح چھے مہینے ہی گزرے ہونگے کہ ایک بیماری میں 28 سال کی عمر میں چل بسے جن کے بعد خاندان غموں میں مبطلہ ہو گیا۔۔۔۔

فرمان کے جانے کے بعد اس کی بیوی اور بیٹی اپنے گھر چلی گئی کافی وقت کے بعد آمنہ اور نعمان صاحب جنت کے گھر گئے کیونکہ وہ اپنی پوتی اپنے بڑے بیٹے کے خون کو چاہتے تھے تو سب نے مل کے فیصلہ کیا کہ گھر کے چھوٹے بیٹے سے ارباز سے نکاح کر دیا جائے کیونکہ عمران خالہ کے گھر مانگا ہو تھا نکاح کر دیا گیا اور وقت گزرتا چلا گیا دادی پوتی سے بے انتہا محبت کرتی تھی سب ہی کرتے تھے پھپھیو کی تو جان تھی لیکن وقت کا ایک اور قہر برسنا تھا وہ یہ تھا کہ ارباز شراب نوشی جیسے کاموں میں پڑھ چکا تھا وہ روز پی کہ آجاتا اسے بہت سمجھایا، یہاں تک کہ اسے مارا بھی لیکن وہ باز نہ آیا۔۔۔۔

ان کے نکاح کو تین سال گزر چکے تھے کہ ایک دن نعمان صاحب دنیا سے رخصت ہو گئے کسی کو یقین ہی نہیں آیا بیٹیوں سے باپ کا سایہ اٹھ گیا عمران پہ ساری بہنوں اور بھائی کی زمہ داری آگئی صرف شاہدہ شادی شدہ تھی باقی سب پڑھ رہے تھے۔۔۔۔

زندگی اسی طرح گزر رہی تھی وقت تیزی سے گزرتا گیا بچے بڑھے ہونے لگے فاطمہ، راشدہ کی بھی شادی ہو چکی تھی اور عمران کی بھی سب زندگی کی الجھنوں سے نمٹتے ہوئے اپنی اپنی زندگی گزار رہے تھے اللہ نے ارباز کو پہلے تو کئی سال اولاد سے محروم رکھا انہوں نے کوئی جگہ

نہ چھوڑی جہاں مانگنہ ہو پھر اللہ نے تین بیٹوں سے نوازہ زلے سے پہلے والا دس سال چھوٹا تھا جبکہ باقی کوئی 11 سال تو کوئی 13 سال ایسے تھے جس میں بڑے کا نام حارث، معاز اور معیز تھے۔۔۔

شاہدہ کے پانچ بچے تھے جن میں کنزہ، مناہل، علی اور عاطف تھا سب سے بڑا علی تھا اور اس کے بعد کنزہ اور عاطف جوڑوا تھے جب کہ مناہل چھوٹی تھی سب ہنسی خوشی رہتے تھے

"علی" آواز پہ اس نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو وہاں گلزیب کو کھڑے پایا جو نا جانے کب سے اسے دکھ سے دیکھ رہا تھا اس کی سرخ آنکھیں دیکھ گلزیب نے تڑپ کر اسے گلے لگایا

--

"یار تو کیوں ایسے کرتا ہے تجھے زرا احساس نہیں اپنا" گلزیب انتہائی تکلیف سے بولا

"میں بے بس ہوں" علی انتہائی بے بسی اور تکلیف سے بولا:

"یار تو اسے بھول کیوں نہیں جاتا" گلزیب نے اس کی طرف دیکھ کر فکر سے پوچھا۔

"کاش اسے بھولنا اتنا آسان ہوتا" علی اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپاتے ہوئے بولا:

"تو اس سے مل کیوں نہیں آتا اس سے معافی مانگ لیں وہ معاف کر دیں گی وہ تجھ سے بہت محبت کرتی تھی" گلزیب اس کا ہاتھ تھام کر بولا:

"کیا تمہیں واقع ہی لگتا ہے کہ وہ مجھے معاف کر دیں گی" اس کا یقین دیکھ علی نے آس سے اس سے پوچھا جبکہ گلزیب کو سمجھ نہیں آئی وہ اس سے پوچھنا چاہ رہا ہے یہ خود سے پوچھ رہا ہے ---

"ہاں بلکل غلطی کی معافی مل جاتی ہے" گلزیب اس آنکھوں میں دیکھ کر بولا:

"یہی تو بات ہے غلطیوں کی معافی ہوتی ہے گناہوں کی نہیں" علی اس سے ہاتھ چڑواتے ہوئے ونڈو کی طرف بڑھا۔۔۔

"دیکھو زندگی میں سکون چاہتے ہو تو اس سے مل لو" گلزیب نے گہری سانس لی اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا:

"کیا وہ مجھ سے مل لے گی" علی نے کھڑی کے پار اندھیرے میں دیکھتے ہوئے پوچھا:

"ہاں کیوں نہیں ملے گی عورت کا دل بہت نازک ہوتا ہے وہ تیری حالت دیکھتے ہی معاف کر دیں گی" گلزیب یقین سے بولا:

"نہ یار عورت کے انتقام سے ڈرنا چاہیے کیونکہ جب وہ اپنی آئی پہ آتی ہے تو تباہیاں ہی لاتی ہیں" علی نے خود میں اندھیرے کو جزب کرتے جواب دیا۔۔۔

"ہاں ہو سکتا ہے" گلزیب نے اس کے جواب پہ اسبات میں سر ہلایا۔

"مجھے وہاں جانے کے لیے بہت ہمت چاہیے ہو گی" علی نے کھڑکی پہ ہاتھ ایسے پھیرا جیسے اندھیرے کو چھونا چاہتا ہو وہ اندھیرا جو اس کی روح تک اتر چکا تھا۔۔۔

"میں ہو نہ تیرے ساتھ تو فکر ہی نہ کر" گلزیب اسے تسلی دیتے ہوئے بولا:

"زیبی تجھے پتہ ہیں چھوڑنا بہت آسان ہوتا ہے کسی بھی رشتے کو لیکن جب انہی رستوں سے واپس جانا پڑے تو رستہ کٹھن ہو جاتا ہے جیسے ایک عورت کے لیے شوہر کو چھوڑ کر اپنے گھر جانا کیونکہ اس کی سوچ میں ہر انسان ہوتا ہے ماں باپ، خاندان، معاشرہ وہ سب کو دیکھتی یہاں تک کہ اولاد کو بھی اور پھر کسی انجام پہ پہنچتی ایسے ہی یہ وہ رستہ ہیں جہاں مجھے ہر چیز کو دیکھنا ہے" علی کھڑکی سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا:

"کوئی نہیں واپسی کا سفر کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہوتا انسان کو ہی دیکھ لو وہ جانتا ہے اس نے واپس جانا ہے یہ دنیا فانی ہے لیکن پھر بھی کتنا ڈرتا ہے کتنی تکلیف محسوس کرتا ہے کسی اپنے کے جانے پہ "گلزیب علی کو سمجھاتے ہوئے بولا:

"مجھے وقت چاہیے اس سفر کے لیے ہمت چاہیے "علی دوبارہ سے اندھیرے کو دیکھتے ہوئے بولا:

"مجھے پورا یقین ہے تم یہ کر لو گے باقی پیچھے کی فکر نہ کرنا تیرا یار تیرے ساتھ ہے "گلزیب اسے تسلی دیتے ہوئے اس کے گلے لگا جب کہ اس کی محبت دیکھ علی کے چہرے پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔۔۔۔

"ارے ہم سب کھیلے گے "زلے چلاتے ہوئے بولی:

"ہاں لیکن گیم کے اصول بنائے جائے گے "علی بھی آگے آتے ہوئے بولا:

"بلکل کون بنائے گا "کنزہ ان کے پاس آتے ہوئے بولی:

"میں بناو گا "علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوکے "سب نے اس کی بات پہ اسبات میں سر ہلایا۔۔۔

"پہلا اصول یہ ہے کہ سب کے پاس چھے گیندے ہو گئی یعنی ایک آور اور اس میں کوئی اوٹ نہیں ہو گا" علی ان کی طرف دیکھ کر بولا:

"اوکے "سب نے اونچی آواز میں بچوں کی طرح اوکے بولا ان کو دیکھ علی کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔

"دوسرا گیند کا ٹھپا در میاں میں لگے اور گیند تیز نہیں ہونی چاہیے زیادہ" علی لڑکیوں کی طرف اشارہ کر کے بولا:

"اوکے جناب "زلے کہتے ہوئے اس کے سامنے آئی۔۔۔

"اپنی اپنی ٹیم کا کپٹن چنو" علی ان سب کو کہتے ہو بولا:

"ہمارا کپٹن علی ہے "گلزیب علی کی طرف اشارہ کر کے بولا:

"اوکے "کنزہ بھی آگے آتی ہوئی بولی:

"تو ہماری کیپٹن زلے ہیں "حارث آگے آتے ہوئے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ٹھیک ہے کپتن اپنے ٹیم ممبر چنو" علی زلے کے سامنے آتے ہوئے بولا:

"میری ٹیم میں حارث، کنزہ، عاطف اور معیز ہے" زلے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر بولی:

"اوکے،، تو میری ٹیم میں گلزیب، معاز، مناہل، جہازیب ہے" علی بھی زلے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر بولا:

"اوکے چلو پھر ٹاس کروں" زلے سکہ اسے تھماتے ہوئے بولی:

"اوکے" یہ کہتے ہی علی نے سکہ ہوا میں اچھالہ سب کی نظر سکہ پہ تھی جیسے ہی واپس آیا علی اس کی طرف بڑھا وہ ٹاس جیت چکا تھا لیکن زلے کی خوشی کے لیے ٹاس کو اٹھاتے ہوئے جیب میں ڈال کر بولا:

"تم جیت گئے ہو چلو پہلی تمہاری باری ہے" علی زلے کو بیٹ تھماتے ہوئے بولا:

"وہاں چلو سب" زلے خوشی سے آگے بڑھی اس خوش دیکھ علی بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"یار یہ کیا ہو رہا ہے" زلے سکور نہ ہوتے دیکھ چلائی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہم کوشش کر تو رہے ہیں ہے" کنزہ کندھے اچکا کر بولی:

"ابھی تو صرف ہمارے 25 سکور ہوئے ہیں یہ سکور تو وہ دو منٹ میں کر لیں گا" زلے ان کو گھورتے ہوئے علی کی طرف اشارہ کر کے بولی:

"ہم کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ تم بھی جانتی ہو اس سے جیتنا مشکل ہے" عاطف اگے آتے ہوئے بولا:

"اس کی تم فکر نہ کرو" زلے دونوں ہاتھوں کو جھاڑتی ہوئی علی کی طرف مسکراتی ہوئی نظروں سے دیکھ کر بولی:

"ہاہاہا یعنی تمہارا بھائی کو چٹ کرنے کا ارادہ ہے" عاطف اس کی طرف دیکھ کر معنی خیزی سے بولا:

"ہاہاہا بلکل، سہی کہاں ہمارا دماغ نہیں ہمارے کر توت ملتے ہیں" زلے عاطف کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر کھلکھلائی جبکہ انہیں اس طرح دیکھ علی جل کر راکھ ہو چکا تھا اسے کہاں گوارہ تھا کہ زلے کے ساتھ کوئی ایسے رہے۔۔۔

"تم دونوں کا کھیلنے کا ارادہ ہے بھی یہ نہیں" علی ان کی طرف آتے ہوئے دانت پیس کر بولا:

اس کی بات سن دونوں نے چونک کر اسے دیکھا جو سرخ چہرہ لیے ان کو گھور رہا تھا۔۔۔

"بلکل ارادہ ہے بلکہ اور بھی بہت کچھ کرنے کا" عاطف معنی خیزی سے علی کی طرف بولتے ہوئے پیچھے کو مڑ گیا جبکہ علی نے نا سمجھی سے زلے کو گھورا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب تھا اس کا" علی عاطف کی پیٹھ کو گھور کر بولا:

"ارے کچھ نہیں وہ تو اسے ہی بول رہا تھا" زلے نے تھوک نگلتے ہوئے اسے کہا اور عاطف کے پیچھے بھاگی جبکہ علی کمر پہ دونوں ہاتھ رکھے انہیں گھور کر رہ گیا۔۔۔۔۔

"ارے میں اپنے بچے کو اتنا یاد کر رہی تھی صبح ہی تمہاری ماں کو فون کیا تھا میرے علی کو بھیج دو" آمنہ بیگم علی کا ماتھا چومتے ہوئے بولی:

"نانو آپ بلائے ہم نہ آئے ایسا کیسے ہو سکتا ہے" علی ان کے ہاتھوں پہ بھوسہ دیتے ہوئے بولا:

"ہاں اور کیا میرا دل نہیں لگتا میرے علی اور زیبی کے بنا" آمنہ بیگم محبت سے بولی:

"تو آپ بلا لیا کریں کیسی ہے آپ نانو"

"میں بلکل ٹھیک میرا بچہ تم سناو ماما بابا کیسے ہیں اور گھر میں سب "آمنہ اس سے گھر والوں کا پوچھتے ہوئے بولی:

"سب ٹھیک ہے آپ سناو اب طبعت کیسی رہتی ہے "علی محبت سے ان کا تھام کر بولا:

"میں بلکل ٹھیک ہوں باقی بیماریاں زندگی کا حصہ ہے کبھی ٹھیک کبھی خراب تم جانتے ہی ہو طبعیت کو "آمنہ بیگم ٹھنڈی آں بھرتے ہوئے بولی:

"جی نانو"

"ارے جا میرا بیٹا مامی کھانے کا کہ رہی تھی جا کہ کھانا کھا لیں "آمنہ علی کی گال پہ ہاتھ رکھ کر محبت سے بولی:

"نانو آپ نے نہیں کھانا"

"ارے میرا بچہ میں نے تو کب کا کھا لیا تجھے پتہ تو ہے بیماریوں کا اور مجھے دوائی لینی ہوتی ہے"

"او کے نانو" یہ کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم یہاں کیسے "زلے علی کو دیکھ کر بولی:

"ارے میں تو تمہارے پیچھے آیا ہو "علی اس کے ساتھ آتے ہی دیوار سے ٹیک لگا کر بولا:

"میں تو ایشا کو لینے آئی تھی "زلے اسے بتاتے ہوئے بولی:

"لیکن میں تمہارے لیے آیا ہو "علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"اچھا "اس کی بات سن زلے کا دل زور سے دھڑکا اور اس نے علی کی طرف دیکھا۔۔۔

"ہاں دیکھو کتنا پیارا موسم ہے "علی بات کو بدلتے ہوئے بولا

"ہاں دیکھو رات کتنی خوبصورت ہے اور کتنی پیاری ہوا چل رہی ہے "زلے بھی دونوں بازوں کو لپیٹتے ہوئے بولی:

"ہاں خوبصورت تو ہے لیکن اس وجہ سے کیونکہ تم اس رات کا حصہ ہو پہلے تو کبھی نہیں لگی "علی محبت سے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"ایسی بھی بات نہیں ہے اب "زلے اسے دیکھتے ہوئے بولی:

"اچھا مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے پھر، اور وہ دیکھو چاند بھی نکل آیا" علی آسمان کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا جہاں کبھی بادل تھے اور کبھی چاند۔۔۔۔

"اچھا اب نکلا ہے میرا چاند تو میرے پاس ہے مجھے اس چاند کی ضرورت نہیں رہی" زلے آسمان کی طرف دیکھ کر بولی جبکہ اس کی بات پہ علی کا دھیان اس کی طرف گیا۔۔۔۔۔

"اووو، اچھا جی" علی مسکراتے ہوئے اسے چھیڑ کر بولا:

"جی بلکل" زلے ہنستے ہوئے بولی اس کے ساتھ ہی علی کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔

"زلے" ابھی وہ آگے بات کرتے کے اس سے پہلے ہی ایشا کی پیچھے سے آواز آئی اور اس کی آواز سن زلے بجلی کے جھٹکے کی طرح مڑی اور فوراً سے اس کی طرف بڑھ گئی جہاں چاچی اور ایشا کھڑی تھی جبکہ انہیں دیکھ علی دوسری سیڑھیوں سے جلدی سے نیچے کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا تم یہاں نہ آیا کرو" آج پھر مولوی صاحب اسے سمجھا رہے تھے۔۔

"بابا وہ م، مجھے بلاتا ہے" کالا سوٹ پہنے کالی چادر اوڑھے لڑکی چہرہ جھکاتے ہوئے بولی:

"بیٹا اس وقت نہ آیا کرو" مولوی نے ایک اور کوشش کی۔۔

" بابا اسے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے وہ جنوں سے ڈرتا تھا" لڑکی ہنستے ہوئے بولی:

"بیٹا آپ کو ڈر نہیں لگتا" مولوی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

" بابا آپ کو بات بتاؤ اس کی" لڑکی ادھر ادھر دیکھ کر راز کے انداز میں بولی:

"ہاں بتاؤ" مولوی نے بھی اس کی آنکھوں میں چمک دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"ایک دفعہ نے یہ سو رہا تھا ڈیرے پہ رات کو بکری کا بچہ اس کی راضائی میں گھس گیا اور یہ ڈرتے ہوئے سب چھوڑ کر گھر بھاگ آیا" وہ لڑکی قہقے لگاتے ہوئے بتا رہی تھی جبکہ اس کے قہقہ کی گونج قبرستان میں محسوس کیے مولوی نے نظریں چرائی۔۔۔

"بیٹا اسے ڈر نہیں لگتا دن میں آیا کرو" بابا آسمان پہ چھاتے اندھیرے کو دیکھ کر بولے:

"م، میں آپ سے بات نہیں کرو گی" وہ لڑکی غصے سے بولی:

"بیٹا" مولوی ابھی بول ہی رہا تھا کہ اس کی بات کو کاٹتے ہوئے لڑکی بولی:

"نہیں بات کرو گی آپ برے ہو مجھے اس سے ملنے نہیں دیتے" وہ لڑکی چلاتے ہوئے قبر کی طرف بڑھ گئی اور اس قبر کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے ہوئے اونچی اونچی قہقہ لگانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے ایسے دیکھ مولوی نے تاسف سے دیکھا اور پھر سر جھٹکتے ہوئے مسجد کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے کب سکون، خوشیاں راس آئے گی؟ یہ اندھیرے کب میری زندگی سے جائے گے آخر؟ آخر کب میں اپنے دل کو مطمین کرو گا" آج پھر وہ کھڑکی کے اندھیرے کو دیکھتے ہوئے خود سے سوال جواب میں مبتلا تھا۔۔۔

"سر" سیکڑی اسے کب سے آواز دے رہا تھا جو خود میں مگن تھا۔۔

"سر، سر" تین چار آوازوں کے بعد آخر اس نے اونچی آواز میں پکارا۔۔

"ہاں" یکدم چونک کر اس کی طرف دیکھا۔۔

"سر رات بہت ہو چکا ہے آپ نے گھر نہیں جانا" سیکڑی انتہائی فکر مندی سے پوچھ رہا تھا شائد اس کو اپنے بوس کی سرخ آنکھیں پریشان کر رہی تھی۔۔۔

"وقاص تم یہاں کیا کر رہے ہو"

"سر کچھ کام تھا بس" وقاص نظریں چراتے ہوئے بولا:

"میری فکر مت کرو وقاص دعا کرو میری ازیت کم ہو جائیں" علی سرخ آنکھوں کو اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر بولا جبکہ اس کی سرخ آنکھیں دیکھ وقاص کا دل دکھا۔۔۔

"جی سر آپ گھر چلے جائے دیکھے کتنا ٹائم ہو گیا ہے" وقاص فکر سے اس کا دیھان گھڑی کی طرف کرواتے ہوئے بولا:

"تم چلے جایا کرو کتنی بار بولا ہے جلدی جایا کرو" علی گھڑی پہ آٹھ بجتے دیکھ وقاص کو گھور کر بولا:

"بس سر کام تھا" وقاص نظریں چراتے ہوئے بولا:

"ایسا کون سا کام تھا وقاص نہ تو ہمارا نیا پروڈکٹ آرہا ہے آج کل اور نہ ہی کوئی اور پروجیکٹ پہ کام ہو رہا ہے تم جانتے ہو" علی وقاص کو گھورتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی سر" وقاص سر کو کھجاتے ہوئے بولا:

"وقاص تم گھر چلے جایا کرو تمہارے بچے ہیں گھر میں جو تمہارا انتظار کرتے ہیں محبت کرنے والے مشکل سے ملتے ہیں یہ نہ ہو کہ تم انہیں کھو دو جیسے میرے پاس کچھ نہ رہا میں یہ سوچتا رہا لوگ مجھ سے مجھ جیسی محبت نہیں کرتے اصل تو اب پتا چلا ہے یہ ان کی ہی محبت تھی کبھی محنت کرتے ہوئے پتہ ہی نہیں چلا تھا اب تو ہر چیز ہے لیکن مجھے خود کا کام بھی بوجھ لگتا ہے اب دل کرتا خواہشیں کرنے والے کوئی ہو کوئی کہے کہ ہمیں پیسے بھیجو لیکن اب کوئی نہیں مانگتا آکاونٹ بھرا پڑا ہے" علی آنکھوں کی نمی کو چھپاتے ہوئے کھڑکی میں دیکھ کر بولا:

"سر" وقاص نے بے بسی سے اپنے بوس کو دیکھا۔۔

"وقاص جاؤ پلیز مجھے شرمندہ نہ کیا کرو" علی کھڑکی کی طرف منہ کیے ہوئے بولا:

"ایسا نہ کہے سر میں جا رہا ہوں" وقاص نے بے بسی سے علی کی پیٹھ کو دیکھا اور پھر سر اور کندھے جھکائے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا جبکہ علی کی آنکھ سے کئی آنسو ٹپکے۔۔۔۔۔۔۔

"علی بھائی تو تم سے محبت کرتے ہیں نہ" لائبہ زلے کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں بلکل وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

"اور تم اس سے کتنی کرتی ہو" دعا بھی اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"میں" زلے نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

"ہاں تم" دونوں ایک ساتھ بولی:

"اتنی کہ اس سے آگے سوچ نہیں جاتی دنیا میں چاہے جتنے مرضی امیر، محبت کرنے والا، خوبصورت سوچ لو آخر میں ان سب سوچوں میں چہرہ اس کا ہوتا ہے" زلے چمکتی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"اللہ تمہارے نصیب میں اسے لکھ دیں" لائبہ سچے دل سے بولی:

"امین" زلے اور دعا دونوں بولی:

"ویسے کب آرہا ہے تمہارا علی" دعا اسے چھڑتے ہوئے بولی:

"کہ رہا تھا اگلے ہفتے آئے گا" زلے اس کا جواب دیتے ہوئے بولی:

"آچھا جی پھر تو تمہاری عید ہو جائے گی" لائبہ اسے چھڑتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بھائی چاند آرہا ہے زلے کا" دعا بھی چھڑتے ہوئے بولی:

"بلکل چھٹی کرو گی میں" زلے بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے بولی:

"کر کے تو دکھاؤ زرا" دعا گھور کر بولی:

"لو جی ابھی تو کی نہیں میں نے لڑائی پہلے شروع ہو گئی" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"بھائی کو بول دیں شام کو آئے" دعا زلے کو کہتے ہوئے بولی:

"تم بھی کبھی ہمارے بھائی کو لفٹ کروادیا کرو" زلے دعا کو چیڑتے ہوئے لائبہ کو آنکھ مار کر بولی:

"میں کیوں کرواؤں پیچھے پڑ جائے گا" دعا ناک کو چڑھاتے ہوئے بولی:

"ہاہاہا بھئی تم سہی ہو ایک ہم ہے جن کے پیچھے کوئی نہیں پڑتا" زلے قہقہ لگاتے ہوئے بولی:

"لو جی علی بھائی کہاں گئے" لائبہ زلے کی بازو پہ تھپڑ مار کر بولی:

"وہ تو یہاں ہے" زلے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولی:

"اووووو شرم تو نہیں آتی" دعا اس کی کمر پہ تھپڑ مار کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہ آئی تھی میں نے بھگادی یہ کہ کر میرے پاس نہ آیا کرو" زلے کھکھلاتے ہوئے بولی:

"نہ بھگاتی تو آج کچھ تو ہوتی" دعا منہ بناتے ہوئے بولی:

"لو جی اب وہ ہمیں یہ بات کہ رہے ہیں جنہوں نے خود بیچ کر پتیسہ کھالیا تھا" یہ کہتے ہی زلے دعا سے دور بھاگی اور دعا اس کے پیچھے جبکہ لائبہ ہنس ہنس کر دوھری ہو گئی اور قسمت ان کی دوستی کی سلامتی کی دعا کرتے ہوئے نمی سے مسکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کالج سے آئی ہی تھی کہ اسے گالیوں کی آواز آئی اور وہ فورا اسے اس طرف بھاگی۔۔۔

وہاں جا کر دیکھا تو اس کے ماں اور باپ لڑنے میں مصروف تھے ایک دوسرے کو بری طرح مار رہے تھے جبکہ انہیں ایسے دیکھ اس نے بے بسی اور غصے سے انہیں دیکھا اس کی زندگی بھی کتنی عجیب تھی وہ جلدی سے ماں کو بچانے کے لیے آگے بڑھی۔۔۔

"چھوڑو یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا" زلے بہت مشکل سے ان کے درمیاں میں گھس کر انہیں الگ کرتے ہوئے بولی:

"جاادھر سے اب تو ہمیں بتائے گی" جھٹکے سے اسے دور پھینکتے ہوئے ارباز جنت کی طرف بڑھا۔۔

"چاچو ایسے نہ کرو" زلے روتے ہوئے بولی:

"تجھے کس نے کہا یہاں آ چل کمرے میں جا" جنت اسے غصے سے گھورتے ہوئے بولی:

"ماما پلیز آپ اندر چلے" زلے روتے ہوئے جنت کو کھینچتے ہوئے بولی:

"تجھے کہا ہے نہ جااندر" جنت خود کو چھڑاتے ہوئے غصے سے بولی:

"ماما آپ کب تک اس انسان سے لڑے گی" زلے انتہائی بے بسی سے بولی:

"چل جا آئی بڑی مجھے سیکھانے والی" ارباز ڈولتے ہوئے اسے مارنے کے لیے بڑھا۔۔

"آپ نے کبھی سدھرنا بھی ہے یہ نہیں" آخر زلے غصے سے چلائی۔۔۔

"تجھے تو میں بتاتا ہو آواز نیچے کر" ارباز کوئی چیز اسے مارنے کے لیے ڈھونڈنے لگا اسے ایسے دیکھ جنت جلدی سے زلے کو لیے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور اندر سے باہر سے کنڈی لگا کر اسے بند کر دیا۔۔۔

زلے نے نم آنکھوں اور بے بسی سے اس دروازے کو دیکھا جس کے باہر اس کے ماں باپ بری طرح لڑنے میں مگن تھے آوازوں کو تیز ہوتے دیکھ وہ جلدی سے دروازے کی طرف بڑھی اور زور زور سے بجانے لگی۔۔۔

"دروازہ کھولو، درازہ کھولو" زلے غصے سے چلاتے ہوئے بولی:

"ہاں بتاؤ کیا تکلیف ہیں تمہیں" جنت باہر سے غصے میں چلائی شائد وہ لڑائی کا مقابلہ کر رہی تھی۔۔

"ماما آپ بھی اندر آجاؤنا" زلے بے بسی سے چلائی۔۔

"بیٹھی رہ چپ کر کے اس نے مجھے مارا ہے پہلے میں اسے بتاتی ہو کیسے مارتے ہیں" جنت غصے سے چلاتے ہوئے بولی:

"ماما آخر کب تک ایسا چلے گا آپ اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتی" زلے بے بسی سے چلائی۔۔۔

"چپ کر کے بیٹھی رہ اب آواز نہ آئے تیری" جنت اسے ڈانٹتے ہوئے بولی:

اس کی بات سن زلے بیڈ پہ بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور وہ کر بھی کیا سکتی تھی یہ ان کے گھر کی روز کی داستان تھی اس وقت جو اس کی زندگی میں خوشیاں تھی ان میں اس کے کزن ، پھپھو اور دوستیں تھی۔۔۔۔۔

شام سے چلتی لڑائی آخر صبح تین بجے ختم ہوئی تھی اور تب تک اس کے کانوں میں ہینڈ فری ہی لگی ہری تھی اور صبح آٹھ بجے وہ کالج کے لیے نکل چکی تھی یہ تھی اس کے گھر کی زندگی جس سے وہ نجات چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ کالج میں داخل ہوئی تو بیگ رکھ کر اس نے چاروں طرف دوستوں کے لیے نظر دوڑائی اور ادھر ادھر دیکھتے کلاس میں بیگ رکھنے کے لیے بڑھ گئی بیگ رکھ کر وہ گرونڈ کی طر ف بڑھ گئی جہاں سامنے ہی اس کی دوستیں گھاس پہ بیٹھی باتیں کرنے میں مگن تھی وہ جلدی سے ان کی طرف بڑھ گئی خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی یہی اس کی زندگی میں ٹھنڈی چھاؤں کے مترادف تھی یہ واحد انسان تھی یا واحد خوشی تھی جو وہ ہر غم میں محسوس

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کر کے مسکرا لیتی تھی وہ تیز قدم اٹھاتے ان کے پاس پہنچی جبکہ وہ بھی اسے دیکھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔۔۔۔

"اسلام و علیکم" زلے نے چہکتے ہوئے سلام کیا۔۔

"والیکم اسلام" کیسی ہو" دونوں باری باری گلے لگتے اس سے پوچھ رہی تھیں کاش وہ انہیں بتا سکتی اس کی زندگی کتنی عجیب اور بری ہے لیکن وہ دوستوں کو کھونا نہیں چاہتی تھی اس کے دل میں نا جانے کیسے یہ ڈر آسمایا تھا کہ اگر اس نے انہیں بتا دیا تو وہ اسے چھوڑ دیں گی۔۔۔۔۔

"میں بلکل ٹھیک تم لوگ سناؤ" محبت سے ان کا تھامتے ہوئے بیٹھتے ہوئے بولی:

"ہم بھی ٹھیک ہے" دونوں ایک ساتھ بولی:

"ارے وہ دیکھو ٹیچر ادھر ہی آ رہی ہے اب دیکھنا ہمیں اٹھا دیں گی" دعا ٹیچر کو اپنی طرف آتے دیکھتے ہوئے بولی:

"چلو جلدی اٹھو اس سے پہلے پکڑے جائے" زلے کہتے ہی کھڑی ہوئی اور ٹیچر کے پہنچنے پہلے ہی وہ تینوں غائب تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام علیکم" گلزیب آتے ہوئے بولا:

"واعلیکم اسلام، تم آ گئے" علی گلزیب کی طرف مڑتے ہوئے بولا:

"ہاں میں تو آنا ہی تھا تم نے جو بلایا تھا" گلزیب مسکراتے ہوئے بولا:

"اچھا کیا آ گے میں نے فیصلہ کر لیا ہے" علی اس کو دیکھتے ہوئے بولا:

"اچھا کیا تم اسے بھول رہے ہو یار ویسے بھی وہ تمہارے نصیب میں ہی نہیں تھی" گلزیب اس کی بات کو خود ہی سمجھتے ہوئے بولا:

"نہیں تم غلط سمجھے ہو" علی کھڑکی کی طرف مڑ کر بولا:

"اچھا پھر تم نے شادی کا فیصلہ کر لیا ہے کیا اچھا کیا یار ہم بھی اپنے یار کی گھوڑی سجائے گے" گلزیب مسکراتے ہوئے اسے چھیڑ کر بولا:

"نہیں تم اب بھی غلط سمجھے" علی پھر سے بولا:

"او بھئی تو سہی کیوں نہیں بتا دیتا" گلزیب اس کے بار بار غلط کہنے پہ تپا۔

"میں جا رہا ہوں" علی اس کی طرف مڑتے ہوئے بولا:

"کہاں" گلزیب کی زبان سے بے ساختہ پھسلا۔۔۔

"پاکستان" علی نظریں جھکاتے ہوئے بولا:

"کیوں" پھر سے گلزیب کی زبان پھسلی۔۔

"اس سے ملنے" علی اسے دیکھتے ہوئے بولا:

"کیوں اس کی شادی شدہ زندگی میں طوفان لانا چاہتے ہو" گلزیب اسے سمجھاتے ہوئے بولا:

"مجھے یقین ہے وہ ہنسی خوشی رہ رہی ہو گی لیکن میرے دل کو اسے خوش دیکھ کر ہی چین آئے گا" علی کرسی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا:

"اگر وہ خوش نہ ہوئی تو" گلزیب نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"تو میں ہر وہ چیز اسے دے دوں گا جو اس کی خوشی کا باعث ہو" علی نظریں جھکاتے ہوئے بولا:

"کیا وہ لے گی تم سے" گلزیب اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"یقیناً نہیں، لیکن میری پوری کوشش ہو گی اور ویسے بھی مجھے پورا یقین ہے کہ وہ بہت خوش ہو گئی اپنی زندگی میں" علی سامنے لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے بولا:

"اچھا کیا تم نے فیصلہ کر لیا انتظار بہت بری چیز ہیں چاہے وہ انسان کا ہو یا اچھے وقت کا" گلزیب اس کا کندھا تھپتھاتے ہوئے بولا:

"سہی کہ رہے ہو انتظار واقع ہی بری چیز ہے" علی بھی اپنے گھورتے ہوئے بولا یہ وہ تو نہیں تھا آنکھوں کے نیچے ہلکے، سرخ انکھیں بکھرے بال، کمزور جسم اور زرد چہرا یکم دم اسے خود سے خوف آیا اور اس نے سر جھٹکتے ہوئے گلزیب کو دیکھا جو نا جانے کیا بول رہا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی سماعت یہ آوازے سننے سے محروم ہو۔۔۔۔۔۔

اس نے سننے کی کوشش کی اور آخر اس کا دماغ یہ آوازے پہچاننے لگا وہ یقینا اس کی نئی پرفیوم کی بات کر رہا تھا اور وہ سر جھٹکتے ہوئے اس کی بات توجہ سے سننے لگا۔۔۔۔۔۔

"کیا تمہیں میں یاد نہیں آتی کیا" وہ لڑکی آنکھوں میں آنسو لیے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"کیا تم مجھ سے ملنے آو گے" وہ لڑکی اس کی طرف دوبارہ دیکھتے ہوئے بولی:

"اب تم مجھ سے بات بھی نہیں کرو گے" لڑکی آنکھوں میں آنسو لیے بولی:

"کیا تم مجھ سے محبت نہیں کرتے" لڑکی کی آنکھ سے ٹپکا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب اگر تم نے مجھ سے بات نہ کی تو میں تم سے بات نہیں کرو گی میں بتا رہی ہوں" لڑکی آنسو بھری آنکھوں سے انگلی اٹھاتے ہوئے بولی:

"دیکھو بات کر لو نہ پلیز" لڑکی اب کے منت کرتے ہوئے بولی:

"میں تم سے ملنے روز آتی ہو دیکھو تم مجھ سے نہیں ملتے" لڑکی زمین پہ بیٹھتے ہوئے بولی:

"پلیز میں جانتی ہوں تم ناراض ہو" لڑکی آخر تھک کر سر جھکاتے ہوئے بولی:

"کیا تم کبھی نہیں مانو گے" لڑکی نظریں اٹھاتے ہوئے آنکھوں میں امید لیے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"اچھا تمہیں یاد ہے تم کہتے تھے کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن اب اتنے ٹائم سے مجھ سے بات نہیں کی تم نے ملنے بھی نہیں آئے کیا تم نے مجھے چھوڑ دیا" لڑکی بے ربط جملے بولتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

"اب نہیں آو گی جاو" یہ کہتے ہی لڑکی اٹھی اور آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار میں سوچ لیا ہے جب تم میری شادی پہ آو گی نہ تو میں دروازے پہ کھڑی ہو کر تمہارا استقبال کرو گی" زلے سوچتے ہوئے خوشی سے بولی:

"اوریلی لیکن تم تو دلہن ہو گی" دعا اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں تو کیا ہوا میں نے سوچ لیا ہے ہم ولیمے پہ ایک جیسے ڈیس پہنے گے بھئی پتہ چلنا چاہیے دلہن کی دوستیں ہے" زلے فخر سے بال جھٹکتے ہوئے بولی:

"بس بس جیسے ہم جانتے نہیں کہ تم کتنی اچھی ہو" لائبہ اس کو خیالی پلاؤ بناتا دیکھ ٹوکتی ہوئی بولی:

"یار ایسے نہیں کرو کیا تم میری شادی پہ نہیں آو گے" زلے اداس ہوتے ہوئے بولی:

"ارے اب ایسی بھی بات نہیں ایسا ہو سکتا ہے ہم نہ آئے" اسے اداس دیکھ لائبہ آگے بڑھتے ہوئے اسے گلے لگا کر بولی:

"بلکل یار اداس نہ ہو اور ویسے بھی ہم اکیلے نہیں اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے گئے" دعا کھلکھلاتے ہوئے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بلکل دعا تو ویسے بھی بڑی ہے سوچوں زرا لائبہ ایک دعا کے ہاتھ میں ایک دعا کا دوپٹہ لیے ہوئے اور ایک پیچھے بھائی نے اٹھایا ہوا ہو وہاں کیا سین ہے" زلے خوابوں میں خوش ہوتے ہوئے بولی:

"ہاہاہا مجھے تو لگتا ہے دعا ایک کرکٹ ٹیم بنائے گئی" لائبہ زلے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر بولی:

"ہاہاہاہا قسمیں کیا سین ہو گا" زلے بھی لائبہ کی بات کا مزہ لیتے ہوئے کھلکھلائی۔۔

"کتیوں، بغیر توں شرم تو نہیں آتی تمہیں" دعا انہیں جھڑکتے ہوئے بولی:

"یار دعا کتنی بار کہا ہے آئی تھی ہم نے بھگا دی" زلے مصنوعی بے زاری سے ہاتھ ادھر سے ادھر مارتے ہوئے بولی:

"لعنت ہو تم پہ بغیر توں" دعا انہیں شرم دلاتے ہوئے بولی:

"سیم ٹو یو" زلے دعا کو بولتے ہوئے مسکرائی۔۔۔

"بہت ہی کوئی وہ ہو تم دونوں" اپنی بات کا اثر نہ دیکھتے ہوئے دعا انہیں کوسنے لگی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں پتا ہے بہت خوبصورت ہیں پیارے ہیں تمہاری جان ہے" زلے لائبہ کو آنکھ مارتے ہوئے بے نیازی سے بولی:

"بلکل یہ تو سچ ہے" یہ کہتے ہی دعا کھلکھلائی اور ساتھ میں لائبہ اور زلے کا بھی قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم گلزیب" علی گلزیب کو کال ملاتے ہوئے بولا:

"وا علیکم اسلام"

"یار میں جانے کا سوچ لیا ہے" علی گلزیب کو بتاتے ہوئے بولا:

"کب کی فلائٹ ہے تمہاری" گلزیب مزید پوچھتے ہوئے بولا:

"ہفتے کی ہے" علی کھڑکی سے باہر دیکھ کر بولا نا جانے کیوں آج کا ڈوبتا سورج اسے مایوس نہیں کر رہا تھا اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے کل کا چڑھتا سورج اس کے لیے خوشیوں بھرا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس ہفتے کو" گلزیب کی آواز میں فکر تھی۔

"ہاں میں نے سوچا جو کام کل ہونا ہے اسے آج کر لیا جائے ویسے بھی تم نے تو کہا تھا انتظار بری چیز ہے" علی اس کو مزید بتاتے ہوئے بولا:

"چلو خیر سے جانا فکر مت کرنا میں ہو یہاں پہ" گلزیب اسے بے فکر ہونے کا کہتے ہوئے بولا:

"اسی بات کا تو یقین ہے میرے بعد تم سب سنبھال لو گے" علی پر یقین انداز میں بولا:

"بلکل میں کبھی ٹوٹنے بھی نہیں دو گا" گلزیب اس کی بات میں یقین محسوس کرتے ہوئے مسکرا کر بولا:

"تو پھر تم ہفتے کو میرے ساتھ ہو نگے؟ علی گلزیب سے پوچھتے ہوئے بولا:

"ہاں بلکل" گلزیب اس کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے بولا:

"یار مجھے سے انتظار نہیں ہو رہا دل کر رہا ہے اڑ کر پہنچ جاو" علی جوش سے بولا:

"کافی ٹائم بعد جو مل رہے ہو اس لیے اتنا پر جوش ہو" گلزیب علی کی بات پہ مسکراتے ہوئے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں شائد لیکن میں واقع ہی خوش ہوں" علی اسے یقین دلاتے ہوئے بولا:

"بلکل ہونا بھی چاہیے" گلزیب اس کے ایسے ہی خوشی سے لوٹ آنے کی دعا کرتے ہوئے بولا:

"ہمم چلو ٹھیک ہے پھر بات کریں گے" علی پیچھے وقاص کون دروازہ بجاتے دیکھ جلدی سے اسے اللہ حافظ کہتے ہوئے بولا:

"ہاں چلو ٹھیک ہے اللہ حافظ" گلزیب بھی اس کو اللہ حافظ بول کر اپنے کام میں مصروف ہو گیا جبکہ علی بھی وقاص سے کام دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج پھر وہ جب کال سے گھر آئی تو گھر میں پورا سین کریٹ تھا ماں اور باپ منہ پھلائے پھر رہے تھے یعنی ان میں کچھ لڑائی ہو چکی تھی اور کچھ شائد انہوں نے بچوں کے سامنے کرنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جا زلے اپنے کپڑے بدل لیں اور پھر آکر کھانا کھا لیں" جنت سنجیدگی سے بولی:

"جی" یہ کہتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماما کیا ہوا ہے" زلے جنت سے پوچھتے ہوئے بولی:

"ہونا کیا تھا بس روز کی کہانی" جنت بیگم سر جھٹکتے ہوئے بولی:

"آج کس بات پہ ہوئی" زلے روٹی کا نوالا لیتے ہوئے بولی:

"آگے کس بات پہ ہوتا باہر سے آتے ہی بچوں کو مارنے لگ گیا اور کیا خود تو پاگل ہے ہمیں بھی کریں گا" جنت غصے سے بولی:

"مارا تو نہیں نہ" زلے نوالا چھوڑ کر فکر مندی سے بولی:

"بس مارنے ہی لگا تھا کہ میں نے انہیں کمرے میں بند کر دیا" جنت اس کی فکر دور کرتے ہوئے بولی:

"اچھا مجھے تو اس انسان کی سمجھ نہیں آتی آخر چاہتا کیا ہے" زلے کی آواز سے غصہ جھلکا۔۔۔

"بس چپ کر کے اپنے کمرے میں چلی جا تو نہ لڑائی شروع کرئی وہ تو پہلے ہی بہانے ڈھونڈتا ہے لڑائی مار کے" جنت جلدی سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی:

"بس کر دیں ماما آخر کب تک ہم یہ سب برداشت کریں گے" زلے جھنجھلاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹا صبر ہی کر سکتے میں بتاؤ کیا کرو" جنت بے بسی سے بولی:

"ماما یہ صبر نہیں برداشت ہے صبر ان چیزوں پہ ہوتا ہے جن پہ اختیار نہ ہو لیکن برداشت بھی ایک حد تک ہوتی ہے جب برداشت، برداشت سے باہر ہو جائے تو کوئی فیصلہ لینا ضروری ہے" زلے اسے سمجھاتے ہوئی بولی:

"ہاں بیٹا لیکن کر بھی کیا سکتے ہیں" جنت برتن اٹھاتے ہوئے بولی:

"ماما آپ کو نہیں لگتا کہ ہمیں کوئی فیصلہ لینا چاہیے" زلے پھر سے ان کے سامنے اپنی بات رکھتے ہوئے بولی:

"تمہارا کیا خیال ہے میں اس عمر میں اب علیحدگیرتی اچھی لگو گئی" جنت اسے گھورتے ہوئے بولی:

"نہیں ماما اللہ نہ کریں ایسا نہیں ہے میں بس چاہتی ہوں کہ ھم سکون میں آجائے" زلے جنت کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولی:

"تو تمہارا خیال یہ ہے کہ اب میں اپنا سسرال چھوڑ کر الگ گھر لو اور ساری دنیا سے اپنے سر پہ خاک ڈلواؤں" جنت اب کہ غصے سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو ماما آپ ہی بتا دیں اس مسلے کا حل، آخر کب تک ہم ایسے رہے گے" پہلی بات بے بسی سے جب کہ دوسری بات غصے سے بولی:

"صبر کر ہی ہوں تو بھی کر لیں کل کو تو اپنے گھر کی ہو جائے گی میں جانو اور وہ جانے

"جنت ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی:

"آپ کو واقع ہی لگتا ہے کہ ہمارے گھر کے حالات دیکھتے کوئی رشتہ لے کر آئے گا" زلے غصے سے بولی:

"وقت ایک سا نہیں رہتا بیٹا، مجھے یقین ہے اگر آج برا ہے تو کل اچھا ہو گا" جنت اطمینان سے بولی:

نورِ کلب
Clubb of Quality Content

"اور وقت کب بدلا گا آپ بتائے گی مجھے" زلے ان کی بات پہ جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"بیٹا یہ تو کوئی بھی نہیں جانتا لیکن ایک دن تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گی" جنت اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"اگر میں دیکھنے سے پہلے مر گئی تو یہ میرا قصور ہو گا نہ وقت کا یہی کہنا چاہتی ہے" زلے غصے سے بولی:

"بیٹا مرنا تو ہر کسی نے ہی ہے اور ویسے بھی اللہ کا وعدہ ہے ہر غم کے ساتھ آسانی بھی ہے" جنت سبزی کی ٹوکری اٹھاتے ہوئے بولی:

"بس کر دیں ماما نجانے آپ کس وقت کا انتظار کر رہی ہے" زلے افسوس بھری نظر ڈال کر کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی جبکہ جنت سر جھٹکتے ہوئے سبزی کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔۔

"یار سنا پھر تیرا علی کیسا ہے" دعا زلے کو چھیڑتے ہوئے بولی:

"سہی ہے جناب" زلے مصروف انداز میں بولی:

"سہی ہے یا تو ٹھیک رکھتی ہے" لائبہ بھی زلے کو چھیڑتے ہوئے بولی:

"نہیں مطلب کیا ہے تم لوگوں کا" زلے دونوں کو گھورتے ہوئے بولی:

"کچھ نہیں ہمارا کیا ہونا" دعا ادھر ادھر دیکھ کر سٹی بجاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا یار سنو نہ لوگ آرمی، نیوی، پولیس میں جا رہے ہیں ایک ہم ہے جو صرف کالج جاتے ہیں" زلے اداسی سے بولی:

"ارے تم فکر نہ کرو ہم آرمی میں جائے گے" دعا اسے تسلی دیتے ہوئے بولی:

"آہو بلکل" لائبہ بھی دعا کی بات پہ اثبات میں سر ہلا کر بولی:

"سچی" زلے ان بات سن کر چہکی۔۔۔

"ہاں نہ ہم وہاں نائی ہو گئے" لائبہ انتہائی فخر سے بولی:

"چل دفع ہو" زلے اسے دھکا دیتے ہوئے بولی:

"ہاں تو غلط کہاں کہا ہے اب ہماری دعا نے پالر کورس آخر کس لیے کیا ہے" لائبہ اسے بات سمجھاتے ہوئے بولی:

"ہاں یار یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں" زلے انتہائی سیریس انداز میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"مجھے ایسے نہ دیکھو" دعا جو ادھر ادھر سٹی بجاتے ہوئے سوچوں میں گم تھی ان دونوں کو اپنی طرف دیکھتے پا کر بولی:

"یار تم ہی ہمارا آرمی میں جانے کا سہارہ ہو" زلے محبت سے بولی:

"کیا بکواس ہے" دعا ان کی بات سن کر گڑ بڑائی۔۔۔

"تو اور کیا تو وہاں نائی ہو گی اور پھر ہمیں بھی کام دلوا دیں گی" زلے دعا کی طرف دیکھ کر بولی:

"میں اور نائی چلو ٹھیک ہے اگر کسی نے مجھے رکھا تو تم دونوں کو بھی رکھ لو گی" دعا کالر کھڑا کر تے ہوئے بولی:

"ٹھیک ہے دعا بال کاٹا کریں گی، لائبہ بالوں کو پانی لگائیں گی اور نیچے سے بال صاف کرو گی" زلے تمام معملات سہی کرتے ہوئے بولی:

"کیاااااااااا" دعا اور لائبہ اکٹھے چلائی۔۔۔

"کیا ہوا تم لوگوں کو تمہارا کام پسند نہیں آیا کیا" زلے بک پہ نام لکھتے ہوئے بولی جبکہ اس نے ان دونوں کے انداز پہ بلکل بھی توجہ نہیں دی تھی۔۔۔

"یار تم نیچے سے بال صاف کرو گی" ان کے لہجے میں حیرانی محسوس کر کے زلے نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا اور ان کی آنکھوں سے شرارتی جھلتی دیکھ اس نے اپنے لفظوں کو دوبارہ

دھرایااور پھر یک دم اس کے زہن میں ایک بات آئی اور اس کو سمجھتے ہی اس نے گھور کر انہیں دیکھااور لعنت کے لیے ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔

"لعنت ہو تم دونوں بغیر توں میں زمیں پہ گرے بال صاف کرنے کا کہہ رہی تھی ہر وقت گندہ نہ سوچا کرو" زلے انہیں سرخ چہرہ لیے گھورتے ہوئے بولی:

"ہاہاہاہاہاہاہا تمہیں کہتے شرم نہیں آئی ہم کہتے ہوئے کیوں شرمائے" یہ کہتے ہی دونوں بھاگی اور اس کی بات پہ زلے بھی لعنت بھیجتے ہوئے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو تم کل جارہے ہو" گلزیب علی کی طرف دیکھ کر بولا:

"ہاں یار سوچ رہا ہوں جانے سے پہلے تمام معملات دیکھتے ہوئے جاونا جانے کتنا وقت لگ جائے" کام میں انتہائی مصروف انداز میں بولا:

"یہ تو سہی کہا تم نے" گلزیب اثبات میں سر ہلا کر چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولی:

"ہمممم" علی نے بس اتنا ہی کہا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یقین تم بہت خوش ہو گے" چائے کا گھونٹ میں برتے ہوئے علی سے بولا:

"ہاں نا جانے وہ کیسی ہو گی، اب تو اور بھی پیاری ہو گئی ہو گی، تم جانتے ہی ہو وہ کتنی شرارتی تھی اب تو اور بھی شرارتی ہو گئی ہو گی" علی کام کو چھوڑتے ہوئے گہری مسکراہٹ سے بولا:

"ہاں یاد ہے کتنا تنگ کرتی تھی" گلزیب اس کی مسکراہٹ ہمشہ ایسے ہی رہنے کی دعا کرتے ہو ئے بولا:

"ہاں اسے کون بھول سکتا ہے" علی مسکراتے ہوئے بولا:

"بلکل وہ تمہارے ساتھ سب سے زیادہ بولتی تھی ہر دکھ تمہیں بتاتی تھی اب پتہ نہیں کیسی ہو گی" گلزیب اداسی سے بولا:

"ہاں اب نا جانے وہ کس کو غم سناتی ہو گی" علی بھی اداسی سے بولا:

"ارے یار اداس نہ ہو یقین بہت خوش ہو گی" گلزیب اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا:

"مجھے بھی یقین ہے چل میں کام کر لو کب سے باتوں میں لگا رکھا ہے تم نے" علی ہنستے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"او کے جناب میں بھی مدد کرتا ہوں" گلزیب اس کی کام میں مدد کرتا ہوا بولا:

"یار تمہیں نہیں لگتا ہمیں کچھ کرنا چاہیے" زلے معیز کو دیکھتے ہوئے بولی:

"ہاں بلکل ہم ایسے کب تک بیٹھ سکتے ہیں" معاز ہاتھ کو ٹیبل پر پٹکتے ہوئے بولا:

"ہم بے بس ہے ہم کر بھی کیا سکتے ہیں" معیز معاز کو گھورتے ہوئے بولا:

"کرنے کو تو بہت کچھ ہے" زلے سوچتے ہوئے بولی:

"کیا کرنا چاہیے" معیز تجسس سے بولا:

"یار دیکھو ہم کچھ ایسا کرتے ہیں سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" زلے سمجھاتے ہوئے بولی:

"لیکن ہمارا پاس تو سانپ ہے ہی نہیں" معیز سوچتے ہوئے بولا:

"اور تو اور ہمارے پاس تو وہ لاٹھی بھی نہیں ہے جو ٹوٹے نہ" معاز بھی اس کا ساتھ دیتے ہوئے بولا:

"بکواس بند کرو تم دونوں" زلے ان کی بات سن کر جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"آپی یہ آپ کیا کہ رہی ہے" معاز جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"بیٹا تم فکر ہی نہ کرو تمہارے سر کو تو ہم ایسا مزہ چکھائے گے وہ ساری زندگی نہیں بھولے گے" زلے معاز کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر کھلکھلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"واہ آپی کمال کا پلین ہے اور سر کو شک بھی نہیں ہو گا" معاز زلے کی تعریف میں بولی:

"چلو اس پہ عمل کرو" زلے ہاتھ جھاڑ کر لیٹتے ہوئے حکم دے کر بولی:

"اوکے" دونوں ہی یہ کہتے باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کب سے ایر پورٹ پہ بیٹھے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے ان کی فلائٹ میں آدھا گھنٹا تھا اسی لیے جبکہ علی خوش اور پریشان دونوں تھا اتنے عرصے بعد اپنوں سے ملنے کا سوچ کر ہی ایک الگ سا جزبہ محسوس ہو رہا تھا جو نہ خوشی تھی نہ غم۔ کبھی کبھی ہوتا ہے انسان ہزاروں خواب آنے والے وقت کے لیے سوچ لیتا ہے اسی طرح وہ بھی اپنے آنے والے وقت کے لیے سوچوں میں گم تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلو اناونسمنٹ ہو رہی ہیں" اسے سوچوں میں گم دیکھ گلزیب نے اسے فلائٹ کا احساس دلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آہا او کے" علی نے چونک کر پہلے اس کی طرف پھر فلائٹ بورڈ کی طرف دیکھا جہاں اس کی فلائٹ سب سے اوپر تھی اس کو دیکھتے وہ جلدی سے کھڑا ہوا۔۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے یار جلدی آنا میں انتظار کروں گا" گلزیب علی کے گلے لگتے ہوئے بولا:

"ھمم" علی نے کہتے ہی زور سے اسے خود میں بھینچا اور اس کے کندھے میں چہرہ چھپایا۔۔۔

"یار ڈر لگ رہا ہے" علی اس کے کندھے میں چہرہ چھپا کر بولا:

"کچھ نہیں ہوتا یار" گلزیب اسے تسلی دیتے ہوئے بولا:

"انشاءاللہ سب اچھا ہو گا" گلزیب علی کی حالت دیکھ اس کا کندھا تھپتھپا کر بولی:

"انشاءاللہ چلو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں" علی اس سے جدا ہو کر بولا:

"او کے خیر سے جانا" گلزیب ایک بار پھر لگتے ہوئے بولا اور اس کو تب تک دیکھا جب تک وہ نظروں سے اجھل ہو گیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جنت سبزی بنانے میں مگن تھی کہ باہر کا دروازہ بجا باہر کے بجتے دروازے کو دیکھ جلدی سے اٹھی اور وہی سے چلائی:

"آرہی ہوں اب کیا اڑ کر پہنچ جاؤ" جنت جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"آرہی ہوں" تیزی سے قدم اٹھاتے وہ دروازے تک پہنچی۔۔

"رک جا معیز کھول رہی" دروازہ کھول کر ابھی یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسا رہا پلین" زلے کھلکھلاتے ہوئے بولی:

"بہت ہی کمال تھا سر کی حالت دیکھ ہماری ہنسی نہیں رک رہی تھی ہاہاہا" معیز کہتے ہوئے کھلکھلا کر ہنسا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور تو اور جب سر کے سارے نوٹس پانی میں ڈوبے ہوئے ملے تو سر کا چہرہ دیکھ میں نے اپنا قہقہ بمشکل قابو کیا" معاز بھی کھلکھلاتے ہوئے بولا:

"ہاہاہاہا یہ تو ہونا ہی تھا" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"کیا ہر وقت کھی کھی کرتے رہتے ہو اور کوئی کام نہیں ہے کیا" جنت باہر سے آتی انہیں ڈانٹتے ہوئے بولی:

"ماما اب ہم نے کیا کر دیا" زلے منہ بسور کر بولی:

"لو جی کام تو کوئی ہے نہیں بلکہ تمہارے لیے تو بنا ہی نہیں نہ جیسے" جنت بیگم تنز کرتے ہوئے بولی:

"ماما آپ بتا دیں کیا کریں" معاز جھنجھلاتے ہوئے بولا:

"نہ تمہارے لیے تو دنیا میں کوئی کام بنا ہی نہیں ہے" جنت اسے گھورتے ہوئے بولی:

"آپ بتا دیں کام بس تنز ہی کرتی رہے گی کیا" زلے آخر اطمینان سے بولی:

"ہاں تو معیز میں نے تمہیں کہا تھا جا کر چکی سے آٹا لے آؤ" جنت معیز کو گھورتے ہوئے بولی:

Clubb of Quality Content

"جی ماما میں بھول گیا ابھی جاتا ہوں" معیز جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا:

"اور تم تمہیں تو میں نے بولا تھا مجھے تم دہی لا دو میں بریانی بنالو" جنت اب کہ معاز کو گھورتے ہوئے بولی:

"او ماما میں نے تو کہا تھا مجھے پیسے دے دیں" معاز بھی فورا سے کھڑا ہوتے ہوئے پیسے لے کر باہر کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اور آپ محترمہ آپ کو کوئی کام نہیں کیا" جنت اب کے زلے سے بولی:

"ماما میں بس سوچ ہی رہی تھی کہ برتن دھولو" زلے جوتا پہنتے ہوئے بولی:

"بیٹا جی جلدی خیال نہیں آگیا" جنت اب کہ تنز سے بولی:

"جی ماما" زلے کہتے ہی باہر نکل گئی جبکہ جنت بیگم سر جھٹک کر بریانی ک سامان نکالنے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم مامی" علی سر کو ان کے سامنے جھکاتے ہوئے بولا:

"واعلیکم اسلام بیٹا" جنت جلدی سے خود کے تاثرات کو نارمل کرتے ہوئے بولی:

"کیسی ہے آپ" علی ان کے پیچھے آگے بڑھتے ہوئے بولا:

"الحمداللہ میں ٹھیک اور تم سناؤ" جنت محبت سے بولی:

"میں بھی ٹھیک" یہ کہتے ہی اس نے چاروں اور نظر گھومائی یہ وہ گھر نہیں تھا جو وہ چھوڑ کر گیا تھا یہ نہ وہ چہرے تھے جنت کے چہرے پہ بہت سی جھریاں تھی رنگ بھی تھوڑا سانولا ہو گیا تھا اور وہ اس عمر میں انتہائی بزرگ ہو گئی تھی ان کے چہرے سے ویرانیاں ٹپک رہی تھی ناجانے انہیں بیماریوں نے ایسا کر دیا تھا یا غموں علی یہ سمجھ نہ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا کیا لو گے" جنت محبت سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"مامی" علی ان کی محبت دیکھ شرمندہ ہوا۔۔

"بس میں کھانا بنا رہی ہوں تم بھی کھانا تمہیں یاد ہے نہ زلے کو کتنی پسند تھی" جنت آنکھوں سے انسو صاف کر کے بولی جبکہ علی سمجھ نہ سکا ان کے آنسو کی وجہ یا شاید اپنی بیٹی کو رخصت

کر دکھی تھی ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اس کا دل زور سے

دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی مامی" علی نا سمجھی سے بولا:

"ارے بیٹا یہاں کیوں بیٹھے ہو آو اندر آجاؤ" جنت اسے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے

بولی:

"جی مامی" علی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ نا جانے کس کی تلاش میں

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے وہاں علی بیٹا آیا ہے" ارباز علی سے محبت سے گلے ملتے ہوئے بولا جبکہ ماموں کو ایسے دیکھ علی کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی ماموں" علی مسکراتے ہوئے بولا:

"کہاں تھے بیٹا پتہ ہے ہم کتنا یاد کرتے تھے" ارباز علی کے چہرے پہ محبت سے ہاتھ پھیرتے

ہوئے بولا:

"جی ماموں بس" ان کی محبت دیکھ علی کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے میرا بیٹا دیکھوں تمہارے بھائی معاز اور معیز ہے" ارباز معیز اور معاز سے ملاتے ہو ئے بولا:

"ماشاءاللہ اتنے بڑھے ہو گے ہیں" علی انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے بولا:

"جی بھائی آپ ہی غائب رہتے ہیں" معاز علی کے گلے ملتے ہوئے بولا:

"بس بچے" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"جی بھائی آئے ہم باہر گھوم کہ آتے ہیں" معیز خوشی سے بولا:

"ارے بیٹا اسے آرام تو کر لینے دو" ارباز معیز کو پاس بیٹھاتے ہوئے بولا:

"سوری بھائی" معیز علی کو دیکھتے ہوئے بولا:

"ارے کوئی بات نہیں بچے ہم چلتے ہیں" علی معیز کا دل رکھتے ہوئے بولا:

"نہیں بھائی آپ آرام کریں تھک گئے ہونگے" معاز سمجھداری سے بولا:

"چلو تم دونوں باہر علی کو آرام کرنے دو" ارباز باہر جاتے ہوئے بولا:

"جی بابا" معاز بھی کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوکے" علی ان دونوں کو جاتے دیکھ کہا:

"اوکے" کہتے ہی معیز باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماما کوئی آیا ہے کیا" زلے کالج سے آتے ہی بیگ رکھتے ہوئے بولی سفید یونی فارم پہنے بالوں کی اونچی پونی کیے جو کمر پر لہرا رہی تھی اور سفید ہی جو گر پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور کچھ تھکی سی بھی۔۔۔

"ہاں بیٹا علی آیا ہے لیکن پہلے تم کپڑے بدل لو" جنت گوشت کو بھونتے ہوئے بولی:

"کیا علی آیا ہے" زلے خوشی سے چہکی۔۔۔

"ہاں بتایا تو ہے" جنت اپنا دیھاں ہانڈی پہ رکھتے ہوئے بولی:

"کہاں ہے وہ" اب کے زلے نے تیزی سے پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ساتھ والے کمرے ہے لیکن پہلے تم کپڑے تو بدل لو" ابھی وہ کہہ ہی رہی تھی کہ زلے علی تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

"ایک تو یہ لڑکی بھی نہ" جنت سر جھٹکتے ہوئے بولی:

"علی اتنے دونوں بعد آئے ہو تمہیں میری یاد نہیں آتی کیا" زلے ناراضگی سے بولی:

"آتی تھی" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"تو اتنے دنوں بعد کیوں آئے" آنکھوں کو ٹمٹاتے ہوئے معصومیت سے بولی:

"بس کام میں کچھ مصروف تھا" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"تمہارے تو کام ہی ختم نہیں ہوتے تمہیں وزیر عظم نے کہی اپنا مینیجر تو نہیں رکھ لیا" زلے اتنی معصومیت سے بولی کہ علی ہنس بھی نہ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"علی تمہیں اتنی دیر سے نہیں آنا چاہیے تھا" اچانک زلے آنکھوں میں نمی لیے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی:

"سوری نہ" علی اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ تڑپ کر آگے بڑھا ابھی وہ بڑھ ہی رہا تھا کہ ایک زوردار آواز آئی اور وہ وہی ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

"یار سب ٹھیک ہے نہ وہاں" گلزیب علی سے بات کرتے ہوئے بولا:

"ہاں سب ٹھیک ہے" علی جلدی سے بولا:

"تم اس سے ملے" آخر گلزیب نے دل کی بات پوچھ ہی لی:

"نہیں نہ ہی کوئی اس کی بات کرتا ہے" علی ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا:

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا" گلزیب حیرانی سے بولا:

"یار پتہ نہیں نہ اس کا کوئی سامان ہے نہ کمرے اور نہ ہی اس کی کوئی بات کرتا ہے" علی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بے بسی سے بولا:

"یار مجھے تمہاری بات مجھ نہیں آ رہی" گلزیب جھنجھلاتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یار مجھے تو خود نہیں پتا تجھے کیا بتاؤ" علی بے بسی سے بولا:

"یار مجھے تو معاملا گڑ بڑ لگتا ہے" گلزیب تجسس سے بولا:

"مجھے بھی بلکہ مجھے تو دال ہی کال لگتی ہے" علی ماتھے کو مسلتے ہوئے بولا:

"مجھے بھی" گلزیب بھی جلدی سے بولا:

"اچھا تو کام کر میں باہر جا رہا ہوں" علی معاز کو اپنی طرف آتا دیکھ جلدی سے فون کو بند کرتے ہوئے بولا:

معاز کو اپنی طرف آتا دیکھ علی نے جلدی سے کال کو بند کیا اور اس کی طرف بڑھ گیا اور دونوں باہر نکل گئے۔۔۔

"زلے" اچانک اس کہ منہ سے آواز نکلی اور وہ ایسی تھی کہ اس کے خود کے کانوں تک بھی نہ پہنچ سکی تھی کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

وہ ملبے کے خون سے لت پت تھی نا جانے کیسے اس پہ چھت گری تھی لیکن اس کی آنکھیں صرف اس پہ تھی جن سے کئی آنسو گر کر بے مول ہو چکے تھے سر سے بہتا خون اب اس کی پلکوں پہ جمع ہونا شروع ہو چکا تھا اس کے پاس پہنچتے ہی وہ تیزی سے ملبا ہٹانے لگا یقینا وہ زندہ نہ رہی تھی اسے ایسے دیکھ وہ چلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کتنا بدل چکا ہے یہ شہر" علی معاز کی طرف دیکھ کر بولا:

"شہر نہیں بدلا آپ بدل گئے ہے جناب" معاز آئس کریم کھاتے ہوئے بولا:

"نہیں اب ایسا بھی نہیں ہے شہر بھی بہت بدل چکا ہے" علی اپنی آئس کریم کھاتے ہوئے بولا:

"ہاں وقت کے ساتھ ساتھ بہت کچھ بدل جاتا ہے انسان کے حالات، زندگی، رشتے ،دوستیاں کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہتا یہی زندگی ہے اور قدرت کا سلسلہ ہے" معاز آسمان کی طرف دیکھ کر اداسی سے بولا:

"ہاں یہ تو تم نے سہی کہا وقت واقع ہی کبھی ایک سا نہیں رہتا" علی بھی اس کے تعاقب میں دیکھ کر بولا:

"لوگ بدل جاتے ہیں ایک انسان کے لیے وہ اپنے آس پاس نا جانے کتنے لوگوں کی محبت کو بھول جاتے ہیں انہیں اسے نہیں کرنا چاہیے" معاز جیسے ماضی میں گم ہوتے بولا:

"ارے تم اتنے چھوٹے ہو اور اتنی دکھی باتیں تم نے کبھی زلے کو نہیں دیکھا تھا وہ تو بہت شرارتی" علی تیزی سے بولتے ہوئے رکا اور پلٹ کر معاز کی طرف دیکھا شائد اس کے چہرے پہ کوئی تاثر ہو یہ وہ خود اس کے بارے میں بات کریں لیکن نہیں وہ ابھی آسمان کی ہی طرف دیکھ رہا تھا بے تاثر چہرہ لیے۔۔۔۔

"بھائی گھر چلتے ہیں شام ہو گئی ہے" معاز کہتے ہی تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ اسے معاز کا رویہ عجیب لگا اور اس کی آواز بھیگی سی محسوس ہوئی لیکن پھر اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر کو جھٹک دیا اور اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے دیکھو علی اٹھا ہے یہ نہیں" ار باز باہر سے آتے ہوئے بولے:

"بابا میں دیکھتا ہوں" معیز کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

جیسے ہی اندر داخل ہوا تو علی کو پسینے میں شرابور، سر کو ادھر ادھر مارتے ہوئے بڑبڑاتے پایا اس کی حالت دیکھ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اسے پکارا۔۔۔۔۔۔۔

"علی بھائی" اس کو اٹھتے نہ دیکھ آخر اسے کندھے سے ہلایا اس کے ہلاتے ہی علی چلاتے ہوئے اٹھا۔۔۔

"زلے ے ے ے" علی کی آواز سن معیز نے اس کی طرف غور سے دیکھا نا جانے وہ کیا خواب دیکھ رہا تھا لیکن تھا زلے کے مطلق ہی۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

"علی بھائی "معیز اب کے اونچا بولا اس کی آواز پہ علی اس کی طرف متوجہ ہوا وہ سمجھ نہ سکا کہ اونچا بول کر وہ اپنی موجودگی ظاہر کرنا چاہتا تھا یا واقع ہی اس نے زلے کا نام نہیں سنا تھا۔۔۔

"بھائی آپ ٹھیک ہے آپ کیا کہ رہے ہیں "علی نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا نانے وہ واقع ہی نہیں جانتا تھا یا اس کے سامنے ایسے بن رہا تھا خیر اس نے گہری سانس لی اور اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"م، میں ٹھیک ہوں ت، تم فکر مت کرو "وہ اب بھی خواب کے اثر میں تھا نا جانے اسے اتنا بڑا خواب کیوں آیا تھا۔

"علی بھائی بابا آپ کو بلا رہے ہیں "معاز کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا اور پہلے اس کی طرف دیکھا اور پھر معیز کی طرف جس کی آنکھیں اسے سرخ محسوس ہوئی۔۔۔۔

"تم لوگ چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں "علی انہیں باہر جانے کا کہہ کر خود واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

معاز، معیز اور علی چھت پہ بیٹھے ٹھنڈی ہوا میں چائے پی رہے تھے ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا دل کو بہت ہی بھا رہی تھی موسم میں نہ سردی تھی نا گرمی دور کہی بارش ہوئی تھی۔۔

"یار تم لوگ سارا دن بس یہی کرتے ہو" علی چائے کی گھونٹ ہوئے بولا:

"ہاں اب تو یہی کرتے ہیں روٹین بن گئی ہے" معاز آسمان کی طرف دیکھ کر بولا:

"اچھا کیوں پہلے کچھ اور روٹین تھی" علی بھی آسمان کی طرف دیکھ کر بولی:

"پہلے تو ہم سب ساتھ تھے مزے کرتے تھے امی کو ستاتے تھے اور بہت کھیلتے تھے" پہلی بات مسکراتے ہوئے جبکہ آخر میں اداسی سے بولا:

"اب کیوں انجوائے نہیں کرتے" علی پر سوچ نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"تب تو زلے آپی ہوتی" معیز تیزی سے کہتے ہوئے رکا علی نے اس کے رکنے پہ اس کی طرف دیکھا۔۔

"رک کیوں گئے" علی نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں" معاز سر جھٹکتے ہوئے بولا:

"ہاں آو نیچے کی طرف بڑھتے ہیں" ہلکی سی بھیگی آواز میں کہتے معیز نیچے جانے کے لیے آگے بڑھا لیکن بڑھ نہ سکا اور پھر اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔

"تم لوگ کیوں اس کی بات نہیں کرتے ایسے کیوں کرتے ہو" علی معیز کو بازو سے تھام کر بولا:

"بس وہ ہمیں یاد آتی ہے" معیز سرخ آنکھیں اٹھاتے ہوئے بولا:

"ارے بہنیں تو سب کو یاد آتی ہے اور ویسے بھی اس کی شادی ہی تو ہوئی ہے اس سے مل آیا کرو ایسے تھوڑی کرتے ہیں" علی معیز کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر بولا:

"آپ کو کس نے کہا ان کی شادی ہو گئی" معیز نے معاز کی طرف دیکھا جو خود حیرانی سے علی کو دیکھ رہا تھا اور پھر بولا:

"ارے تو اور اس نے کہا جانا ہے" علی محبت سے اس کے کندھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے بولا:

"آپ کو کسی نے کچھ نہیں بتایا" معاذ دکھ سے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ک، کیا، کیا نہیں بتایا" اب کے علی کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اور پھر پریشانی جھلکی۔۔۔۔

"یہی کہ" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ جنت اوپر آتے ہوئے بولی:

"زلے دنیا میں نہیں رہی" اس بات کا سننا تھا کہ اسے اپنی سننے کی صلاحیت پہ شک ہوا۔۔

"ک، کی، کیا کہ، کہا آپپپ نے" علی بے یقینی سے جھجھکتے ہوئے بولا:

"یہی کہ زلے اب دنیا میں رہی مر گئی ہے" یہ کہتے ہی جنت آنکھوں میں نمی لیے نیچے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

"نہیں۔نہ، نہیں یہ نہیں ہو سکتا" علی پیچھے کی طرف قدم لیتے ہوئے بے یقینی سے بولا:

"بھائی آپ کے جانے کے دو سال بعد ہی آپی چلی گئی تھی آپ کو پھپھو نے نہیں بتایا تھا

"معیز اسے دکھی نظروں سے دیکھ کر بولا:

"کی۔کیا مطلب" علی صدمے سے بولا:

"آپ کو میں نے بھی کال کی تھی یاد کریں جب میں نے کہا تھا مجھے آپ سے بات کرنی ہے لیکن آپ نے کہا تھا آج کے بعد کال مت کر باتب آپی آپ سے ملنا چاہتی تھی" معاز اسے یاد دلاتے ہوئے بولا:

"تو تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں" علی چلاتے ہوئے بولا:

"بتایا تھا یاد کریں تب آپ نے ہی کہا تھا کہ میں نے ہر کسی کا ٹھیکا نہیں لے رکھا" معاز ناجانے کیا کیا بول رہا تھا لیکن علی کے کانوں میں صرف ایک ہی بات گونج رہی تھی کہ "زلے مر چکی ہے" اسی آواز کو سنتے اس کی آنکھیں بند ہوئی اور وہ گر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ماضی:

"ارے زلے رک کیوں نہیں جاتی کب سے بلا رہا ہو" پانچ سالہ بچی سرخ فراک پہنے بھاگ رہی تھی اور ایک سات سالہ بچا اس کے پیچھے دونوں ہاتھ گٹنوں پہ رکھ کر چلایا۔۔۔۔۔

"میں تو پھپھو کے پاس جا کر رکو گی" بچی اس کو زبان دکھاتے ہوئے بھاگنے لگی۔۔

"تمہیں تو میں بتاتا ہو" بچہ مسکراتے ہوئے بول کر اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پھپھو مجھے آپ کو ایک بات بتانی ہے" بچی تجسس بھری نظروں سے ان کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں بولو" شاہدہ آمنہ بیگم سے بات کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ارے آپ کو پتہ علی کیا کہ رہا تھا ابھی" دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے ہوئے ہنستے ہوئے بولی:

"مجھے بتاو کیا کہ رہا تھا" شاہدہ بھی آنکھوں شرارت لاتے ہوئے بولی:

"ماما کچھ نہیں کہ رہا تھا" علی تیزی سے بولا:

"نہیں نہیں یہ کہ رہا تھا" زلے تیزی سے بولی:

"اچھا لڑو نہیں بتاو تو کیا کہ رہا تھا" شاہدہ دونوں کو جھڑ کر بولی:

"پھپھو وہ جو سامنے کی لڑکی ہے نہ" زلے سامنے گھر کے طرف اشارا کرتے ہوئے بولی:

"کون سی لڑکی بیٹا" شاہدہ بھی اسی گھر کی طرف دیکھ کر بولی:

"ارے وہی جو دو پونیا کرتی ہے جس کے لمبے سے بال ہے جو ایسے چلتی ہے" زلے پوری طرح اس کی آکٹنگ کرتے ہوئے بولی جبکہ اس کا انداز دیکھ شاہدہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا پھر" آمنہ بولی:

"دادو یہ علی کا بچہ اس کی تعریق (تعریف) کر رہا تھا" زلے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھ کر اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"سچی" آمنہ اس سے زیادہ تجسس میں بولی:

"ہاں دادو آپ کو نہیں پتہ یہ کیا کہہ رہا تھا" زلے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی جبکہ اس کا انداز دیکھ پہلے تو انہوں چہرہ جھکا کر ہنسی چھپائی پھر علی کو مصنوعی گھورا ان کے اس طرح دیکھنے پہ علی گڑبڑایا۔۔۔

"نانو یہ جھوٹ بول رہی ہے" علی تیزی سے بولا:

"نہیں نہیں میں جھوٹ نہیں بولتی نانو کو پتہ ہے" زلے جلدی سے بولی:

"ہاں بھائی میری زلے جھوٹ نہیں بولتی" شاہدہ بیگم زلے کو اٹھاتے ہوئے اس کی گال پہ بوسا دے کر بولی:

"ماما آپ کا بیٹا میں ہو یا یہ" علی خفگی سے ان کی طرف دیکھ کر بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم دونوں ہی میرے بچے ہو" شاہدہ محبت سے بولی:

"نانو" اب کہ علی چلایا۔۔۔

"تم آگے بتاو" شاہدہ اس کی آواز کو نظر انداز کرتے ہوئے زلے سے بولی:

"ارے ہاں" اپنے ماتھے پہ ہاتھ مار کر بولی:

"یہ کہ رہا تھا وہ دیکھو لال فراک میں کتنی پیاری لگتی ہے اس کے بال جب ہلتے ہیں تو بہت پیارے لگتے ہیں اور تو اور اس نے کہا کہ وہ بہت اچھا چلتی ہے اور تمہیں چلنا نہیں آتا" زلے علی کو گھورتے ہوئے بولی:

"سچی علی تم نے ایسا کہا ہے" شاہدہ بیگم اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی:

"ماما وہ سچ میں پیاری لگ رہی تھی" علی سر کو کھجاتے ہوئے بولا:

"دیکھا آپ نے اس کو" زلے جھٹ سے علی کو گھورتے ہوئے بولی:

"ہاں دیکھ رہی ہوں کتنا خراب ہو گیا ہے" شاہدہ بھی علی کو گھورتے ہوئے بولی:

"اور یہ کہتا ہے میں پیاری نہیں ہو" زلے علی کی پھر سے شکایت لگاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس کے کہنے سے کیا ہوتا ہے میں کہ رہی ہو نہ پیاری ہو" شاہدہ اس کی گال پہ پیار کرتے ہو ئے بولی:

"نہیں نہ اسے اچھی کیوں نہیں لگتی" زلے اداس ہوتے ہوئے بولی:

"تم چاہتی ہو تم اچھی لگو" شاہدہ پر سوچ نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں" زلے نے جلدی سے اسبات میں سر ہلایا اور علی کے پیچھے بھاگی جو باہر جا رہا تھا جبکہ شاہدہ بیگم تب تک دیکھتی رہی جب تک وہ باہر نہیں نکل گئے۔۔۔۔۔

"تم میری بات کیوں نہیں سنتی" عاطف جو اس سے تین سال چھوٹا تھا اسے مارتے ہوئے بولا:

"میں بڑی ہو تمہیں نظر نہیں آتا" زلے آنکھوں میں نمی لیے چلاتے ہوئے بولی:

"تو میں کیا کرو" عاطف پھر سے اس کے بال کھینچتے ہوئے بولا:

"عاطف" اونچی آواز میں روتے ہوئے زلے چلائی۔۔

"کیا ہوا زلے" علی جو باہر تھا جلدی سے اندر آتے ہوئے بولا جہاں زلے رو رہی تھی جبکہ عاطف اسے گھور رہا تھا۔۔

"علی اس نے مجھے دو بار مارا" اپنی چھوٹی چھوٹی انگلیوں کو دکھاتے ہوئے بولی:

"کیوں مارا ہے تم نے" علی عاطف کو گھورتے ہوئے زلے کو ساتھ لگاتے ہوئے بولا:

"ہاں تو اس نے کیوں کہا یہ بڑی ہے" عاطف پھر سے گھور کر بولا:

"ہاں تو بڑی ہے اور کیا کہے گی" علی پھر سے گھور کر بولا:

"تو اس کو بولو ایسا نہ کہے اگر کہا تو میں اس کو مارو گا" اپنی توطلی زبان میں بولا:

"کیوں مارو گے میں تمہارا منہ توڑ دو گی" زلے غصے سے اسے گھور کر بولی:

"تم پھر سے" عاطف ادھر ادھر دیکھ کر بولا:

"تمہیں تو میں بتاتا ہو" اسے ایسے ادھر ادھر کچھ ڈھونڈتے دیکھ جلدی سے اس کی طرف بڑھا۔۔

"بتاو" عاطف بھی غصے سے بولا:

"ایک کافی ہے" ایک زور سے تھپڑ لگا کر بولا:

"میں ماما کو بتاوگا" عاطف روتے ہوئے بولا:

"بتادو میں بھی بتادوگا کہ تم نے زلے کو مارا ہے" علی بھی اسے گھورتے ہوئے بولا:

"دیکھو ایسے مت رو" زلے اسے زور سے روتے دیکھ اس کی طرف بڑھی۔۔

"تم دور رہو" عاطف چلاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"تمہیں اسے نہیں مارنا چاہیے تھا" زلے افسوس سے کہتی باہر عاطف کے پیچھے بڑھ گئی جبکہ علی اس کی پیٹھ کو گھور کر رہ گیا۔۔۔

"یار دیکھ نہ یہاں ایک رسالہ پڑھا ہے پتہ نہیں لوگ کیسے پڑھ لیتے ہیں" زلے جو کہ نانو کے گھر آئی تھی وہاں دراز میں رسالہ دیکھ بولی:

"ہاں کافی پرانا ہے زلے" تسلیم زلے کی خالہ بولی:

"ہاں 2009 کا ہے آپ نے اب تک سنبھال کر رکھا ہے" زلے رسالے کو الٹا سیدھا کرتے ہوئے بولی:

"ہاں بس کبھی پڑھا نہیں شبانہ نے رکھا ہو گا" تسلیم دوسری خالہ کا نام لیتے ہوئے بولی:

"اچھا خالہ بھی رسالے پڑھتی پتہ ایک بار میں پھپھو میں پھپھو کو اتنا روتے دیکھا اور پھر پاس جا کے پوچھا کیا ہوا تو روتے ہوئے بولی میرا ناول کا ہیرو مر گیا اور میں اتنا ہنسی کہ کیسے لوگ ہوتے ہیں دنیا میں شائد کوئی عمر تھا یا پتہ نہیں وجدان تھا شائد اس کی ہیروئن کا م م سے تھا شائد" زلے ہنستے ہوئے سوچتے ہوئے بولی:

"بس لوگ کہانیاں پسند کرتے ہیں" تسلیم کام کرتے ہوئے بولی:

"ہاں چلو میں بھی تو دیکھوں اس میں کیا ہے" زلے کھولتے ہوئے بولی:

"چلو تم دیکھو میں بریانی بنانے جا رہی ہو" تسلیم اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے بوہر نکل گئی

"میرے چارہ گر" زلے ایک صفحہ کھولتے ہوئے اونچی آواز میں بولی اور پھر وہی پہ بیڈ پہ لیٹ کر پڑھنے میں مگن ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آنٹی آپ کو پتہ میرا سب سے پہلا اور پیارا ناول کون سا تھا" زلے بریانی کا چاول کھاتے ہوئے بولی:

"کون سا" تسلیم چاولوں پہ رائتہ ڈالتے ہوئے بولی:

"پیر کامل" زلے چمکتی آنکھوں سے بولی:

"اچھا ایسا کیا ہے اس میں" تسلیم اس کی آواز میں خوشی محسوس کر کے بولی:

"انٹی سب سے مزے کا سین پتہ کون سا ہے" زلے پھر سے بولی:

"کون سا" تسلیم مصروف انداز میں بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تب جب سالار نے سیدہ اماں کے گھر پہ اسے دیکھا ہائے اور اور جب وہ بولا: میں تمہیں اس گھر میں اتنی بار دیکھ چکا ہو کہ تم میرے سامنے ہو اور مجھے یقین نہیں آرہا ہائے ےےےے" زلے اپنی سوچوں میں گم بول رہی تھی جبکہ اس کا پاگل پن دیکھ تسلیم نفی میں سر ہلاتی جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دیکھو بارش ہو رہی ہے" زلے کھڑکی سے بارش دیکھ چلائی۔۔۔

"زلے باز آجا" جنت چلائی۔۔

"میرے پاس باز نہیں ہے ماما" زلے شرارت سے چلائی۔۔

"اگر تو نہائی نہ تو مجھ سے جوتے کھائی گی" جنت دھمکی دیتے ہوئے بولی:

"میں امی کو بتادو گی" زلے آمنہ بیگم کا حوالہ دیتے ہوئے بولی:

"میں بھی بتادو گی" جنت بھی چلائی۔۔

"ارے کیا ہو گیا نہ ڈانٹا کر بچی ہے ابھی" آمنہ کمرے سے باہر آتی ہوئی بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مامی دیکھے نہ اس کو" جنت اس کی شکایت لگاتے ہوئے بولی:

"تم فکر نہ کرو میں بات کرو گی" آمنہ تسلی دیتے ہوئے بولی:

"مامی بیمار ہو جائے گی" جنت فکر سے بولی:

"ابھی بلا لو گی میرا کہنا مانتی ہے تو فکر نہ کر" آمنہ جنت کو تسلی دے کر کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جنت ایک نظر اوپر دیکھ کر خود کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"ہائے ے ے کتنے مزے کی بارش ہے" زلے بارش کو دیکھ خوشی سے چلائی۔۔۔

"یار ایک لوگوں کے کزن ہوتے ہیں یہاں گھومانے لے کے گے وہاں گھومانے لے کے گے ایک ہمارے کزن ہے آتے بھی کم ہے اور غلط وقت پہ" زلے یہ سوچتے ہی غصے سے بڑابڑائی۔۔۔

"نہ آئے میں تو انجوائے کرو گی" موبائل پہ گانا چلاتے ہی وہ بارش کے نیچے شروع ہوئی۔۔

Chehre mein tere

Khud KO main dhoondhun

Aankhon ke darmiyaan

Tu ab hai iss tarah

Khwabon KO bhi jagah Na mile

دونوں بازو پھیلاتے آہستہ سے قدم آگے اور پیچھے لیتے دونوں آنکھوں کو بند کیا وہ ڈانس میں مگن تھی۔۔

Yeh mausam ki baarish

Yeh baarish ka paani

Yeh paani ki boondein

Tujhe hi toh dhoondhe

Yeh milne ki khwahish

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

Yeh khwahish puraani

Ho poori tujhi se

Meri yeh kahaani

ایک بازو کو گھوماتے وہ گھومی اور پھر سے آگے قدم لیتے ایک بازو اٹھاتے ہوئے اگلی لائنیں گانے لگی۔۔۔

Kabhi tujhme utrun

Toh saanson se guzrun

Toh aaye dil ko raahat

یہ لائنیں گاتے ہی نا جانے کس احساس کے ساتھ اس نے آنکھیں کھولی اور پھر فون کی طرف بڑھی جہاں کسی کے میسج آیا ہوا تھا اسے پڑھتے ہی خوشی اس کے چہرے سے جھلکی اور فوراً سے نیچے بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مامانو کی کال آئی تھی بلا رہی ہے" علی کمرے سے نکلتے ہوئے بولا:

"لیکن اب تو بارش کا موسم ہے" شائدہ بیگم پریشانی سے بولی:

"کچھ نہیں ہوتا ماما ابھی تو پہنچ جاوگا پندرہ منٹ کا رستہ ہے" علی شاہدہ کے کندھے پہ بازو رکھ کر بولی:

"اچھا خیر سے جانا" شاہدہ محبت سے اس کے گال پہ بوسہ دے کر بولی:

"اوکے ماما" علی شاہدہ کے ماتھے پہ بوسا دیتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ گیٹ سے داخل ہو ہی رہا تھا کہ اس کی نظر اوپر کی طرف اٹھی اور پھر خوبصورت سی مسکراہٹ چھا گئی اور وہی سائڈ پہ بنی کیاری کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ اسے صاف دیکھ سکتا تھا اسے ایسے جھومتے دیکھ اس نے وہی پہ اسی طرح سے قدم لینے شروع کیے نظریں اوپر جمائے وہ ویسے ہی جھوم رہا تھا جیسے زلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بارش کو محسوس کر کے اس نے آنکھیں بند کی اور پھر جب کھولی تو چھت پہ کوئی نہیں تھا یعنی وہ جا چکی تھی اور وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی وہ اندر آیا تو سامنے ہی اس سے ٹکرایا یقیناوہ چھت سے بھاگ کر آ رہی تھی اسے سامنے دیکھ علی نے اسے دیکھا وہ شرمندہ سی لگ رہی تھی شائد بھیگے ہونے وجہ سے جبکہ ایک بڑی چادر سے اس نے خود کو لپیٹ رکھا تھا ایک نظر اسے دیکھ وہ تیزی سے سائیڈ سے گزر کر آگے بڑھ گیا اسے ایسے جاتا دیکھ زلے مسکرائی اور تیزی سے اپنی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے کہاں سے آ رہے ہو اتنا بھیگ کر" اسے اپنے کمرے میں آتے دیکھ آمنہ بیگم بولی:

"نانی آمی بس آپ نے بلایا اور میں آ گیا" علی تولیے سے بال سکھاتے ہوئے بولا:

"ماں صدقے جا جا کر کپڑے بدل لیں بیمار ہو جائے گے" آمنہ بیگم محبت سے بولی:

"جی نانو" علی کہتے ہی گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"یہ لو ماما نے دیے ہیں" زلے علی کی طرف ایک سفید سوٹ بڑھاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اہم اہم لوگ آج چھت پہ کیا کر رہے تھے" علی بال بناتے بولا:

"ک، کچھ نہیں، تم نے دیکھا تھا کیا" زلے پہلے تو گڑبڑائی اور پھر انگلی اٹھا کر بولی:

"نہیں میری تو گزرتے ہوئے نظر پڑھی تھی" علی لاپرواہی سے بولا:

"لیکن تم تو تب آئے جب میں نیچے آچکی تھی" زلے آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے بولی:

"لو ایسے ہی تو پتہ چلا کہ تم چھت پہ تھی عقل بند انسان" علی اس کے سوال پہ بولا:

"ارے یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں اور تم نے یہ عقل بند کسے بولا ہے" زلے غصے سے بولی:

"کیوں تم اوپر کیا کر رہی تھی" علی نے جلدی سے بات بدلی:

"کچھ نہیں میں نے کیا کرنا ہے" زلے گڑبڑا کر بولی:

"اچھا تم کہتی ہو تو مان لیتا ہو" علی بے نیازی سے بولا:

"اور تم۔" ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ اسے جنت کی آواز آئی۔۔

"زلے ے ے ے ے" جنت کی آواز سنتے ہی اس نے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا اور واپسی کے لیے بھاگی جبکہ اس کی تیزی دیکھ علی ہنس دیا اور سر جھٹک کر بڑبڑایا" پاگل لڑکی کہی کی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار دیکھو تم لوگوں کو آئے ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں ہم نے اتنے مزے کرنے تھے

"زلے دکھ سے بولی:

"یار ہم کیا کریں گھر بھی تو جانا ہے نہ" عاطف اداسی بولا:

"ہاں تو تمہارے گھر کو کون سا کوئی اٹھا کر لے کہ جا رہا ہے" زلے ناراضگی سے بولی:

"یار ایسا تھوڑی ہوتا ہے" کنزہ پھر سے بولی:

"اچھا اداس نہ ہو کچھ کرتے ہیں" عاطف زلے کو اداس دیکھ کر بولا:

"کیا کروں پھر" زلے چہرہ لٹکاتے ہوئے بولی:

"ارے پریشان نہ ہو کچھ سوچتے ہیں" عاطف سوچتے ہوئے بولا:

"کچھ سوچنا ہے" زلے اسے اس طرح سوچتے دیکھ آنکھیں چھوٹی کر کے بولی:

"ہاں ایسا جس سے ہم جانہ سکے" عاطف سوچتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایسا جس سے جانہ سکو" زلے اس کے الفاظ کو دھراتے ہوئے چونکی اور تیزی سے باہر کی طرف بڑھی۔۔۔

"کہاں چلی" عاطف اس کو ایسے جاتے دیکھ چلایا۔۔۔

"تم بس میرے پیچھے آو" زلے کیل اٹھاتے ہوئے بولی:

"کہاں" کنزہ ناسمجھی سے بولی:

"خاموشی سے آو اور بتاو گاڑی کہاں کھڑی ہے" زلے آنکھوں پہ چشمہ لگاتے ہوئے بولی:

"باہر گیٹ کے سائیڈ پہ کھڑی ہے" عاطف اس کو دیکھ کر بولا:

"چلو پھر" اور تینوں تیزی سے باہر کی طرف بڑھے۔۔۔

"گاڑی کے ٹائیز کی ہوا نکالو جلدی" زلے دونوں کو کیل دیتے ہوئے بولی:

"کیاااااا" دونوں چلائے۔۔۔

"بکواس بند کرو اور جلدی سے کام کرو" زلے انہیں ایسے دیکھ غصے سے بولی:

"اوکے باس" تینوں کچھ دیر لگے رہے پھر زلے انہیں دیکھ کر بولی:

"دیا کچھ تو گڑ بڑ ہے" زلے سی آئی ڈی خود کو سمجھتے ہوئے بولی:

"ہاں ہوا نہیں نکل رہی" کنزہ بھی بولی:

"ارے تم لوگوں نے کیل اس کی وہ جو چھوٹا سا لوہے کی پائیپ جیسی چیز ہے اس میں مارو" عاطف سر پہ ہاتھ مار کر بولا:

"تو پہلے کیوں نہیں بتایا" زلے اسے گھورتے ہوئے بولی:

"تم نے پوچھا کب چڑیل" عاطف بھی بولا:

"اس کو سمجھا لو میں بتا رہی ہو" زلے کنزہ سے بولی:

"او کے جناب" کنزہ اس کو دیکھ سر کو جھکاتے ہوئے بولی اور اس کا انداز دیکھ زلے کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔

"ہاہاہا" ابھی وہ ہنس ہی رہے تھے کہ پیچھے سے آتی آواز پہ ساکت ہوئے۔۔۔۔۔

"تم سب یہاں کیا کر رہے ہو" اکیل صاحب کی آواز پہ سب ساکت ہوئے۔۔۔

"ایسے کیا کھڑے ہو بولو بھی" اکیل صاحب انہیں ساکت دیکھ بولے:

"ب، بابا" کنزہ کی آواز آئی۔۔۔

"جی" اکیل اس کی طرف دیکھ کر بولے۔۔۔

"کچھ نہیں ہم عاطف سے چیز منگوانے آئے تھے" زلے جلدی سے بولی:

"تو نیچے کیا کر رہے تھے" اکیل انہیں گھورتے ہوئے بولے:

"بابا پانچ کے دو سکے گاڑی کے نیچے گر گئے ہیں" عاطف جلدی سے بولا جبکہ اس کی بات پہ زلے نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اس کی حاضر جوابی پہ شاباش دی۔۔۔

"اچھا چلو کوئی نہیں یہ لو پچاس روپے اور چیز لے کے جلدی آو گھر جانا ہے" اکیل انہیں پچاس کا نوٹ لیتے ہوئے بولا:

"اوکے بابا" عاطف خوشی سے دکان کی طرف بڑھ گیا جبکہ کنزہ اور زلے اندر کی طرف

"یار ہم نے ہوا نکالی تو تھی پھر گاڑی بند کیوں نہیں ہوئی" زلے فون پہ کنزہ سے بات کرتے ہوئے بولی:

"یار گاڑی کی ہوا نکلی ہی وہاں جہاں پاس دکان تھی بابا نے پھر سے ہوا فل کروالی" کنزہ ناراضگی سے بولی:

"لو جی ہماری تو قسمت ہی خراب ہے" زلے جلدی سے ہاتھ پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولی:

"اور کیا یار" کنزہ اسبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"تم لوگوں کے کب سکول لگ رہے ہیں" زلے کنزہ سے بولی:

"یار اس 15 کو" کنزہ اداسی سے بولی:

"ہاں یار ہمارا بھی رزلٹ 20 کو آرہا ہے دعا کرنا" زلے پریشانی سے بولی:

"او کے جناب" کنزہ بھی اسے تسلی دینے کے انداز میں بولی:

"چل یار ماما بلا رہی ہے بائے" زلے یہ کہتے ہی فون کاٹ کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آج مجھے تم سے بات کرنی ہے" علی زلے کی طرف دیکھ کر بولا:

"ہاں بولو" زلے بھی اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"میں میلے میں گیا تھا وہاں سے کچھ لے کے آیا ہوں" علی خوشی سے بولا:

"اچھا کیا لائے ہو" زلے بھی تجسس بھری نظروں سے بولی یہ پہلی بار تھا کہ وہ کوئی چیز لایا تھا۔۔

"تم آنکھیں بند کرو اور ہاتھ آگے کرو" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"او کے جی" زلے نے کہتے ہی آنکھیں بند کی اور ہاتھ آگے کیا۔۔۔

"یہ لو" یہ کہتے ہی علی نے ایک خوبصورت سی آنگھوٹھی اس کے ہاتھ میں پہنائی۔۔۔

"واو" زلے کا خوشی سے منہ کھولا:

"کیسی لگی" علی نے زلے کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں خوشی صاف جھلک رہی تھی۔۔۔

"بہت خوبصورت" زلے خوشی سے بولی:

"اسے کبھی مت اتارنا" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"کبھی نہیں اتارو گی" زلے اپنے ہاتھ کو سینے سے لگاتے ہوئے بولی:

"پتہ نہیں کیوں لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں تمہیں اپنے ہر غم اور خوشی میں ساتھ چاہتا ہوں" علی زلے کی طرف دیکھ کر بولا:

"ہمم" زلے انگھوٹھی کی طرف دیکھ کر بولی:

"کیا ہوا تمہیں اچھا نہیں لگا کیا" علی اس کے ایسے جواب دینے پہ بولا:

"نہیں بہت اچھا ہے میں یہ سوچ رہی ہو کہ میں کس طرح اپنی خوشی کا اظہار کرو" زلے اس کی طرف دیکھ کر بولی اس کی بات سن علی مسکرایا اور پھر دونوں ہی نیچے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میٹرک کے رزلٹ کے بعد اب انہوں نے کالج جانا تھا لیکن مسلہ یہ تھا فاطمہ کا کہنا تھا کہ زلے گورنمنٹ سکول میں جائے گی کیونکہ پرائیویٹ والوں نے اسے بچہ بنا رکھا ہے جب

دیکھو اس میں کوئی کونفیڈنس نہیں ہے اور تو اور اس کو بات کرنے کا بھی نہیں پتا وغیرہ اس لیے یہ فیصلہ ہوا کہ زلے گورنمنٹ میں ہی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

آج اس کے کالج کا پہلا دن تھا وائٹ یونیفارم پہنے اور ساتھ جامنی دوپٹہ لیے اور کالج شوز پہنے بالوں کی ٹیل پونی بنائے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی پورے گھر میں چہکتی پھر رہی تھی

۔۔۔۔۔

کالج میں داخل ہوتے ہی اس نے کالج کے وسیع میدان کو دیکھا اور سامنے آفس کو اور پھر قدم آگے بڑھائے۔۔۔

دو سے تین لڑکیوں سے پوچھنے کے بعد آخر وہ کلاس میں پہنچ چکی تھی اس کی کلاس بہت بڑی تھی کیونکہ وہ پرائیویٹ سکول میں پڑھی تھی وہاں اتنے بچے نہیں ہوتے اسی لیے وہ حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پہلی کلاس ان کی گراؤنڈ میں تھی زلے جیسے ہی کلاس لینے آئی تو سب کو زمین پہ بیٹھے پایا اب اس نے اپنی نئی یونیفارم کو دیکھا اور پھر کتاب اتنے میں اسے میم کی آواز آئی۔۔

"سب بچے اپنی جگہ پہ بیٹھ جائے" میم کی آواز سن کر اس نے اپنی تمام کلاس پہ نظر دوڑائی جو سب بیٹھ چکے سوا اسے بھی بیٹھنا پڑا ایک سائیڈ پہ اس نے جگہ کو اپنے ٹیشو سے صاف کیا اور پھر بیٹھ کر لیکچر لینے لگی اور پھر وقفے وقفے سے ایسے ہی ان کی کلاسے ہوئی کبھی کہی تو کبھی کہی گھر آنے تک وہ بری طرح تھک چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماما میں اس کالج میں نہیں جاوں گی" زلے روتے ہوئے بولی:

"کیوں کیا ہوا" جنت پریشانی سے بولی:

"ماما انہوں نے مجھے نیچے بیٹھایا دیکھے میری یونیفارم گندی ہو گئی" زلے روتے ہوئے بولی:

"ارے کیا ہوا زلے میرا بچہ" آمنہ محبت سے اس کے پاس آکر بولی:

"امی دیکھے میرے کپڑے ٹیچر نے مجھے نیچے بیٹھایا ہے" زلے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی:

"اچھا رونا تو بند کر" آمنہ اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی:

"میں نے نہیں جانا امی" زلے کے پھر سے آنسو بہے۔۔۔

Clubb of Quality Content

"کوئی نہیں یہ وہی جائے گی دیکھنا انہیں تب پتہ چلے گا جب یہ کتاب رکھے گی اور دوسری طرف جب کتاب چوری ہو جائے گی تو جب یہ دکان پہ جائے گی اور ان کی ہی کتاب انہیں واپس کی جائے گی جب یہ پیسے دے گی" فاطمہ زلے کو ڈراتی ہوئی بولی:

"امی آپ دیکھ رہی ہے نہ پھپھو کو" زلے روتے ہوئے بولی:

"فاطمہ باز آجا" آمنہ ڈانٹتے ہوئے بولی:

"ارے ہماری زلے کو کیا ہو گیا" ارباز اندر آتے ہوئے بولے:

"چاچو میں نے کالج نہیں جانا" زلے کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے۔۔

"ارے ہوا کیا ہے کیوں نہیں جانا" ارباز فکر مندی سے بولے:

"بس کیا بتاو پاگل لڑکی ہے آویں رو رہی ہے کہ ٹیچر نے زمین پہ بیٹھا دیا" جنت ارباز کی طرف دیکھ کر بولی:

"تو نا جانا اس میں رونے کی کیا بات ہے میں ہو نہ کس میں جانا ہے پنجاب کالج میں" ارباز اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولے:

"بس بس اسی میں جائے گی یہ خود ی ٹھیک ہو جائے گی" فاطمہ زلے کو گھور کر بولی:

"چاچو" زلے ار باز کی طرف دیکھ کر بولی:

"بھائی یہ خود ی ٹھیک ہو جائے گی آپ فکر نہ کریں اسے دو دن جانے تو دیں" فاطمہ ار باز سے بولی:

"پھپھو میں آپ سے بات نہیں کرو گی اب" زلے بولتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ روز کالج جانے لگی اسے کالج اچھا لگنے لگ گیا تھا بڑا سے کالج کے وہ دن میں دو سے تین چکر ضرور لگایا کرتی تھی ان کے کالج میں ہاسٹل سائڈ پہ ایک ٹیول تھا جہاں ان کی سوکس کی کلاس ہوتی تھی اس کلاس میں صرف اس کے ساتھ 20 لڑکی تھی وہ روز وہاں جاتی اور ٹیول میں پاوں ڈبو کر بیٹھ جاتی آس پاس بڑے بڑے درخت تھے ایسے لگتا تھا جیسے نا جانے کون سے جنگل میں ہو۔۔۔

وہاں اس کی دو دوستیں بنی لائبہ اور دعاوہ دونوں سکول میں بھی ساتھ تھی اور اب کالج میں بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تینوں اچھی دوستیں بن چکی تھی اور اب ساتھ ہی پائی جاتی تھی شرارتوں سے لے کر پڑھائی تک۔۔۔۔۔۔

"یار لائبہ تو نے کسی سے محبت کی ہے" زلے اس کی طرف دیکھ کر سوچ کر بولی:

"کیا" لائبہ نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔۔

"ہاں تو" زلے کاپی پہ لکھتے ہوئے بولی:

"ہاں" لائبہ بھی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔

"اچھا کب سے" زلے اس کی طرف ایک نظر دیکھ کر بولی:

"کافی سالوں سے" لائبہ بھی اپنے رجسٹر پہ لکھتے ہوئے بولی:

"اچھا تمہیں وہ کتنا اچھا لگتا ہے" زلے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بہت اتنا کہ خود سے بھی زیادہ" لائبہ چمکتی آنکھوں سے بولی:

"اچھا وہ تم سے کتنی کرتا ہے" زلے کاپی کو بند کرتے ہوئے بولی:

"اتنی کہ خودکشی بھی کر چکا ہے میرے لیے" لائبہ اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"کیا، کیسے، کب" زلے ایک دم سے بولی:

"بس ایک بار لڑائی ہو گئی تھی میری اس سے پھر اس نے زیادہ ساری دوائیاں کھالی وہ تو شکر تھا کہ انکل اسے ہاسپیٹل لے گئے ورنہ اس کا کیا ہوتا" لائبہ اسے جواب دیتے ہوئے بولی:

"واقع بھائی تم سے بہت محبت کرتے ہیں" زلے لائبہ کی طرف دیکھ کر بولی:

"کیا باتیں ہو رہی ہے" دعا ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی:

"بس کچھ نہیں تم سناو" زلے جلدی سے بات کو سیٹتے ہوئے بولی:

"بس یار کالج کا چکر لگا کہ آئی ہوں" دعا آرام سے بیٹھتے ہوئے بولی:

"یار تم تھکتی نہیں ہو اتنا چلتی ہو" زلے دعا کو دیکھ کر بولی:

"یار مجھ سے بیٹھا نہیں جاتا سچی" دعا زلے اور لائبہ کی طرف دیکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بس اللہ ہی رحم کریں تیرے حال پہ" زلے دونوں ہاتھ دعا کے انداز میں بلند کرتے ہوئے بولی:

"چل دفع ہو" دعا نے کھینچ کر اس کی کمر میں تھپڑ مارا۔۔۔۔

"ہائے اوے کمر توڑ دی دعا تیرا ابندا کو اللہ ہی ہدایت دے" زلے اپنی کمر پہ رکھتے ہوئے بولی:

"آمین" لائبہ ہنستے ہوئے بولی:

"تجھے تو میں بتاتی ہوں" کہتے ہی دعا زلے کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہا" زلے کھلکھلاتی ہوئے بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماما آج تو میں تھک گئی" زلے بیڈ پہ گرتے ہوئے بولی:

"کپڑے بدل لیں میں کھانا لگاتی ہوں" جنت کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

"اوکے" زلے کہتے ہی باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

"آجا زلے" ابھی وہ باتھروم سے باہر ہی آئی تھی کہ جنت کی آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آئی ماما" زلے جلدی سے نیچے بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زلے ادھر آ بچے" آمنہ نے زلے کو محبت سے بلایا۔۔

"جی آمی" زلے کہتے ہوئے آمنہ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

"کیسی ہے بچی" آمنہ محبت سے اس کے چہرہ تھامتے ہوئے بولی:

"الحمداللہ امی آپ سنائے" زلے کہتے ہوئے آمنہ کی طرف بولی:

"ٹھیک" آمنہ کہتے ہوئے بولی:

"زلے پڑھائی کیسی جا رہی ہے" آمنہ بیگم زلے سے پڑھائی کا پوچھتے ہوئے بولی:

"امی اچھی چل رہی ہے آپ سناو" زلے امی کی طرف دیکھ کر بولی:

"زلے یہ لیں بیٹا کچھ پیسے ہے تیری پڑھائی میں کام آئے گے" آمنہ محبت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی:

"امی" زلے بھیگی آواز سے بولی:

"ہائے میرا بچہ کیا ہوا" آمنہ زلے کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اسے فورا سے گلے لگایا۔۔۔۔۔۔

"امی کچھ نہیں" زلے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی:

"جا میرا بچہ آرام کرو" آمنہ اسے گلے لگا کر بولی:

"او کے امی جان" زلے محبت سے ان کے ہاتھ چوم کر بولی:

"جا میرا بچہ" آمنہ بیگم کہتے ہی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار ہم پتہ نہیں کیسے اتنے اچھے دوست بن گے" زلے ان دونوں کو دیکھ کر بولی:

"ہاں یار دیکھ لو ہمیں دوست بنے چھے مہینے گزر گئے" دعا بھی اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"وقت بہت تیزی سے گزر رہا ہے" لائبہ بھی اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں یار ہم کبھی جدا نہیں ہونگے" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

"انشاءاللہ ابھی تو ہم نے ایک دوسرے کی شادی پہ بھی آنا ہے" دعا اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"بلکل میں نے تو سوچ لیا ہے جب میری شادی ہو گی نہ تو میں خود آ کر تم لوگوں کا استقبال کرو گی" زلے محبت سے دونوں کے ہاتھ تھام کر بولی:

"اوکے جناب ہم سب دیکھنا کتنے مزے کریں گے" دعا اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"اور کیا ہم دعا کے گاوں میں جایا کریں گے" زلے دعا کو چھیڑتے ہوئے بولی:

"میں نے کوئی گاوں میں نہیں جانا" دعا اسے گھورتے ہوئے بولی:

"ارے کیوں نہیں جانا دعا" لائبہ بھی اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"مجھے نہیں پسند گاوں" دعا منہ بناتے ہوئے بولی:

"لو جی ہم یہاں سوچے بیٹھے ہیں کہ دعا صاحب چھت کے کناروں پہ لٹکتے ہوئے سگنل کے انتظار میں بیٹھی ہم سے بات کر رہی ہو گی" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"میں نے نہیں جانا سمجھی آئی بڑی تو جائے گی" دعا بھی اس کی طرف منہ بنا کر بولی:

"آچھا جی میں نے تو بول دیا گھر والوں کو مجھے کیسا بندہ چاہیے" زلے ہاتھ جھاڑتے ہوئے بولی:

"ارے تم نے بتادیا تمہیں علی چاہیے" دعااور لائبہ ایک ساتھ چلائی:

"آوو کیا بکواس ہے" زلے ان دونوں کو دیکھ بولی:

"کیا مطلب" دعا بولی:

"میں نے کہا ہے کہ میں اپنی زندگی اسلامی طریقے سے گزاروں گی"

"کیسے" لائبہ تجسس سے بولی:

"وہ ایسے کہ میں بولو گی مجھے ایک الگ گھر چاہیے جس میں وائی فائی ہو ایک نوکرانی ہو اور بندہ باہر ہو"

"وہ کیسے ہو گا" اب کہ دعا بولی:

"میرا مطلب ہے میں نے یہ کہا ہے کہ مجھے ایسا بندہ چاہیے جو باہر رہتا ہو مجھے پیسے بھیجا کریں اور گھر میں ایک نوکرانی ہو" زلے بالوں کی لٹ کو گھماتے ہوئے بولی:

"تو علی بھائی مان گئے" لائبہ نے زلے کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔۔

"ہاں میں نے کہا اور جیسے وہ مان جائے" زلے منہ بناتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا کہتے" دعا ہنستے ہوئے بولی:

"یہ جو فون ہے نہ وہ بھی ہاتھ سے جائے گا" زلے علی کی آیکٹنگ کرتے ہوئے بولی:

"ہاہاہاہا مجھے پوری امید تھی" لائبہ ہنستے ہوئے بولی:

"بس اب کیا کہو" زلے اداسی سے بولی:

"بس جیسے ہم تمہیں جانتے نہیں آئی بڑی اداس ہونے والی چل اٹھ جا" دعا اسے اٹھاتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کا وقت تھا زلے اپنی کتاب میں مگن بیٹھی تھی کہ اچانک اسے کال آئی فون کو اٹھاتے ہی اس کے چہرے پہ خوبصورت مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔۔

"اسلام و علیکم" علی کی گھمبیر آواز سنائی دی۔۔۔

"وا علیکم اسلام" زلے نے اس پہ سلامتی بھیجی۔۔۔

"کیسی ہو آپ" علی کی پھر سے آواز آئی۔۔

"میں بلکل ٹھیک آپ سناو" زلے چلتے ہوئے کھڑکی کے سامنے کھڑی ہو گی۔۔۔۔

"میں بھی ٹھیک ہو میں نے سوچا تم تو یاد کرتی نہیں میں ہی کر لو" علی شکوہ کرتے ہوئے بولا:

"اچھا بلکل سہی کہا" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

"میرے خیال سے تم یہ کہنا چاہتی تھی کہ تم نے مجھے بہت یاد کیا" علی موبائل کو گھور کر بولا:

"اچھا ہو سکتا ہے" زلے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولی:

"ہو سکتا ہے یا یہی بات ہے" علی پھر سے بولا:

"جو مرضی سمجھ لو" زلے بھی اسی کی طرح بولی:

"میں نے بات ہی نہیں کرنی بائے" علی ناراضگی سے بولا:

"کیوں جناب" زلے اب کہ سیریس ہوئی:

"بس نہیں کرنی میں نے" علی اب کے ناراض سے بولا:

"چلو میں کر لیتی ہو" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"چلو کرو پھر" علی آنکھوں کو گھوما کر بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں کچھ بتانا تھا تمہیں" زلے تجسس سے بولی:

"کیا" اب کہ علی بھی سیریس ہوا:

"یہی کہ ہم نے آپ کو بہت یاد کیا اور آپ کا انتظار بھی کیا" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

"سچی" علی مسکراتے ہوئے بولی:

"مچی" زلے شرارت سے بولی:

"اچھا پہلے کیوں نہیں بتایا" علی اب کہ اس سے ناراضگی سے بولا:

"آپ کو تپاتی کیسے" زلے شرارت سے بولی:

"واہ ہر وقت بس مجھے ہی تنگ کرتی رہتی ہو" علی ہنستے ہوئے بولی:

"اور کیسے کرو" زلے محبت سے بولی:

"اور کسی کو کر کے تو دیکھاو" علی بھی اسی کے انداز میں بولا:

"اووو تو ایسی بات ہے" زلے کے لہجے میں شرارت جھلکی۔۔۔۔

"پڑھائی کیسی جا رہی ہے" علی اس سے بولا:

"اچھی جا رہی ہے تم سناؤ کام کیسا جا رہا ہے" زلے علی سے کام کا پوچھتے ہوئے بولی:

"بس یار کام کا تمہیں پتہ تو گاڑی آ جائے تو آ جائے پتہ تو ہے تمہیں" علی اس کی بات سن کر بولا:

"ہمم انکل آج نہیں آئے تھے کیا" زلے علی سے بولی:

"آئے تھے بابا شام کو ہی گئے ہیں" علی اس کا جواب دے کر بولا:

"یہ پیچھے کس کی آواز آ رہی ہے" زلے پیچھے سے کسی کی آواز سن کر بولی:

"فرید کی آواز ہے یار" علی پیچھے کو دیکھ کر بولا:

"ہاہاہا یہ کسے منا رہا ہے" زلے اس کی بات سن کر بولی:

"یار اس کی گرلفرنڈ آج پھر سو گئی اسی لیے اسے ڈانٹ رہا ہے" علی ہنستے ہوئے بولا:

"ہاہاہا تم سے جل رہا ہے لگتا ہے" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"ہاہاہاں تو ظاہر ہے اب بیچارہ اور کیا کریں" علی بھی ہنستے ہوئے بولا:

"اب ایسا تو نہ کہو اسے" زلے بھی ہنس کر بولی:

"اچھا یار گاڑی آگئی ہے پھر بات کریں گے آئن لائن رہنا" علی نے کہتے ہی کال کٹ کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"پاگل لڑکا" زلے نے ہنستے ہوئے کال کر دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار تمہیں پتا سچی مجھے اتنی ہنسی آئی قسم سے" زلے لائبہ اور دعا سے بولی:

"اب ایسی بھی کیا بات ہو گئی" دعا اسے ہنستے دیکھ کر بولی:

"یار وہ اپنے ملازم فرید کی کہانی سنا رہا تھا قسم سے اس کی بچاری گرلفرینڈ روز سو جاتی ہے اور وہ اسے اٹھا کر ڈانٹتا ہے ہاہاہا" زلے نے کہتے ہی قہقہ لگایا۔۔۔

"اووو یعنی بھائی سے بات ہوئی دیکھ تو سہی بچی کیسے چہک رہی ہے" لائبہ دعا کو دیکھ کر بولی:

"ہاں جی دیکھ رہی ہوں بچی خراب ہو چکی ہے پوری طرح" دعا بھی زلے کو دیکھ کر بولی:

"ہاہاہا اب ایسی بات بھی نہیں ہے" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"بس ہمیں پتہ ہے جناب کیسی باتیں ہوتی ہے" دعا معنی خیزی سے بولی:

"جی نہیں ہماری ایسی بات نہیں ہوتی" زلے دعا کو تھپڑ مارتے ہوئے بولی:

"اوووو دیکھ لائبہ ان کی ایسی باتیں نہیں ہوتی" دعا پھر سے معنی خیزی سے بولی:

"ہاں دیکھ رہی ہوان کی ویسی باتیں ہوتی ہیں" لائبہ بھی چھیڑتے ہوئے بولی:

"ہاہاہاہا ایسی اور ویسی دونوں ہی نہیں ہوتی" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"اوکے سمجھ گئے جناب" اب کہ دعا سیریس ہو کر بولی:

"گڈ" زلے اب کے کتابیں بیگ میں ڈال کر لیز نکالتے ہوئے بولی:

"یہ ایسی ویسی نہیں اپنے جیسی باتیں کرتی ہے ہاہاہا" یہ کہتے ہی دعا بھاگی۔۔۔

"مطلب" زلے ناسمجھی سے بولی:

"ارے تجھے پاگل بول کر گئی ہے" لائبہ ہنستے ہوئے بولی:

"رک تجھے میں بتاتی ہو" زلے کہتے ہی منہ میں زیادہ سارے لیز ڈال کر اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہیں پتا ہے پھوپھو کی شادی رکھ دی ہے" زلے پرجوش انداز میں علی سے بولی:

"ہاں ماما نے صبح ہی بتایا" علی اس کی بات پہ سر ہلا کر بولا:

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا" دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے ہوئے بولی:

"مجھے لگا تمہیں پتا ہو گا" علی لاپرواہی سے بولا:

"اچھا تم کیسے کپڑے پہنو گے" زلے تجسس سے بولی:

"جیسے ماما لائے گی" علی موبائل میں مگن بولا:

"اسے تو بند کر دو" زلے تنگ آ کر بولی:

"ہاں بتاؤ کیا ہے" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"ہم ڈانس کریں گئے پھوپھو کی شادی پہ" زلے پھر سے چہکی۔۔۔

"پھر ہم جوتے بھی کھائے گے" علی بھی اسی کے انداز میں بولا:

"کبھی مجھے خوش نہ ہونے دینا" زلے ناراضگی سے بولی:

"لو جی حقیقت بتائی ہے میں نے جناب" علی اب کے شرارت سے کندھے اچکا کر بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب مجھ سے بات نہ کرنا" زلے کہتے ہی اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

"ماہی" علی اس کا ہاتھ تھام کر بولا:

"جی" وہ اتنی محبت سے بولا کہ زلے کی انکار کرنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔۔۔

"مجھے اچھا نہیں لگے گا اگر تم سب کے سامنے یوں ڈانس کرو گی تو" علی محبت سے سمجھاتے ہوئے بولا:

"اچھا پھر ہم لڑکیاں تو کر سکتے ہیں نہ" زلے چہک کر بولی:

"ہاں کر سکتے ہو" علی زلے کو مسکراتے دیکھ کر ہی خوش تھا۔۔۔

"ہم ایک جیسے کپڑے بنائے گے" زلے علی کی طرف دیکھ کر بولی:

"میں لہنگا بلکل نہیں پہنو گا" علی آنکھوں میں شرارت لیے جبکہ سنجیدہ صورت بنا کر بولا:

"کیا" زلے پہلے تو اس کی بات نہیں سمجھی جیسے ہی سمجھ آئی قہقہ بلند ہوا۔۔۔

"ہاہاہا" اپنی ہنسی پہ بمشکل قابو پاتے علی کی طرف دیکھا۔۔۔

"ہمیشہ ایسی ہی ہنستی رہو" علی نے دعا دیتے ہی اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم بھی" زلے یہ کہتے ہی بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار پھوپھو کی شادی رکھ دی ہے" زلے لائبہ اور دعا کو بتاتے ہوئے بولی:

"اچھا کب کی" دعا زلے کو دیکھ کر بولی:

"یہی 28 کی" زلے لائبہ کو دیکھتے ہوئے بولی:

"وہاں صرف ایک مہینہ رہ گیا ہے مزے کرنا" لائبہ مسکراتے ہوئے بولی:

"ہاں یار میں نے علی سے کہا سیم ڈریسنگ کرتے ہیں" زلے دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہو
ئے بولی:

"اچھا بھائی نے کیا کہا" اب کہ دعا بولی:

"اسنے کہا میں لہنگا نہیں پہنو گا" یہ کہتے ہی تینوں کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔

"ہاہاہا کھا قسم بھائی نے یہ بولا" لائبہ ہنستے ہوئے بولی:

"اور کیا خیر ہم ایک جیسے ہی پہنے گے" زلے بھی انہیں بتاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سہی ہے یار اور کیا چاہیے" دعا بولی:

"ہاں" زلے انہیں مزید بتانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زلے ابھی گھر میں داخل ہی ہوئی تھی کہ اسے لڑائی کی آواز سنائی دی یقین یہ اسکے ماں باپ ہی لڑ رہے تھے۔۔۔۔۔

"تیری اتنی جرت تو میرے سامنے زبان چلائے" ارباز نشے میں دھت بولا:

"میں نے کیا کہا بس یہی پوچھا کھانا کھانا ہے یہ نہیں" جنت نارمل انداز میں بولی:

"ہاں تو کیوں پوچھا تیری اتنی جرت" یہ کہتے ہی ارباز اس تھپڑ جنت کے مارا۔۔۔

"ماما" زلے کی چیخ بلند ہوئی۔۔۔۔۔

"آخر مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ" جنت بیگم غصے سے ارباز کو دیکھ کر بولی:

"پھر سے زبان" ابھی وہ مارنے ہی لگا تھا کہ زلے نے اسے دھکا دیں کر پیچھے کیا۔۔۔۔۔۔

"بس کر دیں کبھی تو سکون سے رہ لیا کریں" زلے روحسنی اور غصے سے بولی:

"تو یہاں کیا کر رہی ہے جا یہاں سے" جنت زلے کو اندر کی طرف کرتے ہوئے بولی:

"نہیں جاو گی آپ ہر وقت لڑتے رہتے اور کوئی کام ہے" زلے کے یہ کہتے ہی آنکھوں میں آنسو آ گے۔۔۔۔۔۔

"پہلے تو اب یہ بھی زبان چلائے گی" ارباز نے ایک زلے کے چہرے پہ تھپر مارا اور وہی زلے کا چہرہ سرخ پڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارباز" جنت چلائی۔۔۔۔۔۔۔

"تیری تو" ارباز کہتے ہی جنت کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"ہاں کیا کر لو گے" جنت بھی غصے سے بولی:

زلے کمرے کا دروازلاک کرتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں کتنی خوش تھی شادی ہے ماں باپ ایسے ہوتے ہیں" زلے روتے ہوئے بڑبڑائی۔۔

"اس سے اچھا تو یہ تھا کہ نہ ہوتے" زلے افسوس سے بولی:

"اللہ تو نہ دیتا مجھے ایسے ماں باپ" زلے آسمان کی طرف دیکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لوگوں کے ماں باپ خواہشات پوری کرتے نہیں تھکتے ایک یہ ہے" زلے روتے روتے سو گئی باہر سے ابھی بھی آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

زلے کی آنکھ شام سات بجے کھولی کچھ نہ کھانے کی وجہ سر میں شدید درد تھا جب کہ رونے کی وجہ سے آنکھوں میں آخر ہمت کر کے اٹھی اور پھر باہر کی طرف بڑھ گئی جہاں اب کوئی آواز نہیں اس کا مطلب تھا ار باز باہر گیا ہے یا سو رہا ہے۔۔۔

"ماما معیز معاز کہاں ہے" زلے گھومتے سر کو تھام کر بولی:

"وہ پڑھنے گئے ہیں" کام میں مصروف جنت بولی:

"اچھا کیا پکایا ہے" زلے ان کے پاس آکر بولی:

"آج گوشت بنایا ہے" جنت زلے کو دیکھ کر بولی:

"ماما بڑا یا چھوٹا" زلے جنت سے پوچھتے ہوئے بولی:

"چھوٹا مرغی بنائی ہے" جنت دھنیا صاف کرتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماما کبھی بکرا یا بڑا بھی بنالیا کرو مجھے زرا پسند نہیں ہے" زلے ناراضگی سے بولی:

"اچھا میری ماں بنالو گی ابھی تو یہ کھا" جنت دھنیار کھتے ہوئے بولی:

"اچھا" زلے کہتے ہی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار اتنے دن ہو گئے تمہاری پھوپھو نہیں ائی" آج کافی دن بعد کالج وہ تینوں کالج کے گراونڈ میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں یار تجھے پتا ہے نہ پھوپھو کی شادی بس ان کی چیزوں کے لیے سب بازار جاتے رہتے ہیں" زلے لاپرواہی سے بولی:

"ظاہر ہے شادی ہے ایسا تو ہو گا نہ" دعا اثبات میں سر ہلا کر بولی:

"ہاں" زلے نے کہتے ہی بیگ سے کتاب نکالی۔۔۔

"میں شائد اب چھٹیاں کرو کیونکہ شادی میں دن کم ہے" زلے ان دونوں کو دیکھ کر بولی:

"ہاں اور ویسے بھی اب سردیوں کی چھٹیاں ہو جائے گی" لائبہ زلے کی طرف دیکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں میں خود ان چھٹیوں میں بس آرام کرو گی" دعا بولی:

"پہلے کون سی کمائی کرتی ہو لڑکی" زلے ابرو اٹھا کر بولی:

"یار اب سکون سے ناول پڑھو گی" دعا اس کی طرف دیکھ کر ہنس کر بولی:

"بس تم دونوں ناول پڑھتی رہا کرو" لائبہ بیزاری سے بولی:

"بہت مزے کے ہوتے ہیں تو بھی پڑھ" زلے لائبہ کو مشورہ دیتے بولی:

"نہ بہن رہنے دیں میں ایسے ہی اچھی" لائبہ ہاتھ جوڑ کر بولی:

"ہاہاہاہا" اس کی بات سنتے ہی دونوں کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔۔۔۔

جیسے جیسے شادی قریب آ رہی تھی ان کی شرارتیں بڑھتی جا رہی تھی شادی میں دس دن رہ گئے تھے کنزہ آ چکی تھی جیسے کہ زلے زیادہ آمنہ کے ساتھ ہوتی تھی تو شروع سے ہی آمنہ کے ساتھ سوتی تھی آج بھی زلے اور کنزہ دونوں ساتھ لیٹی تھی۔۔۔

"یار آمی تو سو گئی ہے کوئی فلم نہ دیکھے" زلے آمنہ کی طرف دیکھ کر کنزہ سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں یار چلو کچھ دیکھتے ہیں" کنزہ بھی بوریت محسوس کرتے ہوئے بولی:

"دس بج گئے ہیں نیند ہے کہ آ ہی نہیں رہی" زلے اداسی سے بولی:

"مجھے بھی" کنزہ بھی زلے کی طرف دیکھ کر بولی:

"چل موووی لگا کوئی" کنزہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی:

"ہاں یار ڈھونڈ رہی ہوں" زلے موبائل پہ پوری طرح جھک کر بولی:

"ارے میں نے "کالا شاہ کالا" مزے کی موووی ہیں" زلے موبائل کو دیکھتے بولی:

"لگاؤ گی تو پتہ چلے گا نہ" کنزہ آمنہ بیگم کو جاگتے محسوس کر کے دانت پیستے ہوئے بولی:

"یار، اوکے لگا دی" زلے نے بات شروع کرتے جیسے ہی اوپر دیکھا تو اسے گھورتے پا کر فورا سے دوبارہ موبائل پہ جھک گئی۔۔۔۔

"فلم شروع ہو گئی" دونوں نے کانوں میں ہینڈ فری لگا کر رضائی میں چہرہ چھپایا۔۔۔۔

ان کی فلم 1:08 بجے ختم ہوئی تھی اور اتنے لیٹ سونے سے صبح وہ دیر سے جاگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار ہمارا بلکل دل نہیں لگے گا" دعا زلے کو دیکھ کر بولی:

"کوئی نہیں یار بس 6 دن کی بات ہے تم فکر نہ کرو" زلے اداسی سے بولی:

"اب اداس ہونے کو بھی نہیں کہا" لائبہ اسے گلے لگاتے ہوئے بولی:

"بلکل یار" دعا بھی اس کی بات پہ اسبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"اوکے میری شہزادیوں نہیں ہوتی اداس" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

"ہائے ےےےے" دعا مسکراتے ہوئے اس کی بات پہ بولی:

"اتنا بڑھا ہائے تو کبھی تیرا بھائی کی بات پہ نہیں نکلا ہو گا" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"ہاہاہا بد تمیز" دعا نے ہنستے ہوئے کھینچ کر زلے کی کمر پہ مارا۔۔۔۔

"ہائے ےےے امی مار" زلے اپنی کمر کو سہلاتے ہوئے بولی:

"اب اتنی بھی زور نہیں مارا" دعا ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے بولی:

"اللہ تیرا بندہ تو بس بستر پہ پلستر لگوا کر لیٹا رہے گا دعا" زلے اداسی سے بولی:

"ہائے ے ے ے اللہ نہ کریں بد تمیز" دعا نے اس کی بات سن کر اب ایک اس نے کندھے پہ مارا۔۔۔۔

"ہائے ے ے لائبہ ہسپتال لے جا میرا کندھا ٹوٹ گیا" زلے دھائی دیتے ہوئے بولی:

"ہاہاہاہا بس کرو یار" لائبہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

"ہاہاہاہا" لائبہ کو ایسے ہنستے دیکھ تینوں نے قہقہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج مہندی تھی زلے اور کنزہ اور مناہل زلے کے کمرے میں تیار ہو رہی تھیں گھر بڑا تھا تو صحن میں ہی سارا سٹیج سجا تھا وہاں تیاریاں ہو رہی تھی مہمان آ چکے تھے۔۔۔۔

"یار میرا تو لائنر ہی سہی نہیں لگ رہا" زلے جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"اور یار میرے بال تو نا دو" کنزہ زلے کو دیکھ روحاسنی ہو کر بولی:

"تمہیں بالوں کی پڑی ہیں میرا میک آپ سہی نہیں ہو رہا" زلے کنزہ کو ڈانٹتے ہوئے بولی:

"لو جی میری تو چوڑیاں ہی نہیں مل رہی" مناہل سامان کو بکھرتے ہوئے بولی:

"کنزہ اسے ڈھونڈ کر دو یار اس سے پہلے کہ سارا سامان بکھر جائے" زلے منت بھرے انداز میں کنزہ کو دیکھا۔۔۔

"اچھا" کنزہ گہری سانس لیتے ہوئے مناہل کی طرف مڑی۔۔۔

"کہاں رکھی تھی تم نے" کنزہ مناہل کو دیکھتے ہوئے بولی:

"یہی رکھی تھی یار مجھے سمجھ نہیں آرہا کہاں گئی" مناہل سر کو کھجاتے ہوئے بولی:

"چلو میں دیکھتی ہوں" کنزہ سامان کو سمیٹتے ہوئے بولی:

کافی دیر بعد سارا سامان سمیٹنے کے بعد جب کنزہ کو چوڑیاں نہ ملی تو تھک کر بیٹھتے ہوئے اس نے مناہل کو دیکھا۔۔۔

"تمہیں پکہ یقین ہے نہ تم نے یہی رکھی تھی" کنزہ مناہل کو گھور کر بولی:

"ہاں س" ابھی مناہل بول ہی رہی تھی کہ شاہدہ بیگم اندر آئی۔۔۔۔۔

"مناہل اپنی چوڑیاں مجھے دے کہ تم یہاں آگئی تھی" شاہدہ بیگم اپنے کانوں میں بالیاں ڈالتے ہوئے مصروف انداز میں بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماما آپ کو دی تھی" اب کہ مناہل نے تھوک نگلتے ہوئے کنزہ اور زلے کو دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"ماما مجھے نانو بلا رہی ہیں بات سن کے آئی" مناہل چوڑیاں پکڑتے ہی غائب ہو گئی۔۔۔

"اسے کیا ہوا" وہ اتنی تیزی سے گئی کہ شاہدہ بیگم کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ ہوا کیا ہے تو زلے کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں پھوپھو اسے آمی نے بلایا ہو گا شاید" زلے دانت پیستے ہوئے بولی:

"اچھا بچو جلدی تیار ہو جاو لڑکے کب کے تیار ہو گے ہیں" شاہدہ محبت سے دونوں کی گال کو تھپتھپاتے ہوئے بولی:

"او کے پھپھو" زلے اسبات میں سر ہلا کر بولی:

"کنزہ تیرے بھائی کی آج خیر نہیں" زلے ہنستے ہوئے کنزہ سے بولی:

"اووو واچھا جی" کنزہ زلے کو چھیڑ کر بولی:

"بس تم دیکھتی جاو" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر بھائی زیادہ پیارے لگ رہے ہوئے تو" کنزہ زلے کو دیکھ کر بولی:

"تو تمہارا بھائی کس کا ہے" زلے کنزہ کو گھور کر بولی:

"کس کا" کنزہ بھی شرارتی نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"تم بتاو" زلے بھی مسکراتے ہوئے اسی کے انداز میں بولی:

"دونوں بولے" کنزہ شرارت سے بولی:

"اوکے"

میرا، تیرا" زلے اور کنزہ ایک ساتھ چلائی اور بیڈ پہ گرتے ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر کھلکھلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میرا تیرا نہیں ہوتا تیرا میرا ہوتا ہے" زلے گھورتے ہوئے بولی:

"مطلب" کنزہ نا سمجھی سے بولی:

"تیرے میرے وچ کدی وی آوے نہ کوئی تیجا" زلے ہنستے ہوئے گنگنا کر بولی:

"ہاہاہا میں تیسری نہیں ہوں" کنزہ ہنستے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاہاہا میں نے کب کہا تم تو میری جانی ہو" زلے ہنستے ہوئے زلے کو گلے لگا کر بولی:

"اوکے جی" کنزہ بھی کہتے ہی کھکھلائی۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہندی بہت اچھی رہی تھی سب ڈانس کیا تھا اور بہت انجوائے کیا تھا جب کہ زلے بچاری تو علی کو دیکھتی رہ گئی آج تو جناب کی بات ہی کچھ اور تھی۔۔۔۔

آج بارات کا دن تھا تو سٹیج وغیرہ سج رہا تھا تمام مرد حضرات انہی کاموں میں مصروف تھے

۔۔۔

فاطمہ پالر جا چکی تھی جب کہ باقیوں نے جیسے کہ لڑکیوں نے گھر میں تیار ہونا تھا باقی شادی شدہ کے پاس ان کے ہسبنڈ تھے جو اپنی بیویوں کو پارلر لے جا چکے تھے۔۔۔۔۔۔

"آج تم نے میری تعریف نہیں کی" زلے علی کو پاس س گزرتا دیکھ کر بولی:

"میں نے کرنی بھی نہیں" علی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا:

"کیوں نہیں کرنی" زلے منہ بناتے ہوئے بولی:

"وہ اس لیے کیونکہ میں نہیں چاہتا مجھے تعریف کرتا دیکھ کوئی اور کریں یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو گا" علی یہ کہتے ہی عمران صاحب کی طرف بڑھ گیا جو کہ ابھی باہر سے آئے تھے۔۔۔۔

"اووو" زلے علی بات سن اس کی پشت کو تب تک دیکھتی رہی جب تک غائب نہیں ہو گیا اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔۔۔۔

"ہائے ے ے ے یہ میں نے کیا سن لیا" کنزہ ہاتھ کا پنکھا بناتے ہوئے زلے کو دیکھ کر بولی:

"کیا" زلے کنزہ کو دیکھ کر چونکی۔۔۔

"ابھی کیا ہوا تھا" کنزہ معصومیت سے بولی:

"کیا ہوا تھا" زلے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی:

"اووو مجھ سے برداشت نہیں ہو گا' کنزہ علی کی نقل اتار کر ہنستے ہوئے بھاگی۔۔۔۔

"رک تجھے بتاتی ہوں" کنزہ کو کہتے ہی اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شادی بہت اچھی گزری آج سال کا پہلا دن تھا شادی کیونکہ آخری دونوں میں تھی کچھ مہمان یہی تھے۔۔۔۔۔۔

"نیا سال مبارک ہو" زلے جو ابھی تک سو رہی تھی سب کی آواز پہ جھاگی۔۔۔۔

"اوکے" زلے نے آنکھیں نہیں کھولی اس نے موبائل اٹھایا فنگر سے لوک کھلا اور ایک تصویر کو دیکھتے ہی آنکھیں کھولی:

"اٹھ بھی جاو ہم نے چلے جانا ہے" عاطف جھنجھلا کر بولا:

"کہاں جانا ہے تم سب نے" زلے چونکتے ہوئے بولی:

"اپنے گھر میڈم علی بھائی نے کار والے کو کال کر دی ہے" کنزہ منہ بناتے ہوئے بولی:

"کیوں" زلے نے اب کے علی کو دیکھا۔۔۔

"انہوں نے سکول بھی جانا ہوتا ہے" علی سر کھجاتے ہوئے بولا:

"لیکن ابھی تو سردی کی چھٹیاں ہے" زلے علی کو گھورتے ہوئے بولی:

"وہ نہ ماما اکیلی ہے اس لیے" اب کہ علی گڑبڑا کر بولا:

"اوکے "زلے اس دیکھتے ہوئے بولی:

"اٹھ جاو میڈم ہم نے ناشتہ بھی کرنا ہے "کنزہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولی:

"اچھا جی تم چلو میں فریش ہو کر آئی "زلے انہیں جانے کا کہتے ہوئے بولی:

"نہیں پہلے تم جاو "کنزہ زلے کو گھور کر بولی:

"حد ہے یار تمہیں یقین ہی نہیں ہے "زلے منہ بسورتے ہوئے بولی جبکہ اسے ایسے دیکھ علی کے چہرے پہ مسکراہٹ چھا گئی۔۔۔۔۔

"چلو "کنزہ اسے دھکیلتے ہوئے بولی:

"اوکے ےےےے "زلے بھی چلاتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہیں ناشتہ کرتے ساڑھے گیارہ کا وقت ہو چکا تھا ناشتہ کر کے ابھی وہ فری ہوئے تھے کہ باہر گاڑھی کی آواز سنائی دی جس کا مطلب تھا کہ انہیں لانے آ چکے ہیں۔۔۔

"چلو یار چلتے ہیں" کنزہ اداسی سے بولی:

"یار تم لوگ بہت بد تمیز ہو میرا جب دل لگ جاتا تب اپنے گھر چلے جاتے ہو" زلے اداسی سے بولی:

"میرا خود کا دل نہیں ہے یار" مناہل بھی اداسی سے بولی:

"سال کے پہلے دن ہی جدا ہو رہے ہو تم لوگ" زلے انہیں دیکھتے ہوئے بولی:

"ہاں یار یہ سب کیا دھرا علی بھائی کا ہے" کنزہ اداسی سے بولی:

"ہمم چلو خیر سے جاو آتے رہنا" زلے ان کے گلے لگتے ہوئے بولی:

"ہمم" ابھی مناہل بولتی کہ علی کی پیچھے سے آواز آئی۔۔۔

"ابھی تک تم لوگ یہی کھڑے ہو جلدی چلو" علی یہ کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"او کے یار رر" سب ایک ساتھ کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بد تمیز انسان مل کے بھی نہیں گیا" زلے اندر آتے ہی علی کو کوستے ہوئے بولی:

"مل لیتے ہے لیکن ملنا سہی طرح" علی کی اپنے اتنے پاس سے آواز سن زلے چونکی۔۔۔۔

"کیا" اس کو نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

"میں نے کہا میں ملنے آگیا ہو اب مل لو" علی زلے کو شرارتی نظروں سے دیکھ کر بولا:

"کیاااا" زلے اس کی بات سن کر سرخ ہوئی۔۔۔۔

"ابھی تو کہ رہی تھی" علی اس کو دیکھ کر بولا:

"تم گئے نہیں" زلے اس کی بات کو اگنور کرتے ہوئے بولی:

"مجھے تم سے جدا ہونے کا کوئی شوق نہیں ہیں" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"مطلب اب تم گھر نہیں جاو گئے" زلے تجسس سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"نہیں ماہی کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے کوئی کہ رہا تھا کہ سال کے پہلے دن جدا نہیں ہو تے" علی زلے کو دیکھتے ہوئے بولا:

"ہاں تو" زلے اس کی بات پہ ابرو اچکاتے ہوئے بولی:

"تو یہ کہ میں آج کا دن تمہارے ساتھ گزاروں گا تاکہ میرا سارا سال تمہارے ساتھ گزرے" علی آرام سے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا:

"کیا!" اب کے اس کی بات سن زلے کے ہوش اڑے۔۔۔۔

"اور کیا اسی لیے تو ان سب کو بھیجا ہے تاکہ میں تمہارے ساتھ وقت گزار سکو" علی سر جھٹکتے ہوئے بولا:

"سچی" زلے نے بیقینی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"مچی جناب" علی بھی اسی کے انداز میں بولا:

"ہاہاہاہاہ" اس کو ایسے کرتے دیکھ زلے کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔

اسے مسکراتے دیکھ علی بھی مسکرا دیا جبکہ قسمت نے نم آنکھوں سے ان کی خوشیوں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"قسمیں یار تمہیں کیا بتاؤ شادی پہ کتنا مزہ آیا" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بس بس پتہ چل گیا" لائبہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولی:

"تجھے پتہ ہیں زلے تو پانچ دن سے ہمیں یہی کہانی سنا رہی ہیں" دعا زلے کو اکتاہٹ بھری نظروں سے دیکھ کر بولی:

"تو اور کیا کرو یار" زلے معصومیت سے بولی:

"اور مجھے تو پانچ دن سے اپنی الگ الگ تصویرے بھیج رہی ہیں اتنی تو میری اپنی نہیں جتنی اس نے اپنی کر دی ہے کل اس نے 98 تصویرے بھیجی یقین کرو گی" لائبہ دعا کو بتاتے ہوئے بولی:

"بہن تو اکیلی نہیں ہے مجھے بھی وہی فورو ڈ کی ہے باجی نے" دعا زلے کو گھور کر بولی:

"ہہاہہاہاہا لوگ ترستے ہیں میری تصویرے دیکھنے کے لیے" زلے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی:

"بہن ان ترسے ہوئے لوگوں کو کر دیں ہم نے دیکھ لی ہے" لائبہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی:

'ہاہاہاہا بلکل سہی کہا" دعا بھی قہقہ لگاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے یار وہ ترسے ہوئے لوگ تم ہی ہو" زلے انکھیں مٹکاتے ہوئے بولی:

"ہاہاہا یہ تو قیامت کی نشانی ہے" لائبہ کا پھر سے قہقہ بلند ہوا۔۔۔

"بس دیکھ لو قیامت کی نشانیاں واضح ہونے لگ گئی ہیں" زلے بھی لاپروائی سے بولی:

"ہاہاہ شرم کر" دعا زلے کی کمر پہ تھپڑ مارتے ہوئے بولی:

"اس شکل پہ لوگ مرتے ہیں" زلے بالوں کو دوبارہ سے جھٹک کر بولی:

"ایسے لوگوں کو مر ہی جانا چاہیے" لائبہ ہنستے ہوئے بولی:

"ہاہاہا اس پہ مر نہیں البتہ مارتے ضرور ہیں" دعا قہقہ لگاتے ہوئے بولی:

"شرم کر بدتمیز میری قدر ان سے پوچھ جنہیں میں بلاتی نہیں" زلے سر جھٹکتے ہوئے بولی:

"بس جی اگر تیرا اشارہ میرے بھائی کی طرف ہیں تو بتا دو ان کی دور اور قریب کی نظر دونوں خراب ہے" دعا یہ کہتے ہی بھاگی جب کہ لائبہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے شادی کو تین مہینے ہو چکے تھے جس میں علی دو سے تین بار چکر لگا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آج بھی عام دنوں میں سے ایک دن تھا آمنہ بیگم کب سے زلے سے کہ رہی تھی کہ علی اور گلزیب کو فون ملا دیں وہ بات کر لیں لیکن زلے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال رہی تھی آخر آمنہ بیگم غصے سے آئی اور زلے سے فون لے لیا۔۔۔

"کب سے فون منگا رہی ہو سنائی نہیں دیتا کیا" آمنہ بیگم غصے سے بولی:

"امی ایک منٹ دیں ملا دیتی ہو" زلے منت کے انداز میں بولی:

"لے پکڑ جلدی کر" آمنہ فون دیتے ہوئے بولی:

"آچھا امی ملا رہی ہوں" زلے فون ملاتے ہوئے بولی جیسے ہی فون لگا آمنہ کو دے کے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج بہت دن بعد شاہدہ بیگم آئی ہوئی تھی اور آمنہ کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"امی کیا حال ہیں آپ کا" شاہدہ محبت سے ہاتھ تھام کر بولی:

"میں ٹھیک بیٹا تم سناو" آمنہ محبت سے بولی:

"امی آپ نے بات کرنے کے لیے بلایا تھا" شاہدہ بیگم سوالیاں نظروں سے آمنہ کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاں بیٹا میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی" آمنہ بیگم سنجیدگی سے بولی:

"جی امی بولے" شاہدہ بیگم زلے، علی، گلزیب کو ایک نظر دیکھ کر بولی:

"بیٹا میں چاہتی ہو میری پوتی کی شادی بیس یا اکیس سال کی عمر میں ہو جائے" یہ کہتے ہوئے آمنہ کچھ پل کے لیے رکی۔۔۔۔۔۔۔۔

"اور میں یہ بھی چاہتی ہو میری پوتی کو تم لے لو" آخر آمنہ نے اپنی بات پوری کر دی ان کی بات سن کر شاہدہ کے چہرے پہ مسکراہٹ جب کہ علی اور زلے نے ایک دوسرے کو حیرانی سے دیکھا جبکہ گلزیب اب شرارتی نظروں سے دونوں کو دیکھ رہا تھا شام تک محفل جمی رہی ایسے ہی ہنسی مزاق میں وقت گزر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گلزیب اور علی یہی تھے جبکہ شاہدہ بیگم جا چکی تھی صبح کا وقت تھا آمنہ کی طبعیت کچھ ٹھیک نہ تھی ڈاکٹر کو بلایا تو اس نے ٹیکا لگا دیا کچھ ہی دیر گزری کہ پھر سے طبعیت خراب ہونے لگی ان کی ویسے بھی ٹھیک نہیں رہتی تھی سب عام دونوں کی طرح ہی سمجھ رہے تھے ایسے ہی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ آمنہ بیگم کا انتقال ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وقت گزر رہا تھا لیکن اس وقت نے بہت کچھ چھین لیا تھا وہ بہن اور بانجے جو نانی کے ہوتے خوشی سے آتے تھے اب ماموں کو برے لگنے لگ گئے تھے انہوں نے انا جانا کم کر دیا تھا علی جس نے باہر جانا تھا آج کل اپنے پاسپورٹ کے کاموں میں مصروف تھا لیکن ایک چیز جو نہیں بدلی تھی وہ تھی ارباز کی حرکتیں جس سے سارے گھر والے ہی تنگ تھے اس کی وہی حرکتیں تھی شراب پی کر آجانا مار کٹائی اور بچوں کو پریشان کرنا جنت خود بہت تنگ تھی لیکن پھر بچے یہ زنجیر بری طرح ان کے پاوں کو گھائیل کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی اور زلے کی بات ہو جاتی ویسے دونوں ہی مصروف رہتے تھے آج کل علی نے باہر جانا تھا تو زلے کی گھر والوں سے ضد تھی کہ اسے شاہدہ کے گھر جانے دیا جائے جب کہ

ار باز انہیں کہی بھی جانے نہیں دیتا جب تک آمنہ تھی زلے آمنہ بیگم کے ساتھ چلی جاتی تھی لیکن اب کوئی نہ تھا بہت ضد کے بعد آخر زلے چلی گئی وہاں انہوں نے بہت مزے کیے زلے نے کھل کے زندگی گزاری کوئی روک ٹوک نہ تھی نہ کوئی ڈر تھا وہاں زلے کی صحت بھی اچھی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زلے واپس آچکی تھی اس کا کالج تھا ان کی دوستی بہت اچھی چل رہی تھی زلے کئی بار دونوں کے گھر گئی تھی لیکن اب وہ دونوں زلے کے گھر آنا چاہتی تھی لیکن زلے یہ بلکل نہیں چاہتی تھی کیونکہ زلے اپنے گھر کے ماحول سے واقف تھی اور دوسری بات ار باز کا کچھ پتہ نہ تھا کب وہ پی کر آتا اور لڑائی شروع کر دیتا زلے یہ خطرہ مول نہیں لے سکتی تھی۔۔۔

"دوستیں چاہے کتنی بھی قریب کیوں نہ ہو کوئی کوئی زندگی کا ایسا حصہ ضرور ہوتا ہے جو انسان اپنے سوا کسی سے شیئر نہیں کر سکتا کیونکہ ہمیں اپنی دوستی کو بچانے کے لیے کچھ باتیں راز رکھنی پڑھتی ہے"

زلے کا بھی راز تھا وہ جیسے بھی انہیں سمجھانا چاہتی لیکن سمجھا نہیں سکتی تھی کیونکہ

کچھ راز انسان کی کردار پہ بات لے آتے ہیں۔۔۔۔۔

خیر وہ کسی نہ کسی طرح بات سنبھال لیتی تھی ان کی دوستیں کو سال سے اوپ ہو چکا تھا زلے کو ان کے ساتھ وقت بیتانا اچھا لگتا تھا اس کے لیے یہ دوستیں جنت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی کی کل کی فلائٹ تھی اسی لیے سب ہی اداس تھے زلے بھی اداس تھی کیونکہ پہلی بار وہ کہی دور جا رہا تھا اسی لیے۔زلے کو اسکا انتظار کرتے کرتے شام ہو چکی تھی لیکن وہ ابھی تک ملنے نہیں آیا تھا ان کے درمیان یہ بات ہوئی تھی کہ جانے سے پہلے وہ ایک دن یہی گزارے گا لیکن وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آخر اس کا ان تنظار ختم ہوا اس کا انتظار ہوا 10 بجے وہ آیا تھا زلے ناراض تھی لیکن اس کے جانے کا سوچ کر اپنی ناراضگی کو اس نے ختم کیا اور دل سے چائے بنائی وہ چائے بنا رہی تھی جب علی کچن میں آیا اور شلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا زلے اس کی موجوگی کو محسوس کر کے مڑ کے دیکھا تو اسے خود کو دیکھتا پا کر گڑ بڑا کر ادھر ادھر دیکھا کسی کو بھی نہ پا کر سکون کا سانس لیا اور اسے گھورا۔۔۔

"میں جا رہا ہوں" علی اداسی سے بولا:

"ہاں تو" زلے چائے پہ نظریں ٹکا کر بولی:

"میں اداس ہوں یار" علی نظریں زمین پہ ٹکا کر بولا:

"میں بھی" زلے نے نظریں نہیں اٹھائی تھی۔۔۔۔۔

"اداس نہ ہو میں جلد ہی آ جاوں گا" علی اسے تسلی دیتے ہوئے بولا:

"اگر بھول گے تو" زلے نم پلکیں اٹھاتے ہوئے بولی:

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا انسان کبھی روح کو جسم سے جدا کر سکتا ہے کیا" علی اس کی نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"وہ خود ہی ہو جاتی ہے" زلے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"اس پہ انسان کا اختیار نہیں وہ اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے" علی اس بات کو سمجھتے ہوئے بولا:

"جدا تو ہوتی ہے نہ" زلے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہمم تم اداس نہ ہو میں صرف تمہارا ہوں" زلے نے اس کی بات پہ اسے دیکھا۔۔۔

"ہمم تم نے کہا میں نے مان لیا" چائے کا چولہا بند کرتے ہوئے بولی:

"تم جاو میں آتی ہوں" زلے چائے کپوں میں ڈالتی ہوئے بولی:

"ہمم میں تمہیں بہت یاد کرو گا" علی یہ کہتے ہی باہر نکل گیا جبکہ اس کی بات سے زلے کی آنکھ سے آنسو ٹپکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی جا چکا تھا وقت بھی اپنی رفتار سے گزر رہا تھا دعا، لائبہ اور زلے کی دوستی اور گہری ہو گئی تھی علی کی بات کم ہی ہوتی تھی اور کچھ زلے بھی مصروف رہتی تھی اسے صرف کالج میں ہی سکون تھا گھر میں تو لڑائی جھگڑے ہی ختم نہیں ہوتے تھے اب تو ہر روز کا کام بن گیا تھا روز

نشے میں آنا بچوں کو مارنا جنت سے لڑائی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ ہاتھ اٹھانا زندگی عجیب سے عجیب تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار میرا دل کرتا ہے میں بس تم لوگوں کے ساتھ رہو" زلے مسکراتے ہوئے لائبہ اور دعا سے بولی:

"اچھا کیوں بھائی سے بات نہیں ہو رہی کیا" دعا نے زلے کو چھیڑا۔۔۔

"یار میرا دل ہی نہیں کرتا بس میں کالج آتی گھر جاتی ہوں پھر لیٹ جاتی ہو اور بس ایسے ہی دن گزر جاتا ہے" زلے گراونڈ کی گھاس کو نوچتے ہوئے بولی:

"ہاں یار میں تو بس آج کل ناول پڑھ رہی ہو" دعا زلے کی طرف دیکھ کر بولی:

"اچھا اور لائبہ تم" زلے لائبہ کی طرف دیکھ کر بولی:

"ہاہا میں صرف ٹک ٹاک دیکھتی ہو یہ سب کام میرے بس سے باہر ہے" لائبہ ہنستے ہوئے بولی:

Clubb of Quality Content

"ہاہاہا ہمیں پتا ہے جناب ویسے دعا کون سا ناول پڑھ رہی ہے" پہلی بات لائبہ سے کر کے زلے دعا سے بولی:

"میں تو آج کل" دعا کہتے ہوئے رکی پھر شرمائی۔۔۔

"کیا کیا" لائبہ اور زلے ایک ساتھ بولیں۔۔۔

"بس کیا بتاو یار شدت عشق پڑھ رہی ہو" دعا شرماتے ہوئے بولی:

"چچچچ اللہ ہی تیرے بندے پہ رحم کریں" زلے نفی میں سر ہلا کر بولی:

"ہاہاہا کیوں" دعا ہنستے ہوئے بولی:

"اور کیا جتنے رومینٹک تو نے پڑھ لیے ہے نہ وہ بیچارا گیا" زلے ہنستے ہوئے معنی خیز نظروں سے دیکھ کر بولی:

"رک تجھے تو میں بتاتی ہو" دعا ہنستے ہوئے سرخ چہرہ لیے زلے کی طرف بھاگی۔۔۔

"ارے میم عظمہ آرہی ہے چلو کلاس میں" میم کو آتے دیکھ لائبہ چلاتے ہوئے کلاس کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آخر تم جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے" جنت گرتے ہوئے نشے میں ارباز کو تھام کر غصے سے بولی:

"تمہاری اتنی جرت مجھ سے آواز بلند کرو" ارباز غصے سے چلایا۔۔۔

"سہی سے چل لو گر جاو گے" اسے ڈولتا دیکھ جنت آہستہ سے بولی:

"تم مجھے سیکھاو گی تم۔۔۔۔" ارباز گالیاں بکتے ہوئے بولا:

"کیا مسلہ ہے کیوں چلا رہے ہو" زلے باہر نکلتے ہوئے غصے سے بولی:

"بکواس بند کرو اپنی سمجھی" ارباز زلے کو مارنے کے لیے اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"زلے چل اندر جا" جنت چلائی۔۔۔

"ماما آخر کب تک ہم اس کے ظلم برداشت کریں گے" زلے سرخ چہرہ لیے بولی:

"زلے جا چھوڑ دیں" جنت پھر سے چلائی۔۔۔

"رک تجھے میں بتاتا ہو" جنت سے خود کو چھوڑتے ہوئے بولا:

"چپ کر جاتو بھی" جنت اسے زور سے پکڑتے ہوئے بولی:

"آپ کو انسان لگتا ہے آخر ہماری جان کیوں نہیں چھوڑ دیتا یہ" زلے آنکھوں میں نمی لیے بولی:

"اللہ ہی اسے ہدایت دیں گا انسانوں کے بس کی بات نہیں" جنت بھی بھیگی آواز سے بولی:

"اللہ کو ہم پہ رحم نہیں آتا" زلے روتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

پھر یہ لڑائی صبح چار بجے تک چلی کوئی بھی سویا نہیں تھا جس نے کی تھی وہ سوچکا تھا سب کی سمجھ سے باہر تھا آخر کریں تو کریں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار نجانے کیوں میرے ساتھ ایک عجیب بات ہو رہی ہیں" زلے لیز کھاتے ہوئے بولی:

کیا کیا" لائبہ اور دعا دونوں ایک ساتھ بولی:

"یار جب میں دعا کرتی ہو نہ نا جانے کیوں میرے منہ صرف ایک ہی دعا نکلتی ہے" زلے ان دونوں کی طرف دیکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کون سی "لائبہ زلے کی طرف سوالیاں نظروں سے دیکھ کر بولی:

"شادی کی "دعا ایک دم سے بولی:

"کیا سچی "لائبہ دعا کو دیکھ کر بولی:

"نہیں "دعا کا سر اثبات میں جب کہ زلے کا نفی میں ہلا۔۔۔

"یار میرے دل اب صرف صبر مانگتا ہے نا جانے کیوں "زلے اداسی سے بولی:

"کیا مطلب "لائبہ نا سمجھی سے بولی:

"یار میں جب دعا کرتی ہوں تو اپنے دل سے پوچھتی ہوں کیا چاہیے تو دل اور دماغ سے صرف ایک ہی آواز آتی ہے صبر "زلے گھاس کو نوچ کر بولی:

"یہ تو اچھی بات ہے اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے "دعا سوچتے ہوئے بولی:

"ہاں لیکن کبھی کبھی مجھے بہت خوف آتا ہے "زلے اپنی سوچوں میں گم بڑبڑائی۔۔۔

"کس سے "لائبہ اور دعا نے نہ سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

"وقت سے، حالات سے، اپنے دل سے، اپنی آنکھوں کی نمی کے بہ جانے سے، اپنی جوانی میں بڑھاپہ چھانے سے "زلے خود سے جیسے بڑبڑائی۔۔۔۔۔۔

"یہ دیکھ بہن بس کر دیں تجھے فلوسفر ہونا چاہیے کہاں سے لاتی ہیں ایسے فلسفے "لائبہ سر جھٹکتے ہوئے بولی:

"میں ایک بات کر رہی "زلے بول رہی تھی کہ دعا بولی:

"ہم بعد میں سنے گے چل بھاگ اس سے پہلے کہ میم عظمہ ہمیں دیکھے "یہ کہتے ہی تینوں بھاگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا وہ اپنی رفتار سے گزر رہا تھا لیکن ساتھ میں کئی عزیزوں کو بھی ساتھ لے جا رہا تھا علی کو گئے سال ہو چکا تھا اس سال میں اس کی زندگی میں کئی لڑکیاں آئی کام بھی کبھی ٹھیک اور کبھی ناکامی کا سامنا تھا اس کے ساتھ ساتھ سیگرٹ نوشی کی عادت بھی لگ چکی تھی زلے اپنی زندگی سے تنگ حالات سے لڑنے کی پوری کوشش کر رہی تھی ان کی دوستی کو 2 سال ہونے والے تھے ایک دوسرے کی خوشیوں میں بڑھ چڑھ کر وہ شریک ہوتی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زلے کے لیے واحد خوشی اب وہی تھی کیونکہ علی کی طرف سے بھی اب اسے ناکامی کا سامنا ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جا زلے اندر" جنت زلے کو کمرے کی طرف دھکیل کر بولی:

"ہاں مجھے ہی اندر بھجنا اسے نہ روکنا" زلے آنکھوں میں نمی لیے چلائی۔

"ہاں تو لڑ لے کر لے اپنی کسر پوری" جنت غصے سے چلائی۔۔

"اوو تم پیچھے ہٹو میں اسے بتاتا ہوں" ارباز کمرے کی طرف بڑھا۔۔۔

"تم یہی بیٹھو خبردار جو اسے کچھ کہا" جنت غصے سے ارباز کے بازو کو جکڑ کر بولی:

"تو چل پیرے ہو" ارباز جنت کو دھکیلتے ہوئے بولا:

"سب تیرا کیا دھرا ہے نہ تو اسے اتنا سر چڑھاتی نہ وہ آج ہمارے سامنے زبان چلاتی" ارباز دھاڑتے ہوئے بولا:

"تمہیں بھی میں نے ہی سر چڑھایا اسی لیے آج یہ حال ہے" جنت سر جھٹکتے ہوئے غصے سے بولی:

"زیادہ زبان نہ چلا ایک ہی پڑے گی" ارباز ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مارلو پہلے کون سا تم نے کچھ کرنے والا چھوڑا ہے ناک کی ہڈی تم نے توڑی، بازو کی ہڈی تم نے توڑی، سر تم نے پھاڑا رہ کیا گیا" جنت بھی دھاڑی۔۔

"زبان بند کر لو اپنی" ارباز بالوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر بولا:

"ہہہہہہ" جنت ارباز کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ماں باپ ایسے ہوتے ہیں" زلے روتے ہوئے خود سے بولی:

"اگر باپ ایسا ہوتا ہے تو دیتا ہی نہ مجھے ایسا باپ چاہیے نہیں جیسے ہماری خوشیوں کی پرواہ نہ ہو جیسے کسی غم کا نہ پتہ ہو خوشی ہو غم ہو کوئی مرا ہے اسے بس پینی ہے ایسے ہوتے ہیں باپ؟" زلے آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے بولی:

دنیا کے باپ اپنی بیٹیوں سے اتنی محبت کرتے ہیں اپنی اولاد کی خوشیاں دیکھتے ہیں ان کے لیے چہروں پہ خوشی لانے کے لیے روز کچھ نہ کچھ لاتے ہے لیکن ایک ہمارا ہے جو ہر روز نیا بہانا ڈھونڈتا ہے اپنی اولاد کو رولانے کا مجھے سمجھ نہیں آتی آخر ہم اس انسان کو کب تک برداشت

کریں گے اس نے کیا نہیں کیا کبھی ماما کو مار کبھی بچوں کو کبھی مجھ پہ ہاتھ اٹھا چھوڑا کیا ہے آخر اس نے "زلے روتے ہوئے چلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات کا کام تھا گزر جانا آج کی رات بھی گزر چکی تھی ہینڈ فری لگا کر سب ہی تنگ تھے ہوتے ہے نہ کچھ لوگ جن کو خوشیاں راس نہیں آتی ان میں سے ایک زلے بھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تب بھی نہیں آئے گے کیا ضرورت ہے آنے کی" دعا ناراضگی سے بولی:

"ارے ان باتوں کو چھوڑوں وہ دیکھو میم آرہی ہے بھاگو" لائبہ انہیں اٹھاتے ہوئے بولی:

"شکر الحمد اللہ" زلے آہستہ سے بڑبڑائی اور مسکراتے ہوے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پھر تینوں اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دو سال ختم ہوتے پتہ ہی نہیں چلا چھٹیوں کے بعد جب وہ آئے تو ان کے گروپ میں ایک اور لڑکی آچکی تھی لائبہ کنول وہ دعا اور لائبہ کی بچپن کی دوست تھی وہ بھی بہت اچھا تھی وقت کے ساتھ ساتھ سب گھل مل گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب اچھا چل رہا تھا جو نہیں چل رہا تھا وہ تھی پڑھائی اس پہ کم توجہ اور شرارتوں میں آگے تھا گروپ۔۔۔۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا جو کہ بہت اچھا گزر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی اور زلے کی کہانی بھی ساتھ ساتھ تھی کبھی بات ہو جاتی اور کبھی نہ باقی زلے کے گھر کے حالات بھی کچھ اچھے نہ تھے اور اوپر سے اس کا ابا حضور جنہیں صرف دنیا میں اپنوں کو تنگ کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا سب تنگ تھے۔۔۔۔

گزرتے سال میں لائبہ نے سب سے پہلے کالج چھوڑا پھر 4 مہینہ بعد لائبہ کنول اور دعا نے زلے اکیلی تھی اس نے کوئی دوست نہ بنائی نہ بنانی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ان کی بات روز ہوتی تھی کبھی عید پہ تو کبھی کسی تہوار پہ ملاقات ہو جاتی تھی لیکن فاصلے بڑھنے لگے تھے کچھ حالات سے تنگ کچھ رشتوں سے بیزاری ہر چیز وقت کے ساتھ ساتھ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

زلے ابھی کتابیں لے کر ہی بیٹھی تھی کہ اسے علی کی کال آنا شروع ہو گئی اس کی کال دیکھ زلے سوچ میں پڑ گی یقین اب کسی نے اسے منہ نہیں لگایا ہو گا اسی لیے مجھے کال کی ہو گی لیکن پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کال اٹھالی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اسلام علیکم" علی کی گھمبیر آواز سپیکر میں گونجی۔۔۔۔

"واعلیکم اسلام" زلے آہستہ آواز میں بولی:

"کیا حال ہے" علی کی پھر سے آواز گونجی۔۔۔

"الحمداللہ آپ سناو" زلے آرام سے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے بولی:

"میں بھی ٹھیک"

اب دونوں طرف خاموشی تھی۔۔۔

"اور گھر میں سب ٹھیک" علی کچھ دیر بعد بولا؛

"ہاں سب ٹھیک ہے آپ کی پھپھو سے بات ہوئی" زلے بھی بات کو بڑھاتے ہوئے بولی:

"ہاں ہوئی تھی میں کام پہ بیزی تھا اس لیے کچھ دیر کی تھی بات" علی اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے بولا:

"سہی" زلے اتنا بول کر خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

"اور کوئی نئی تازی" علی بات بڑھتے ہوئے بولا:

"کچھ نہیں بس کالج اور لائف" زلے کندھے اچکاتے ہوئے بولی:

"اور کیا کرتی ہو سارا دن"

"کالج جاتی ہو آپ کو پتہ تو ہے دوستیں ہے نہیں میرا دل نہیں لگتا" زلے ابھی بول ہی رہی تھی کہ علی نے ٹوک دیا۔۔

"یار کیا تم اپنی یہ کہانیاں لے کہ بیٹھ جاتی کبھی پیار محبت کی بات بھی کر لیا کرو پتہ ہے جب میں لڑکیوں سے بات کرتا ہوں تو دل کرتا ہے بندہ بات کرتے رہو تم سے بات کرتے ہی بندہ بور ہونے لگتا ہے" علی زلے کو سمجھاتے ہوئے بولا جب کہ زلے کی آنکھوں سے نمی ٹپکی

"بولوں بھی اب" علی کچھ دیر خاموشی محسوس کر کے بولا:

"ہمم" حلق سے آنسو اتارتے ہوئے زلے آہستہ سے بولی:

"یار زرا طریقہ سیکھو بات کرنے کا ایسے بور نگ باتیں نہیں کرتے بلکہ پیار محبت کی باتیں کرتے ہیں" علی پھر سے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا پھر بات کرو گی چاچو آگے ہیں" زلے نے جلدی سے بول کر کال کٹ کی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔۔۔

"آخر چاہتا کیا ہے مجھ سے میں نے کہا تھا مجھے کال کو یہ میں نے کال کی تھی آیا بڑا" زلے غصے سے بڑبڑائی۔۔۔۔۔۔

"پہلے بھی تو ایسی ہی باتیں ہوتی تھی تب تو کوئی مسلہ نہیں ہوتا تھا" یہ کہتے ہی پھر سے رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔

"یار ہم سوچ رہے ہیں کہ تمہارے گھر اس عید پہ آئے" دعا گروپ میں میسج کرتے ہوئے بولی:

"کہی باہر کر لیتے ہیں نہ" زلے بے بسی سے بولی:

"یار مسلہ کیا ہے تم نہیں چاہتی ہم تمہارے گھر آئے" دعا اب کے غصے سے بولی:

"نہیں یار مسلہ یہ ہے اس عید پہ علی آرہا ہے ہمارا ارادہ ان کے گھر جانے کا ہے اس لیے" زلے بات کو گھماتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلو عید کے تیسرے دن کر لیتے ہیں ٹھیک ہے نہ" لائبہ بولی:

"نہیں یار باہر کہی کر لیتے ہیں نہ" زلے پھر سے اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے بولی:

"دعا کی ماما اجازت نہیں دے گی تمہیں پتہ تو ہے" لائبہ کنول بولی:

"ہاں یار لیکن میں گھر نہیں بلا سکتی" زلے اب کے سیدھی طرح بولی:

"کیوں" تینوں کا ایک ساتھ میسج آیا۔۔

"کیوں کہ آنٹی کی پہلی عید ہے ماما نے وہاں جانا ہے اس لیے گھر میں کوئی نہیں ہو گا" اب کے زلے نے ایک اور وجہ بتائی۔۔۔۔۔

"ہاں تو کوئی بات نہیں آنٹی جب آ جائے تب کا پلین بنا لو" اب کہ لائبہ صلح کرواتے ہوئے بولی:

"بلکل یار" لائبہ کنول بھی لائبہ کا ساتھ دیتے ہوئے بولی:

"چلو دیکھتے ہیں" زلے اطمینان سے بولی:

"نہیں یار کنفرم بتاو" اب دعا بولی:

"کنفرم تو نہیں ہے" ابھی اس نے میسج سینڈ کیا تھا کہ باہر سے لڑائی کیا آواز آنی شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی زلے کا دماغ گھوما۔۔۔

"یار مسلہ ہی بتا دو آخر کیوں بلانا نہیں چاہتی" لائبہ کا میسج دیکھ اب زلے کو سہی غصہ چھڑہا۔۔۔

"ہاں میں نہیں چاہتی کہ تم لوگ میرے گھر آو میں نہیں بلانا چاہتی کیا کوئی زبردست ہے جب ایک بار کہ دیا مان لو" زلے غصے سے بولی:

"اوکے" دعا کا صرف یہی ایک میسج تھا باقی کسی کا نہیں آیا اور یہی وہ لمحہ تھا جب زلے سے آخر خوشی بھی چھین لی گئی تھی۔۔۔

علی آتے ہی جنت کے پاس کچھ دیر بیٹھا اور پھر آخر اسے خیال آ ہی گیا اور وہ اندر آیا اس کو اندر آتے دیکھ زلے بلکل بھی اس کے استقبال میں کھڑی نہ ہوئی جس کا اسے بعد میں پچھتاوا رہنا تھا اس کا انداز دیکھ علی کا انداز بگڑا اور چلتے ہوئے صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔۔

حال چال پوچھنے کے بعد کافی دیر باتیں کی اور پھر وہ عمران صاحب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

علی مہینہ رہا اور کافی چکر اس نے زلے کے گھر کے بھی لگائے جہاں وہ چاہتا تھا کوئی زلے کہ کمرے میں نہ آئے اور وہ اور زلے باتیں کریں بس جب پاکستان یا کسی بھی اسلامی ملک میں ایسا نہیں ہوتا شائد وہ پاکستان کو دبئ سمجھ رہا تھا لیکن زلے کو اس کی یہ حرکت بلکل پسند نہیں آئی تھی خیر زلے بھی ان کے گھر دس دن رہ کر آئی تھی پھر بھی علی صاحب کے انداز نہیں ملتے تھے کہ ان کی پاکستان میں کسی نے قدر نہ کی جب سب اپنی اپنی زندگی کے کام روک کر اس انسان کو وقت دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس سارے وقت میں زلے نے اسے کوئی خاص وقت نہ دیا تھا وہ ناراض تھی اور بنتا بھی تھا علی پاکستان آکر بھی اپنی کسی دوست سے بات کرتا تھا وہ دوست کہتا تھا لیکن صاف ظاہر تھا کہ وہ لڑکی اسے پسند کرتی تھی وہ خود بھی بات کرتا تھا اسی لیے زلے دکھی دل کے ساتھ اور کر بھی کیا سکتی تھی اس نے صاف کہ دیا تھا علی سے کہ مجھے تم میں کوئی دلچسپی نہیں نہ ہی کوئی محبت لیکن یہ اس کا دل ہی جانتا کس دل سے بات کی تھی اسے یقین تھا کہ علی سمجھ جائے گا اسے منالے گا لیکن وہ چلا گیا بنا کوئی بات کیے یہی بات زلے کو چب رہی تھی۔۔۔

"محبت کوئی عام احساس نہیں ہوتا یہ ایسا احساس ہوتا ہے جو انسان کو خوش اور دکھی دونوں کر سکتا ہے جس میں تیسرے کی شرکت ناقابل برداشت ہو جاتی ہے تیسرا انسان ہمشہ تب آتا ہے جب ایک انسان اپنی جگہ چھوڑتا ہے جیسے ہی وہ ہٹتا وہاں خلا پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور کوئی تیسرا اسے بھر دیتا ہے ہمارا مسلہ یہ ہے کہ ہم اپنی جگہ چھوڑتے ہیں لیکن کبھی کبھی اگلا مجبور کر دیتا جگہ چھوڑنے کے لیے"۔۔

یہی زلے کے ساتھ ہو رہا تھا وہ مجبور ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"زلے آج کل بہت اداس رہنے لگی ہو بیٹا کیا بات ہیں" جنت کافی دن سے زلے کو پریشان دیکھ کر بولی:

"نہیں ماما کچھ نہیں" زلے جنت کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔۔

"کچھ تو ہے جو میری بیٹی کو پریشان کر رہا ہے" جنت زلے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی:

"ایسے ہی" زلے کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے اس کے ساتھ ہی زلے نے اپنا چہرہ جنت کی گود میں چھپایا۔۔۔

"ایسے ہی کچھ نہیں ہوتا نماز پڑھا کر اللہ آسانیاں پیدا کر دیں گا" جنت زلے کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"ماما وہ میری نہیں سنتا شائد میں بہت گناہگار ہو" زلے بھیگی آواز میں بولی:

"بیٹا ایسا نہیں ہوتا اللہ سب کی سنتا ہے وہ تو اپنے بندے سے اتنی محبت کرتا ہے" جنت زلے ماتھے سے بال ہٹا کر بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آچھا اگر وہ سنتا ہے تو چاچو کو سہی کیوں نہیں کر دیتا اسے ہدایت کیوں نہیں دے دیتا ہماری زندگیوں میں بھی سکون آجائے" زلے دکھی دل سے بولی:

"بیٹا ہر چیز کا وقت مقرر ہے انشاءاللہ ضرور سنے گا"

"کب اٹھاراں سال تو مجھے ہو گئے انہیں ایسے دیکھتے ہوئے کیا آٹھاراں سال کم ہے کسی آزمائش یا سزا کے لیے" زلے چہرہ جنت کے سامنے لاتی ہوئی بولی:

"ارے پاگل اتنا مایوس نہیں ہوتے تجھے کیا لگتا ہے میں چاہتی اور دعا ہی کر سکتے ہیں بندہ تو بے بس ہے نہ اور ویسے بھی جو تو نے پڑھنا ہے جلدی جلدی پڑھ لیں شادی کر اپنے گھر جا میں بھی سکون سے مر سکو" جنت مسکراتے ہوئے بولی:

"اور بھائیوں کا کیا ہو گا" زلے آفسوس سے دیکھ کر بولی:

"بیٹے بڑے ہو جاتے ہیں مسلہ تو بیٹیوں کا ہوتا ہے خود ہی پڑھ لکھ جائے گے" جنت لاپرواہی سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں ماما آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں اگر وہ کسی غلط صحبت میں پڑ گے تو ابھی ایک نے 5 لوگوں کی زندگی تنگ کر رکھی ہیں وہ تین کتنوں کی کریں گے آپ کو زرا آحساس نہیں ہے" زلے دکھ سے بولی:

"بیٹا کون ماں چاہتی ہیں اس کی اولاد غلط کی طرف جائے اور ویسے بھی ہم صرف دعا ہی کر سکتے ہیں نہ انہیں خود سبق سیکھنا چاہیے اپنی زندگی سے اگر پھر بھی غلط کی طرف جاتے ہیں تو جو بوئے گے وہی کاٹے گے" جنت کہتے ہی سبزی اٹھا کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

"ہاں بولوں کیا کہنا ہے" زلے کو کافی وقت بعد آج علی کی کال آئی تھی اسے یقین تھا وہ اسے منائے گا سوری کریں گا یہ سوچ ہی اسے خوش کر رہی تھی کہ وہ پھر سے ایک ہو جائے گے

"میں ضروری بات کرنا چاہتا ہو تم سے" علی سنجیدہ انداز میں بولا:

"جی" نا جانے کیوں زلے کا دل زوروں سے دھڑکا کچھ غلط ہونے کا احساس شدت سے ہوا۔۔

"آج میرا نکاح ہے میں نے صرف تمہیں بتایا میں نہیں چاہتا یہ بات گھر پتا چلے" علی سنجیدگی سے بولا:

"ک، کی، کیا" زلے کچھ پل ساکت رہی اور پھر اسے کے لبوں سے بس یہی الفاظ نکلے۔۔۔۔

"میں اس لیے بتا رہا ہوں کہ ہم میں کوئی بات نہ رہے ابھی میں گھر والوں کو نہیں بتانا چاہتا" علی پھر سے اپنی بات سے زور دیتے ہوئے بولا:

"کچھ بولو بھی" کافی دیر خاموشی محسوس کر کے علی بولا:

"کیا بولو" زلے بے تاثر آواز میں بولی:

"کوئی بد دعا ہی دے دو" علی ہچکچاتے ہوئے بولا:

"کیوں، تم نے مجھے خود جیسا سمجھا ہوا ہے کیا" زلے پھر سے بولی:

"مطلب اپنے جیسے سے"

"بے طرف، خود غرض"

"تم ایسا نہیں کہ سکتی"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بلکل کیوں نہیں کہ سکتی صرف اس لیے مجھے محبت سے بھری باتیں کرنی نہیں آتی تمہیں وہ سب کہنا نہیں آتا جو دوسری ملکوں کی لڑکیاں کھل کر تمہیں کہتی ہیں" زلے اب بھی بے تاثر لہجہ لیے بولی:

"ہاں تو میں کوئی غیر تو نہیں تھا"

"اب غیر ہی ہو، خیر وقت لگے گا تمہیں سمجھنے ابھی نہیں سمجھ آئے گی"

"کیا سمجھ نہیں آئے گا" علی تیز آواز میں بولا:

"یہی کہ میں کیوں ایسی تھی لیکن ابھی تم غرور میں ہو تمہیں بہت چاہنے والے اسی لیے تم نہیں سمجھ پاوگے" زلے یقین سے بولی:

"چلو دیکھ لے گے تم بھی یہی ہو اور میں بھی خیر تم کچھ کہنا ہے" علی طنز بولا:

"ہاں"

"کیا"

"دعا دینی ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا"

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے اور نیک اور آچھی بیوی دیں جیسی تم چاہتے ہو، مجھے تم سے اتنا دور کر دے کہ تم کبھی پا نہ سکو" زلے نے یہ بولتے ہی فون بند کر دیا اور آخری لائن پھر بولتے ہی موبائل ہاتھ سے گرا اور پھر اسے کچھ سمجھ نہ آئی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا بس اسے آوازیں ہی سنائی دے رہی دماغ درد سے پھٹ رہا تھا جسم سن محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"زلے آجا بیٹا کھانا کھالیں" جنت زلے کو کب سے آوازے دے رہی تھی۔۔

"مجال ہے جو اس لیے لڑکی کے سر پہ جو بھی رینگ جائے جب دیکھوں موبائل میں لگی ہوتی ہیں سمجھ نہیں آتا یہ لڑکی چاہتی کیا ہے گھر کا ویسے کوئی کام نہیں کرتی" جنت بڑبڑاتے ہوئے زلے کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

"زلے اٹھ جا اب اس س۔۔۔" جنت زلے کو دیکھتے ہی رکی۔۔۔

"زلے، زلے بیٹا، زلے" جنت زلے کو نیچے گرا دیکھ بھاگ کر اسے پاس پہنچی اور اس کا چہرہ تھپتھپانا شروع کر دیا۔۔۔

"زلے میرا بچا کیا ہوا اٹھ جانا" جنت روتے ہوئے بولی:

"معاز، معیز کوئی ہیں دیکھوں زلے کو کیا ہو گیا" جنت چلاتے ہوئے بولی:

"ماما یار کیا ہو گیا کیوں شور مچایا ہوا ہے" معاز باہر سے زلے کے کمرے میں آتے ہوئے بولا:

"دیکھ نہ معاز بہن کو کیا ہو گیا اٹھ ہی نہیں رہی" جنت کو روتے اور زلے کو ایسے گرے دیکھ معاز کے پاوں پھول گئے اور آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گے۔۔۔۔

"ماما آپ روئے نہ میں ایبولیس کو کال کرتا ہو" معاز بھیگی آواز میں بولا:

"ہاں جلدی کر، اور پانی لا جلدی" جنت معاز کو جلدی کرنے کا بول کر زلے کا چہرہ پھر سے تھپتھپانے لگی کبھی چہرہ تھپتھپاتی کبھی گلے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ایک ہی بیٹی تھی ان کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے جا پرے" ارباز ڈھولتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔۔۔

"جنت او جنت کہاں مر گئی" ارباز چلاتے ہوئے بولا:

"کوئی ہے گھر میں"

"آج پھر دفع ہو گئی ہو گی اپنے کسی یار کے ساتھ اور بیٹی کو بھی لے گئی ہو گی"ارباز غلاظت بکتے ہوئے بولا:

"اوو کوئی ہے معاز، معیز"

"ابو"معیز روتے ہوئے بولا:

"تو کیوں رو رہا ہے ماں مر گی کیا تیری"ارباز اسے روتے دیکھ کر طنز بولا:

"ابو بس کر دیں جان چھوڑ دیں ہماری"معیز ارباز کی بات سن غصے سے بولا:

"کیا بکواس کر رہا ہے دوبارا بولی زرا"ارباز غصے سے اٹھتے ہوئے بولا:

"ہاں تو آپ کو دیکھا ہے کیا بولا ہے آپی بیمار ہے ہسپتال لے کے گئے ہیں"معیز روتے ہوئے بولا:

"ک، کیا بکواس ہے صبح تو ٹھیک تھی اور رونا بند کر ہم جا رہے ہیں ان کے پاس"ارباز کا بات سنتے ہی بھک سے دماغ اُڑ گیا۔۔۔۔

"جی ابو چلے ایمبولیس میں لے کے گئے ہیں" یہ کہتے ہی معیز باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

زلے کو آئی اسی یو میں لے کے گئے کافی وقت گزر چکا تھا ڈاکٹر نے ابھی کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"کیا کیا تو نے میری بیٹی کے ساتھ" ارباز جنت کو دیکھتے ہی چلایا۔۔۔

"صبح ٹھیک تھی تو نے اسے مارا ہے نہ بول" ارباز اس سے پہلے کے ہاتھ اٹھاتا معاز نے بیچ میں روک دیا۔۔۔

"بس کر دیں ابو آپ کو یہاں بھی سکون نہیں، امی نے کچھ نہیں کیا کبھی آپ بھی خود کو دیکھ لیا کریں" معاز ناگواری سے ارباز کا ہاتھ جھٹک کر بولا:

"اب تو مجھے سیکھائے اتنا بڑا ہو گیا تو باپ کو سیکھائے گا" ارباز غصے سے بولا:

"ارے بس کر دو ہم ہسپتال میں ہیں، معاز ادھر آ کر بیٹھو" جنت روتے ہوئے بولی:

"تو تو چپ ہی کر جا فسادن عورت تیری ہی تربیت ہے یہ آج ایسے ہیں ہاتھ اٹھانے تک آگے کبھی آچھا سیکھایا ہوتا آج یہ نہ ہوتا" ارباز جنت کی طرف بڑھتے ہوئے بولا:

"کیا ہو رہا ہے یہاں" اس سے پہلے کہ ارباز جنت کے بال پکڑتا ڈاکٹر غصے میں بولا:

"یہ ہسپتال ہے آپ کا گھر نہیں اور کیا تماشا لگا رکھا ہے شرم نام کی چیز ہی نہیں ہے آپ لو گوں میں" ڈاکٹر سب کو گھورتے ہوئے بولا:

"ایم سوری ڈاکٹر صاحب" معاذ شرمندہ سا بولا:

"اوو ڈاکٹر زیادہ اونچا بولنے کی ضرورت نہیں ہے آئی سمجھ ہم بچے نہیں ہے نہ تو ہمارا باپ" ارباز پھر سے بولا:

"آپ کو اندر آنے کس نے دیا زرا تمیز نہیں ہے آپ میں، آپ کو ہم صرف آپ کی فیملی اور بیٹی کی وجہ سے برداشت کر رہے جوائی سیو میں ہیں لیکن آپ کو آحساس بھی نہیں ہے" ڈاکٹر سرخ چہرہ لیے بولا:

"ہاں تو تیرا کیا خیال ہے یہاں رونے بیٹھ جاوں بول"

"کرنا تو یہی چاہیے لیکن افسوس آپ ایسا کریں گے نہیں" ڈاکٹر افسوس سے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹا آپ اس بچی کے کیا لگتے ہو"

"میں اس کا بھائی ہو"

"کیا عمر ہے آپ کی"

"15 سال" معاز سمجھداری سے بولا:

"اوئے بچے سے کیا بات کرتے ہو مجھ سے کرو میں باپ ہو" ارباز ڈولتے ہوئے معاز کی طرف آیا اور گرتے گرتے بچا۔۔۔

"پہلے آپ خود کو تو سنبھال لیں پھر بات بھی ہو جائے گی"

"معیز بابا کو لے کر گھر جاو" معاز سرخ چہرہ لیے ارباز کے بولنے سے پہلے غصے سے بولا:

"چلے بابا" معیز بھی حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے بولا:

"اوئے نہیں یار میں یہی ٹھیک ہوں"

"نہیں بابا آئے گھر چلے" معیز ارباز کو کھینچتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔۔

"جی ڈاکٹر آپ کچھ کہہ رہے تھے" معاز نے ڈاکٹر کی طرف اپنا دھیان کیا۔۔۔

"آپ اور آپ کی مدر میرے آفس میں آئے" یہ کہتے ہی وہ ہسپتال کی سفید ٹائلوں والی راہداری سے ہوتے ہوئے بائیں طرف بنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

معاز نے ایک نظر جنت کو دیکھا اور پھر جنت کا ہاتھ تھام آفس کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"آپ لوگوں کو کیا لگتا ہے اس بچی کو کیا ہوا ہو گا" ڈاکٹر معاز اور جنت کو دیکھ کر بولا:

"پتا نہی ڈاکٹر بلکل ٹھیک تھی جا جانے اچانک کیا ہو گیا میری بیٹی کو" جنت بھیگی آواز میں بولی:

"دیکھے بہن یہ ایک دن کی بات نہیں ہیں آپ کی بچی مسلسل پریشان تھی اسی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہیں آپ نے اس کی حالت پہ کبھی غور نہیں کیا" ڈاکٹر جنت کے تاثرات کو جانچتے ہوئے بولا:

"ہاں! وہ کافی دن سے اداس تھی میں نے پوچھا تو کہتی ویسے ہی اداس ہوں" جنت سوچتے ہوئے بولی:

"ڈاکٹر میری بہن کیسی ہے" معاز بے چینی سے بولا:

"ابھی ہم کچھ نہیں کہ سکتے جب تک وہ خود رسپونڈ نہ کریں" ڈاکٹر مایوسی سے بولا:

"کیا مطلب" معاز اور جنت ناسمجھی سے بولے:

"مطلب یہ کہ وہ بچی کافی دن سے پریشان تھی اور شاید روئی بھی ہو اسی لیے آج اس کے دماغ کی جو نبض جو کسی پریشانی کی وجہ سے دباو کا شکار تھی آج پھٹ بھی سکتی تھی لیکن بچی درد سے بے حوش ہو گئی بچی کا نروس بریک ڈاون ہوا ہے شکر ہے آپ وقت پہ لے آئے نہیں تو ہم بچا نہیں سکتے تھے" ڈاکٹر سمجھاتے ہوئے بولا:

"لیکن ہمارے گھر تو ایسی کوئی بات نہیں ہوئی" معاز سوچتے ہوئے بولا:

"یہ جو میں نے آج دیکھا آپ کی نظر میں کچھ نہیں تھا" ڈاکٹر کا اشارہ ارباز کی طرف محسوس کر کے ارباز شرمندہ ہوا۔۔۔

"میرا مطلب آپی ٹھیک ہو جائے گی نہ" معاز امید سے بولا:

"اگر اللہ نے چاہا تو ضرور میں پوری کوشش کروں گا" ڈاکٹر تسلی دیتے ہوئے بولا:

"اب آپی ٹھیک نہیں ہے؟ معاز پریشانی سے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بچی کے پاس چوبس گھنٹے ہیں اگر ہوش آگیا تو ٹھیک نہیں تو قومے میں بھی جاسکتی ہے" اب کے ڈاکٹر پریشانی سے بولا: توا

"ڈاکٹر آپ کچھ کریں نہ میری ایک ہی بیٹی ہے" جنت روتے ہوئے بولی:

"بہن میری پوری کوشش ہو گی میں اس بچی کو بچالو لیکن اصل بچانے والی زات اللہ کی ہیں آپ ان سے دعا کریں انشاءاللہ ماں کی دعا تو اللہ ویسے بھی بہت سنتا ہے" ڈاکٹر ان کے حوصلہ بڑھاتے ہوئے بولا:

"ڈاکڑ وہ ٹھیک تو ہو جائے گی نا" جنت پھر سے روتے ہوئے بولی:

"اپنے رب پہ یقین رکھے اللہ سب خیر کریں گا" ڈاکڑ کے کیبن سے نکلتے ہی جنت پرئیر روم کی طرف جبکہ معاز مسجد کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معاز کے وضو کرتے ہوئے آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے نماز کا وقت نہیں تھا ایک دو انسان ہی مسجد میں نظر آرہے تھے اپنے بازو سے نم آنکھوں کو صاف کرتے جائے نماز پہ جا کر کھڑا ہو گیا اور حاجت کے نوافل کی نیت کی نوافل ادا کر کے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے۔۔۔

"اے بادشاہوں کے بادشاہ،اے میرے رب،اے تمام جہانوں کے خالق تو رحیم ہے تو کریم ہے ہمارے لیے آسانیاں پیدا کر دیں تو تو بخشنے پہ قادر ہے تو جیسے چاہے عطا کریں تو جیسے چاہے غم دیں میرے مالک میری آپی کو زندگی دے دیں تو نہیں دے گا تو کون دے گا ہے تیرے سوا کوئی نہیں تو ہی ہے جس نے یعقوب کو یوسف سے ملایا تو ہی ہے جس نے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا،تو ہی ہے جس نے ابراہیم کو آگ سے بچایا،تو ہی ہے جس نے موسی کو فرعون سے بچایا سمندر میں رستہ بنایا،تو ہی تھا تو تو معجزے کرنے پہ قادر ہے نہ کر دیں میرے مولا تو نہیں کریں گا تو کون کریں گا،ہماری مشکل حل کر دیں میری ایک ہی بہن ہے اسے زندگی دے دیں پلیز اللہ" معاز روتے ہوئے سجدے میں گر کر مانگنے لگا۔۔۔۔

"اے اللہ! تو بڑا رحیم ہے تو رحمن ہے تو خالق ہے اے میرے اللہ میں بہت زیادہ نیک نہیں ہو میں جانتی ہوں اللہ میں نے کبھی تجھ سے اپنے شوہر کا شکوہ نہیں کیا جتنے بھی غم آئے تجھ پہ یقین رکھا اے پاک زات،اللہ اب بات میری بیٹی کی ہے اسے زندگی دیں دے ایک ہی بیٹی ہے میری،اللہ تو رحم کر،اللہ تو تو ستر ماوں سے زیادہ محبت کرتا ہے نہ تو دیں دیں میری اولاد کو

زندگی میری جھولی بھر دیں مجھے خالی ہاتھ نہ لوٹائی دیکھ میری پھیلی ہوئی جھولی اللہ اپنے محبوب کے صدقے عطا کر دیں" جنت اپنی جھولی کو پھیلاتے ہوئے پھوٹ پھوٹ رو دی۔۔۔۔۔

چوبیس گھنٹوں میں سے 12 گھنٹے گزر چکے تھے معاز، معیز اور جنت نے پانی تک حلق سے نا گزارا تھا سب کے ہونٹوں پہ دعاوں کا ورد تھا اور کر بھی کیا سکتے تھے ان حالات انہیں یہ تک خیال نہ آیا تھا کہ کسی کو خبر کر دیں۔۔۔

"ڈاکٹر کچھ حال سہی ہوئی زلے کی" جنت ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ جلدی سے بولی:

"ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے بچی خود جینا نہیں چاہتی نا جانے ایسی کیا بات ہے" ڈاکٹر پریشانی سے بولے:

"ڈاکٹر آپ کچھ کریں نہ پلیز" معاز بھیگی آواز سے بولا:

"بیٹا اللہ سے اچھی امید رکھو، بے شک وہی ہے جو زندگی عطا کرنے پہ قادر ہے" ڈاکٹر معاز کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولا:

"ہمم" معاز سر جھکا کر بولا:

"سنوزلے" دور سے آواز سنائی دی۔۔۔

"جی" زلے ارد گرد دیکھتے ہوئے بولی:

"تمہیں ڈر لگتا ہے نہ" جانی پہچانی آواز تھی زلے نے پہچاننے کی کوشش کی۔۔۔

"ن، نہی، نہیں مجھے اس اندھیرے سے ڈر نہیں لگتا" زلے روتے ہوئے چلائی۔۔۔

"مجھے پتہ ہے میں کچھ لایا ہو تمہارے لیے" زلے نے آواز کو غور سے سنا تو اسے یہ آواز اپنے بہت قریب سے سنائی دی۔۔۔۔

"کیا لائے ہو علی" زلے نے آخر آواز پہچان ہی لی۔۔۔

"یہ لو" علی ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے بولا:

"یہ کیا ہے" زلے نے کسی چھوٹی سی چیز کو ہاتھ پہ محسوس کیا۔۔۔۔

"یہ تعویز ہے میری محبت کا" علی مسکراتے ہوئے بولا:

"لیکن یہ تو تمہارا تھا نا" زلے حیرانی سے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں لیکن اب یہ تمہارا ہے" علی مسکرا کر اپنے گلے سے اتارتے ہوئے بولا:

"یہ لو پہن لو اب کبھی تمہیں ڈر نہیں لگے گا" علی اس کے ہاتھ پہ تعویز رکھتے ہوئے بولا:

"لیکن میں یہ کیسے پہن لو" زلے ہچکچاتے ہوئے بولی:

"کچھ نہیں ہوتا پہن لو میں بھی تو تمہارا ہی ہوں" علی زلے کے ہاتھ تھام کر بولی:

زلے نے اچانک سے حالات کو بدلتے دیکھا علی جس کے چہرہ پہ خوبصورت ہنسی تھی وہی اب تنزیا ہنسی تھی اندھیری ایسی جیسے طوفان آنے والا ہو۔۔۔۔

"علی" زلے حالات کو دیکھتے ہوئے چلائی۔۔۔۔

"علی کہاں ہو" زلے نے اس طوفان کو خود کے گرد لپٹتے محسوس کیا۔۔۔۔۔۔

"کیا ہے کیوں ہر وقت چلاتی رہتی ہو" علی ناگواری سے بولا:

"تم تو مجھ سے محبت کرتے ہو نہ" زلے اس کی اس کے لہجے کی ناگواری کو محسوس کر کے بولی:

"تم اس قابل تھی کہ تم سے محبت کی جائے" علی تنز بولا:

"لیکن تم تو کہتے تھے نہ مجھ سا کوئی نہیں" زلے بھیگی آواز میں بولا:

"غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہیں مجھ سے بھی ہو گئی" علی بیزاری سے بولا:

"غلطی"، ک، کیا کہ رہے ہو" زلے نے اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کی۔۔۔

"ہاں تو اب ویسے بھی میری زندگی میں اور آ چکا ہے تم میرا پیچھا چھوڑ دو" علی اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے غائب ہوا۔۔۔

"کہاں گئے، علی، علی۔۔۔۔" زلے روتے ہوئے چلائی اور نیچے گری اس کے گرتے ہی یک دم جسم کو جھٹکا لگا اسے یوں محسوس ہوا جیسے جسم سے روح نکال لی ہو۔۔۔۔۔

ایک بار پھر حالات بندلے اب اندھیرا تھا جہاں صرف زلے زنجیروں میں قید تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے کہاں ہوں میں" زلے نے اس اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کی۔۔۔

"ماما، معاز، چاچو" زلے نے آوازے لگانی شروع کی۔۔۔۔

"معیز، علی کوئی ہے"

"لائبہ، دعا کوئی تو اس اندھیرے کو دور کر دو" زلے بھیگی آواز میں چلائی۔۔۔

اندھیرے میں ایک دم سے کسی کی خوشبو پھیلی اور اس خوشبو کو محسوس کر کے زلے خوشی سے چلائی۔۔

"علی، علی تم ہی ہو نہ"

"علی بولو نہ" خاموشی کو محسوس کر کے زلے نے ارد گرد سر کو جھٹکا۔۔۔

"تم قابل نفرت ہو" یہ آواز علی کی تھی زلے محسوس کرتے ہی ساکت ہوئی۔۔۔

"تم دوستی کے قابل نہیں ہو تم کبھی نہیں نبھا سکتی" یہ آواز اس کی دوستوں کی تھی۔۔

"اللہ تم سی بیٹی کسی کو نہ دیں" یہ آواز اس کی ماں کی تھی۔۔۔

"آ گئی اپنے یاروں سے مل کر یہ جاتی ہی کالج اس لیے ہیں" یہ آواز چاچو کی تھی۔۔۔

"اللہ ہمیں بہن دیتا ہی نہ" یہ آواز معیز کی تھی۔۔

"بچاری یتیم ہیں نہ اس لیے" یہ آواز اس کی پھپھو کی تھی۔۔۔

"بیٹا بس کرو اور نہ پڑھو ہماری بھی بیٹیاں ہے تم جاتی ہو تو اتنی باتیں بنتی ہیں" یہ ان کے گھر کے سامنے والی آنٹی کی آواز تھی۔۔۔۔

یہ سب اس کے اپنے تھے لیکن ان کے الفاظ روح کو نکالنے کے لیے کافی تھے زلے کے جسم نے پھر سے ایک جھٹکا کھایا اور پھر اسے اپنا جسم بلکل سن محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زلے کی حالت یک دم ہی بگڑی تھی اس کی بگڑتی حالت کو دیکھتے ہوئے ڈاکٹر کی ٹیم تیار تھی پہلے اس کی حالت سہی تھی لیکن ایک دم سے ہی زلے تڑپنے لگی اس کی حالت دیکھتے ہی ڈاکٹر نے ڈریپ لگانے کا اشارا کیا لیکن ڈرپ سے کوئی فرق نہیں آیا تو ڈاکٹر نے بجلی کے جھٹکے لگا نے کو کہا جیسے ہی پہلے جھٹکا لگایا تو کچھ لمحوں کے لیے زلے کا جسم سن ہو گیا اس کی حالت سنبھلتے دیکھ ڈاکٹر نے جھٹکوں کو روکا۔۔۔

کچھ ہی منٹوں بعد زلے دوبارہ تڑپنے لگی اس کی حالت دیکھ ڈاکٹر شدید پریشان تھے وہ بچی ان جھٹکوں کو برداشت نہیں کر سکتی تھی لیکن ان جھٹکوں کا اس پہ کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر کیا دوبارہ جھٹکا دینا ٹھیک ہو گا" ڈاکٹر وہاب پریشانی سے بولے:

"ایک اور لگا کر دیکھتے ہیں مجھے یقین ہیں بچی کی حالت سہی ہو جائے گی" ڈاکٹر زلے کو جھٹکا دیتے ہوئے بولے، جھٹکا لگتے ہی زلے کا جسم سن ہوا اور اس کا جسم بے جان ہوا۔۔۔

"ڈاکٹر اب آپی کیسی ہے" معاز جس نے زلے کو جھٹکے لگتے دیکھے تھے بھیگی آواز میں بولا:

"اب بچی ٹھیک ہے خطرہ میں نہیں ہے" ڈاکٹر تسلی دیتے ہوئے بولا:

"زلے کو ہوش کب آئے گا" معاز خوشی سے بولا:

"بیٹا بچی کو ہوش آنے کا تو مجھے بھی نہیں پتا" ڈاکٹر افسوس سے بولا:

"کیا مطلب، ابھی تو آپ نے کہا زلے ٹھیک ہے" معاز نا سمجھی سے بولا:

"دیکھے بچی اب قومے میں چلی گئی ہیں ہو سکتا اسی ہفتے ہوش آجائے ہو سکتا ہے وقت لگے یا ہو سکتا ہیں سال لگ جائے وہ آپ کو سن سکتی ہے آپ اسے احساس دلائے کہ وہ آپ کے لیے کتنی خاص ہے میں ماہر نفسیات تو نہیں لیکن مجھے لگتا ہے بچی خود نہیں اٹھنا چاہتی وہ اپنے دماغ کو یقین دلا رہی ہے وہ اس دنیا میں نہیں ہے" ڈاکٹر سانس لینے کو رکے۔۔۔

"ہماری نفسیات بہت عجیب ہے ہم جس پہ یقین کر لیں وہ مان جاتی ہیں جیسے ایک مجرم کو کہا گیا کہ ہم تمہیں سانپ کے زریعے مارے گے اور اسے سانپ دکھایا گیا اور پھر اس کی آنکھوں کو باندھ دیا اور اسے دو سوئیاں چبھائی گئی لیکن دنیا نے دیکھ وہ بندہ سچ میں مر گیا

اور حیران کن بات یہ جب اس کے ٹیسٹ کیے گے تو اس میں سانپ کا ہی زہر نکلا آپ اسی بات سے اندازہ لگالیں انسان کا اپنی نفسیات پہ کتنا اثر انداز ہے "ڈاکٹر معاز کو سمجھاتے ہوئے بولا:

"ڈاکٹر اب ہم کس طرح سے اسے احساس دلا سکتے ہیں" معاز پریشانی سے بولا:

"بیٹا آپ اس کی حالت کی وجہ جاننے کی کوشش کریں "ڈاکٹر یہ کہتے ہی آگے بڑھ گے جب کہ معاز کسی گہری سوچ میں پڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زلے تجھے پتہ ہیں معیز اتنا یاد کرتا ہے تجھے اٹھ جا جلدی" جنت اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی:

"اور تجھے پتہ ہے نہ تیرے بنا ہمارا دل نہیں لگتا اٹھ میری پیاری شہزادی ہے نہ" جنت اسے بچوں کی طرح پچکارتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بس کر دیں زلے میں کب تک ہسپتالوں کے چکر لگاو لوگ سو سوال کرتے ہیں جوان بچی جب یوں ہسپتال میں پڑی ہو تو نہیں جانتی کتنی تکلیف ہوتی ہیں جب وہ غلط باتیں کرتے ہیں "جنت کہتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دی زلے کی آنکھوں سے بھی بے بسی سے آنسو ٹپکے۔۔۔

"اس سے اچھا تو تو مر ہی جاتی دنیا یہ تو نہ کہتی جو کہ رہی ہیں ایسا کون سا غم لے لیا بتا آخر مجھے "جنت زلے کو جھنجھوڑ کر بولی:

"ماما" معاز جو ابھی کمرے میں داخل ہی ہوا تھا جنت کو زلے کو جھنجھوڑتے دیکھ چلایا۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہیں چھوڑے آپی کو" معاز زلے سے جنت کو پیچھے کرتے ہوئے بولا:

"ہاں تو یہ ہماری جان کیوں نہیں چھوڑ دیتی بتاو نہ اس کا کون سا باپ ہمیں خزانہ دے کر مر گیا ہے جو ہم ہسپتالوں کے روز روز چکر لگائے اور اتنی مہنگی دوائیاں "جنت روتے ہوئے بولی:

"ماما یہ کیا کر رہی ہیں آپ، آخر چھوڑ دے آپی کو نہ آیا کریں "زلے کو معاز کی بھیگی آواز صاف محسوس ہوئی اور اس کی خود کی آنکھوں سے بھی آنسو بہے کتنی بے بس تھی موت ہی نہیں آ رہی تھی اسے۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں تم تو یہی کہو گے آخر یہ اٹھ کیوں نہیں جاتی ایسے کون سا غم دے دیا ایسے ہم نے" جنت کی دور سے آواز محسوس ہوئی یقینا معاز انہیں باہر لے گیا تھا۔۔۔۔

ڈھائی سال بعد:

"ماما جلدی کریں نہ پیپر کے بعد آپی کو بھی دیکھنے جانا ہے" معاز جلدی سے بولا آج اس کا فرسٹ ایئر کا پہلا پیپر تھا۔۔۔۔

"تم اپنا پیپر اچھا دینا چھوڑ آپی کو پیپر پہ دیھان دینا" جنت معاز کی بات پہ لاپرواہی سے بولی:

"امی ایسی باتیں نہ کیا کریں آپ کی انہی باتوں کی وجہ سے آپی ٹھیک نہیں ہو رہی" معاز ناگواری سے بولا:

"بس کر دیں آج نہ شروع ہو جانا اپنا پیپر اچھا دے کے آئی جب دیکھو ماں سے بد دعائیں ہی لیتا رہتا ہے ایک وہ ہے جو نہ مرتی ہے نہ ٹھیک ہوتی ہیں پورے خاندان میں ناک کٹا دی ہیں پتہ نہیں کیا چاہتے ہیں سب" جنت بڑبڑاتے ہوا اندر کی طرف بڑھ گئی جبکہ معاز نے افسوس سے جنت کو دیکھا اور پھر سر جھٹک کر موٹر سائیکل لے کر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسی ہے میری پیاری آپی" معاز نے آتے ہی زلے کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔۔

"پتہ ہے آج میرا پیپر بہت اچھا ہوا ہے" معاز اسے اپنے آج دن کی کہانی سناتے ہوئے بولا:

"آسان تھا لیکن آپ کو پتہ ہے آج حسان چیٹنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا بندہ ایسے الٹے کام نہ کریں پھر منتے کرتے رہا" معاز زلے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا:

"آپی اٹھ جائے ایک بار آپ کا بھائی آپ کے سارے مسلے حل کر دے گا" معاز زلے کا ہاتھ تھام کر بولا:

"آپ اٹھ جائے آپ کا بھائی سب سنبھال لیں گا آپ کے غم ختم کر دیں گا" معاز زلے کو دیکھتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگا کر بولا:

"آپ کا بھائی قربان آپ پہ" زلے کے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے محبت سے بولا:

کافی دیر زلے کے ساتھ وقت گزارنے کے بعد معاز جانے کے لیے اٹھا اور زلے کے ماتھے پہ بوسہ دے کر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آج بھی تونے میرے کپڑے پریس نہیں کیے "ارباز غصے سے بولا:

"مجھے اور بھی کام ہوتے ہیں تمہاری طرح سارا دن شراب پی کر نہیں گھومتی "جنت بھی اسی کے انداز میں بولی:

"زبان چلاتی ہیں تجھے ابھی بتاتا ہوں "ارباز ڈنڈا اٹھا کر جنت کی طرف بڑھا۔۔۔

"ہاں تو میں ڈرتی ہوں تجھ سے "جنت بھی غصے سے بولی:

"بابا" معاز جو ابھی زلے سے مل کر آیا تھا بابا کے ہاتھ میں ڈنڈا دیکھ بھاگا۔۔۔۔

"تو ہٹ جا اسے میں بتاتا ہو بہت زبان چلتی ہیں اس کی "ارباز معاز کو پیچھے ہونے کا کہ کر آگے بڑھا۔۔۔

"معاز اسے بچالیں مجھ اوئے ہی مر جائے گا ایک یہ اور ایک وہ لڑکی ناک پہ لڑگے ہیں میرے ،مرنے والا مر گیا یہ نہیں اپنی گندی اولاد کو ساتھ ہی لے جائے لیکن نہیں جنت ہے نہ ان سب کو دیکھنے کے لیے "جنت غصے سے بولی:

"دیکھ اس کی زبان "ارباز تنزیا بولا:

"ہاں تو کیا تمہاری پوجا کرو میرا شوہر نشئی ہے سارا دن پی کے گالیاں دیتا ہے اب گھر آئے ہیں تو ان کی آرتی اتارو ہے نہ "جنت سالن والے چمچ کو گھومتے ہوئے بولی جبکہ معاز کو اتنی سیریس حالت میں بھی ہنسی آگئی۔۔۔۔۔۔

"تیری تو چھوڑ مجھے "ارباز معاز کو دو سے تین بار جھٹکتے ہوئے بولا:

بس کر دیں آپ دونوں ابھی تک تھکے نہیں میں تھک گیا ہوں آپکو دیکھتے دیکھتے لیکن آپ لوگوں اتنے عجیب ہیں جب دیکھوں لڑتے رہتے ہیں "معاز غصے سے بولا:

"تیری تو، تو بھی اپنی ماں کی طرح زبان چلائے گا "ارباز معاز کو مارنے کے لیے بڑھا۔۔۔۔۔۔

"آپ کو کبھی احساس نہیں ہو سکتے زلے کی حالت کے اصل زمہ دار آپ لوگ آپ یہ بات کبھی نہیں مانے گے آپ کی لڑائیوں سے ہم زہنی مریض بن گے لیکن آپ کے زہنے کو کچھ نہیں ہوتا "معاز افسوس سے بول کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

"تیری تربیت کا نتیجہ ہے سارا "ارباز غصے سے بول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"خود تو جیسے عالم ہے نہ آیا بڑا" جنت سر جھٹک کر ہنڈیاں بنانے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔

"میری محبت کا تعویز" ایک دم سے آواز گونجی۔۔۔

"تم سا کوئی نہیں ہے میرے لیے، میرے دل میں تمہارا بہت اونچا مقام ہے"۔۔

"میں باہر جا کر بہت محنت کروگا تاکہ دنیا کی ہر خوشی دے سکو"۔۔

زلے کے کانوں میں آوازیں گونجنا شروع ہوئی۔۔۔

"تم اس قابل تھی کیا"

"میرا نکاح ہے کل"

"کوئی بددعا ہی دے دو"

"غلطی انسانوں سے ہی ہوتی ہیں نہ"

"جان چھوڑ دو میری" آنکھوں کی پلکیں ہلنا شروع ہوئی اور دماغ جو سن تھا کچھ سوچوں کے دھاگے بننے لگا۔۔۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"پ،پ"لب کانپنے لگے۔۔۔

"م،مع،"ہلکی سی آواز میں بولتے ہوئے سر کو حرکت دی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

'اوئے معاز تیری بہن کیسی ہے"سامنے کی آنٹی معاز کو جاتے دیکھ کر بولی:

"آپی ٹھیک انشاءاللہ جلدی ہوش میں آئے گی"معاز مسکرا کر بولا:

"آ بھی جائے تو کیا دیکھے گی اپنی باپ کا تو تجھے پتہ ہی ہے اور کیا محلے والوں کی باتیں سنے گی

"آنٹی چسکے لیتے ہوئے بولی:

"اس کی آپ فکر نہ کریں میری بہن ٹھیک ہو جائے محلے والوں کو بھی دیکھ لیں گے"معاز بے فکر سے بولا:

"ہائے اتنے سے لڑکے ہو محلے والوں سے لڑائی لو گے"آنٹی منہ پہ ہاتھ رکھ کر ایسے بولی جیسے ناجانے کیا بات کر دی ہو۔۔۔۔

"ہاں اگر کوئی غلط بولے گا تو ضرور لڑوں گا"معاز سر اٹھا کر بولا:

"اے لڑکے ہم تمہارے باپ کو مشکل سے برداشت کرتے ہیں اولاد سے کچھ نہ سنے گے "آنٹی اس کی بات سن ناگواری سے بولی:

"او آچھا آپ اس قابل ہو جائے میرے باپ کو کچھ کہ سکے اور ویسے بھی آج شام بابا کو کہتا ہو آنٹی پروین کچھ کہ رہی تھی پھر آپ جانے اور وہ "معاز ہنستے ہوئے بولا:

"ن، نہیں چل جا میں نے کب کچھ کہا آیا بڑا زبان دیکھی ہے اللہ اللہ "یہ بولتے ہوئے اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی اور معاز آگے کی طرف کیونکہ وہ جانتا تھا شام تک یہ بات مرچ مسلہ کے ساتھ محلے والوں کو پتہ ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر میں نے سب پیشنٹ کو دیکھ لیا ہے "نرس ڈاکٹر ابرار کے پاس آکر بولی:

"کیا آپ مجھے پیشنٹ روم نمبر 113 کی فائل لا دیں گی "ڈاکٹر ابرار سنجیدگی سے بولے:

"جی ڈاکٹر "نرس سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف نکل گئی۔۔۔۔

"میں ائی کمن "نرس کچھ دیر بعد فائل لے کر حاضر ہوئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کم ان "ڈاکٹر مصروف سے انداز میں بولے:

"یہ لے ڈاکٹر "نرس فائل کو میز پہ رکھتے ہوئے بولی:

"شکریہ "ڈاکٹر ابرار فائل پکڑتے ہی سنجیدگی سے فائل کا مطالعہ کرنے لگے۔۔۔

"آپ کو کچھ کہنا ہے "ڈاکٹر ابرار نے کافی دیر نرس کو ایسے ہی کھڑے دیکھ کر بولا:

"جی ڈاکٹر "نرس ہچکچاتے ہوئے بولی:

"بولیے ڈاکٹر فائل کو سائیڈ پہ رکھتے ہوئے بولے:

"ڈاکٹر آپ کبھی کسی پیشنٹ کے لیے اتنی پریشان نہیں ہوئے جتنا آپ اس پیشنٹ کے لیے ہو جاتے ہیں میرا مطلب ہے جیسے آپ اسے اس ڈھائی سال میں رکھتے آئے ہیں "نرس نے ہچکچاتے ہوئے اپنی بات کو مکمل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم نے سہی کہا مجھے واقع ہی اس بچی سے محبت ہے "ابرار تسلی سے بولے:

"کیا "نرس کی آنکھیں کھل گئی اور اس کی شکل دیکھ ابرار نے اسے گھورا۔۔۔

"کچھ غلط مت سوچنا میرے لیے میری بیٹی جیسی ہے سمجھی" ابرار ناگواری سے بولے ان کے بولنے تک نرس کے تاثرات بدل چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"سوری سر" نرس شرمندگی سے بولی:

"میری بہن کا شوہر بھی نشی ہی تھا میں چھوٹا تھا کچھ نہ کر سکا جب میری بہن مری تب مجھے احساس ہوا بہنیں کتنی خاص ہوتی ہے چاہے وہ جیسی بھی حالت میں تھی لیکن میرے لیے ماں جیسی تھی اور پھر اللہ کی کرنی ایسی ہوئی میرے دو بیٹے ہیں میری کوئی بیٹی نہیں اس لیے مجھے لگتا ہے اگر میری بیٹی ہوتی تو زلے جیسی ہوتی" ڈاکٹر سانس لینے کو رکے۔۔۔

"اسی لیے مجھے اس بچی سے اتنی محبت ہے" ڈاکٹر اپنی بات پوری کرنے کے بعد نرس کو دیکھا ۔۔۔

"میں سمجھ گئی شکریہ" نرس یہ کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ ابرار آنکھوں کی نمی کو صاف کرتے ہوئے فائل پہ جھک گے۔۔۔۔۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایک تو پتہ نہیں اس ڈاکٹر کو کیا مسلہ ہے ہر آدھے گھنٹے بعد اس مری ہوئی لڑکی کے پاس بھیج دیتے خود تو کوئی کام ہے نہیں میں کیا اس کے پاس بیٹھ کر اس کی سانسیں گنو" نرس ڈاکٹر کی بات سن کر بڑبڑاتے ہوئے زلے کے کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔۔

"ایک یہ لڑکی۔۔۔۔" نرس کہتے ہوئے رکی۔۔۔

"ارے اس کی بوتل تو ختم ہو گی شکر ہے سر نے نہیں دیکھا ورنہ بہت ڈانٹ پڑتی" نرس جلدی سے بوتل تبدیل کرنے کے لیے بڑھی۔۔۔۔

"واہ آج تو یہ مجھے بھی دیکھ رہی ہیں شکر ہے کوئی تو کام کر رہی ہے" نرس اپنے آپ میں مگن بولی:

"آنکھیں کھلی ہے؟" اپنے پیچھے سے ابرار کی آواز سن نرس اچھلی۔۔۔

"آنکھیں ہیں؟؟" نرس نے اپنی بات دھرائی اور پھر جھٹکے سے پلٹی۔۔۔۔

"جی سر اس کی آنکھیں کھلی ہے" نرس خوشی سے بولی:

"بیٹا آپ میری بات سن رہی ہو" ابرار جلدی سے آگے بڑھ کر زلے کے پاس آکر بولے:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پ، پانی" زلے کپکپاتے ہونٹوں سے بولی:

"نرس پانی لاو بیٹا آپ کو ابھی زیادہ پانی نہیں دے سکتے ہم" ڈاکٹر زلے کو سمجھاتے ہوئے بولے:

"ہمم" زلے نے صرف اثبات میں سر ہلایا ایک تو کوئی اپنا پاس نہ تھا اس لیے وہ گھبرا رہی تھی۔۔۔۔

"بیٹا آپ بیٹھنا چاہو گی" ڈاکڑ اس کی گھبراہٹ محسوس کر کے بولے:

"ہمم" زلے نے گھبراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا ڈاکٹر اس کی گھبراہٹ سمجھتے بچے نہ تھے وہ اسے بیٹھا نہیں سکتے تھے بیٹی ہونے میں اور بیٹی جیسا ہونے میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

"نرس آو اور زلے کو بیٹھاو" نرس کا نام سن ابرار نے زلے کے تاثرات میں واضح فرق محسوس کیا۔۔۔۔۔

"کسے ڈھونڈ رہی ہو" زلے کو بار بار دروزے کو دیکھتا پا کر ڈاکٹر بولے۔۔۔

"م، مع، معاز کو" زلے ہچکچاتے ہوئے بولی:

"ابھی آجائے گا تھوڑی دیر پہلے ہی گیا تھا میں کال کرتا ہوں اسے "ابرار زلے کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گے۔۔۔۔

"بابا"ابرار کے ہاتھ رکھتے ہی زلے کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے۔۔۔۔۔

"ہیلو معاز بیٹا"ابرار کی کال کو پہلی بار اپنے فون پہ آتی دیکھ معاز کے دل کی دھڑکنیں بڑھی۔۔۔۔

"جی ابرار انکل"معاز کی خوفزدہ سا بولا:

"بیٹا جلدی ہسپتال پہنچو"ابرار کی بات سن معاز کے چہرہ کا رنگ اڑا۔۔

"انکل خیر ہے نہ"معاز ڈرتے ہوئے بولا:

جی بیٹا سب خیر ہے"ابرار کے لہجے میں اطمینان محسوس کر کے معاز کے دل کو تسلی ہو ئی۔۔۔۔۔

"بس آپ جلدی پہنچو"یہ کہتے ہی ابرار نے کال بند کی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ایم سوری سر ایک ایمر جنسی ہو گئی ہے مجھے جانا پڑے گا" فون بند ہوتے ہی معاز کلاس کی طرف بھاگا اور بیگ اٹھاتے ہی بولا:

"او کے بیٹا آرام سے جانا" ٹیچر معاز کو پریشان دیکھ کر بولے:

"جی سر" یہ کہتے ہی معاز کالج سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

---

20 منٹ کے سفر کو دس منٹ میں طہ کرتے معاز جیسے اڑ کے پہنچا تھا اور ڈاکٹر ابرار کو یقین تھا صرف معاز ہی ہے جو زلے کے لیے اتنی تیزی سے پہنچ سکتا ہے۔۔۔

تیزی سے راہداری سے گزرتے ہوئے معاز نے کمرے کے باہر آ کر سانس لیا اور ان سب میں اسے صرف اور صرف پندرہ منٹ لگے تھے۔۔۔

روم کا دروازہ کھولتے ہوئے معاز کے ہاتھ تیزی سے کانپا لیکن پھر معاز نے اپنے اپنے ہوش و ہواس پہ قابو رکھتے تیزی سے دروازی واہ کیا۔۔۔

جیسے ہی دروازہ کھوا تو نرسوں کا ہجوم اور ڈاکٹرز کو کھڑے پا کر معاز کا دل زور سے دھڑکا اور پاوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا، کیا ہو رہا ہے" معاز کپکپاتے ہوئے بولا:

اس کی آواز سنتے ہی سب نے پلٹ کر معاز کو دیکھا۔۔۔

"معاز بیٹا آج وہ ہوا ہے جس پہ آپ کو یقین ہی نہیں آئے گا" ابرار مسکراتے ہوئے بولے اور ان کی خوبصورت مسکراہٹ دیکھ معاز کا دل خوشگوار انداز میں دھڑکا اور وہ تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔

"آپی" معاز نے کہتے ہی زلے کو دیکھا اور اسے دیکھتے ہی ساکت ہوا:

"مع، معاز" زلے مسکراتے ہوئے بولی اس کا بولنا تھا کہ معاز کی آنکھیں تیزی سے نم ہو ئی۔۔۔

"آپی، آپی" معاز بھیگے لہجے میں کہتے ہی تیزی سے زلے سے لپٹ گیا۔۔۔

"آپی میں نے آپ کو بہت یاد کیا بہت زیادہ" معاز روتے ہوئے بولا:

"معاز بڑے ہو گے ہو تم اور مرد روتے نہیں ہے" زلے اس کے آنسو کو اپنے کندھے پہ گرتے محسوس کر کے بھیگا سا مسکرائی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"روتے ہیں آپی کیوں نہیں روتے جب اپنا تکلیف میں ہو آنسو بہتے ہیں" معاز نم سے لہجے میں ہچکی لیتے ہوئے بولا:

"ارے میرا معاز اتنا بڑا کب ہو گیا" زلے معاز کو خود سے دور کرتے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی:

"جب آپ سے بڑا نہ رہے اور آپ کو بڑا بننا پڑا چھوٹی عمر تب بڑی باتیں ہی آتی ہیں تب بڑا ہونا پڑتا ہے گھر کے لیے گھر کے حالات کے لیے معاشرے کو جھیلنے کے لیے" معاز ایک ہی سانس میں بولا:

"معاز کیا یہ وقت اتنا برا تھا" زلے آنکھوں میں نمی لیے اسے روتے دیکھ کر بولی:

"برا نہیں تھا بس آپ نہیں تھی نہ" معاز خود کو سنبھالتے ہوئے بولا:

"میں ہوتی وقت برا نہ ہوتا" زلے بھیگی آواز میں بولی:

"ہوتا بھی تو برا نہ لگتا" معاز یقین سے بولا:

"تم اتنا یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو بتاؤ زرا" زلے حیرانی سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیوں کہ آپ کبھی مجھے پریشان نہ ہونے دیتی خود چاہے جتنی مرضی اذیت سہ لیتی یہی تو کرتی آئی ہے آپ" معاز اداسی سے بولا:

"ایسا بھی نہیں ہے میرے بھائی میرے ساتھ تھے" زلے مسکراتے ہوتے معاز کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولی:

"اگر ایسا ہوتا تو آپ خود اس اذیت سے ایسے نہ گزرتی ایسی کون سی تکلیف تھی آپی جو آپ کسی کو بتا نہ سکی" معاز زلے کا ہاتھ تھام کر بولا:

"معاز کچھ اذیتیں صرف آپ کی اپنی ہوتی ہیں جیسے آپ خود کو بتاتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں کہ آپ کے لبوں تک آتے آپ خود نہ ٹوٹ جائے پھر وہ اذیتیں صرف دل اور دماغ میں رہ جاتی ہے اور وہ کبھی نہیں مٹتی چاہے کتنے ہی مرہم رکھ لو" زلے اپنی گال پہ بہتا آنسو صاف کر کے بولی:

"گھر میں سب کیسے ہیں" زلے معاز کو دکھی دیکھ جلدی سے بات کو بدلتے ہوئے بولی:

"ٹھیک ہیں ماما کو بتاتا ہوں بہت خوش ہو گی میں بتا کر بھی نہیں آیا" معاز چہرہ پہ ہاتھ پھیر کر خوشی سے بولا:

"معاز مجھے سب سنائی دیتا تھا مجھے سب یاد ہے" زلے اداس نظروں سے معاز کو دیکھ کر بولی اور اس کی بات سنتے جیب سے موبائل نکالتے معاز کے ہاتھ ساکت ہوئے۔۔۔۔

"انہیں مت بتاوا ابھی میں کسی سے ملنا نہیں چاہتی یقین جانو بہت تکلیف میں ہو دیکھو مجھے موت بھی نہیں آتی" زلے کی آنکھوں سے یہ بولتے ہی آنسو ٹپکے اور اس کی بات سن معاز نے تڑپ کر زلے کو گلے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی صدقے آپی ایسے نہ کہے میں بہت تکلیف سے گزرا ہو یقین جانے" معاز روتے ہوئے بولا:

"معاز رویا نہ کرو، میں صدا نہیں رہو گی" زلے معاز کو دور کرتے بولی:

"آپی صدا تو کوئی بھی نہیں رہتا صدا رہنے والی زات تو اللہ کی ہے نہ" معاز زلے کو دیکھتے ہوئے بولا:

"معاز وقت نے تمہیں بہت سمجھدار کر دیا مجھے آج بھی یاد ہے وہ بچہ جو کبھی سوچ کر نہیں بولتا تھا اب بولتا ہے تو لفظوں میں ایک عجیب سی تاثیر ہے جو نرم دلوں کی نشانی ہے" زلے معاز کا چہرہ ہاتھ سا تھام کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپی اللہ ہے نہ انسان تو ناچیز ہے وہ تو جسے چاہے سنوار دیں جسے چاہے بگاڑ دیں" معاز زلے کے ماتھے کا بوسہ لے کر بولا:

"معاز" زلے روم میں ڈاکٹر کو داخل ہوتے دیکھ رکی۔۔۔

"بس معاز بیٹا زلے نے آج کافی بات کر لی اب آرام کا وقت ہے آپ جانتے ہو نہ زلے بچے کی طبعیت" ابرار ڈاکٹر معاز کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر بولے:

"جی انکل" زلے نے معاز کا رویہ محسوس کر کے ابرار کو دیکھا۔۔

"زلے بچے اب کیسے ہو" ابرار زلے کے پاس پڑی کرسی پہ بیٹھ کر بولے:

"میں ٹھیک ا، انکل" زلے انکل کہتے ہچکچائی۔۔

"زلے یہی ہے جنہوں نے تمہارا سارا علاج کیا ہے" معاز زلے کو ہچکچاتے دیکھ بولا:

"بیٹا گھبراو نہیں میری کوئی بیٹی نہیں ہیں میں نے ان ڈھائی سالوں میں تمہیں ہی بیٹی مانا ہے میرے دو بچے ہیں جو ابھی چھوٹے ہیں مجھے آپ بھی ان کے جیسی ہی عزیز ہو" ابرار زلے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے اور زلے کو یہ لمس جانا پہچانا محسوس ہوا زلے نے غور سے ابرار کے چہرے کو دیکھا جن پہ نور تھا اور خوبصورت مسکراہٹ۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی انکل" زلے مسکرائی۔۔۔۔

"کوئی بھی پریشانی ہو مجھے بتانا" ابرار زلے کو سمجھاتے ہوئے بولے:

"اوکے" زلے اثبات میں سر ہلا کر بولی:

"بیٹا آپ نے روز صبح شام کچھ دیر چلنے کی کوشش کرنی ہیں ڈھائی سال جسم کو حرکت نہ دینے کی وجہ سے آپ کو دوبارہ اسے چلنا سیکھنا ہے جیسے ایک بچا چلنا سیکھتا ہے" ڈاکٹر ابرار نے تمام تفصیل دیتے ہوئے اسے آرام کرنے کی تاکید کی۔۔۔۔۔۔۔

"ماما" معاز گھر آتے ہی چلایا۔۔۔

"تجھے سمجھ کیوں نہیں آتی مجھے پیسوں کی ضرورت ہیں" ارباز غصے سے جنت سے بولا:

"مجھے پتا ہے جتنی تجھے ضرورت ہے میں سب بہانے جانتی ہو یہاں کوئی تم کما کر میرے ہاتھ پہ نہیں رکھتے سمجھے میرا زیور بکا ہے تمہارا کیا سارا پیسا جوے میں اڑا دو اور پھر میں کیا کرو گی بتاو میں نے تو بچے پالنے ہیں" جنت بھی اسی کے انداز میں بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں تو پیتا سرِ عام پیتا ہو پیو گا تجھے کیا تکلیف ہیں" ار باز ناگواری سے بولا اور بس یہی تک تھی معاز کی خوشی معاز نے افسوس سے اپنے ماں باپ کو دیکھا جنہیں اصل میں اولاد کی کوئی فکر نہ تھی ماں کو تھی بھی تو ابو نے ان کی ذہنی حالت کو ویسے ہی خراب کر دیا تھا رہا کچھ بھی نہیں تھا یہ اس کے ماں باپ تھے ماں باپ اپنی اولاد کی خوشیوں کے لیے کیا کچھ نہیں کرتے اور ایک یہ تھے کوئی خوشی کا موقع دکھ میں نہ بدلے ایسا ہوتا نہ تھا۔۔۔۔۔۔

"معاز تو کب آیا" جنت معاز کو کمرے کی طرف بڑھتے دیکھ بولی:

"جب آپ دونوں پیسوں کے لیے لڑ رہے تھے" معاز یہ بولتے ہی کمرے میں چلا گیا۔۔

"دیکھا اپنی نافرمان اولاد کو سلام تک نہیں کیا یہ سکھایا تو نے اسے" ار باز معاز کا رویہ دیکھ جنت پہ چلایا۔۔

"بس کر دیں اتنے تم حاجی اور بچوں کے آتے ہی ان کے پیچھے نہ پڑ جایا کرو سمجھے" جنت یہ بولتے ہی معاز کے لیے کھانا لینے چل دی اور ار باز دونوں کو غصے سے دیکھ باہر نکل گیا جبکہ معیز نے چھت سے افسوس سے تینوں کو دیکھا وہ پوچھنا چاہتا تھا معاز سے کہ وہ خوش کیوں ہے لیکن اس سے پہلے ہی اس نے امی ابو کی باتیں سن لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹا پریکٹس کیسی چل رہی ہیں" ابرار زلے کے پاس آتے ہوئے بولے:

"بہت اچھی انکل" زلے مسکراتے ہوئے بولی یہاں سب کا رویہ زلے کے ساتھ بہت اچھا تھا۔۔۔۔

زلے کو جنت، معیز اور ارباز مل گے تھے اب زلے کی پریٹیس میں صرف دو ہفتے رہ گے تھے ارباز کو دیکھتے ہوئے زلے حساب لگا چکی تھی گھر جا کر وہی دیکھنا ہے جو آج سے 3 سال پہلے دیکھتی تھی۔ زلے کی طبعیت کو سنبھلتے ہوئے 5 مہینے لگ گے تھے وہ بہت کمزور تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا کوئی پریشانی تو نہیں ہے نہ یہاں آپ کو" ابرار زلے کی صحت کو لے کر بہت پریشان رہتے تھے نا جانے کیوں انہیں زلے میں اپنی بہن نظر آتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں انکل سب بہت اچھے ہیں، میں آپ سب کو بہت یاد کرو گی" زلے نم آنکھوں سے بولی:

"میں بھی اپنی بیٹی کو بہت یاد کرو گا" ابرار بھی اداسی سے بولے:

"ارے آپ اداس نہ ہو میں ملنے آتی رہو گی اپنے اتنے پیارے سے انکل کو" زلے شرارت سے بولی:

"ارے بلکل تمہاری آنٹی بڑا یاد کر رہی تھی بات کر لینا ان سے" ابرار جاتے ہوئے پلٹ کر بولے:

"کیوں آپ انہیں ٹائم نہیں دے رہے کیا اب وہ مجھ سے شکایت کریں گی" زلے پھر سے شرارت سے بولی اس کی بات سنتے نرسیں ہنسنے لگ گئی۔۔۔

"چپ پاگل لڑکی، ایسی باتیں سب کے سامنے نہیں بولتے" ابرار بھی شرارت سے بولے اور ان کی بات پہ زلے کا قہقہ بلند ہوا ابرار نے زلے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے اس کے قہقہ سلامت رہنے کی دعا دی ان کے پلٹتے ہی زلے نے آنکھوں کی نمی صاف کی وہ کبھی اپنے محسن کو اپنی وجہ سے اداس نہیں دیکھ سکتی تھی اس کے پاس کچھ نہ تھا سوائے جھوٹے قہقوں کے ان کی دعا پہ وہ کہنا چاہتی تھی۔۔۔

"جو لوگ بد دعاوں کے زیر اثر ہو ان پہ دعائیں اثر نہیں کرتی ان پہ ہمیشہ خزاں کا موسم ہی رہتا ہے"۔۔۔۔۔۔

دیکھتے دیکھتے وقت تیزی سے گزرا آج زلے نے گھر جانا تھا آج زلے بہت اداس تھی اسے لینے صرف معاز ہی آیا تھا۔۔۔

"چلو زلے" معاز سارا سامان اٹھاتے ہوئے بولا:

"معاز مجھے ابرار انکل سے ملنا ہے" زلے اداسی سے بولی:

"زلے دیکھو گھر تو جانے ہی نہ چاہے جیسا بھی ہو اور ہمارے پاس کوئی دوسرا رستہ بھی نہیں ہے" معاز خود آنے والے حالات سے خوفزدہ تھا پہلے تو وہ باتیں کرتا تھا اب عمل کرنا تھا

"معاز جانا تو ہے نہ بس مجھے سر سے مل لینے دو" زلے منت بھرے انداز میں بولی:

"اوکے آپی جی بھوک لگی ہے آپ کو؟ میں کنٹین سے کچھ لے آؤ؟" معاز سامان دوبارہ رکھتے ہوئے بولا:

"اوکے بھاگ کر جاو" زلے کچھ وقت اکیلے رہنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

"سنے ابرار ڈاکٹر کہاں ہے" معاز کنٹین کا بہانہ بنا کر ابرار کو ڈھونڈنے آیا تھا۔۔۔

"ڈاکٹر اپریشن تھریٹر میں ہے بس آنے والے ہی ہیں" نرس معاز کو دیکھ کر بولی:

"اوکے شکریہ" معاز کنٹین کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"سر آپ کو ایک لڑکا ڈھونڈ رہا تھا" نرس ابرار کو آتے دیکھ کر بولی:

"کیسے دکھتا تھا لڑکا" ابرار نرس کو دیکھ کر بولا:

"سر زیادہ عمر نہیں ہو 17 سال کا" نرس سوچتے ہوئے بولی:

"اوکے ٹھیک ہے میں سمجھ گیا" ابرار کہتے ہی زلے کے روم کی طرف بڑھے۔۔۔

"بیٹا میں اندر آجاو" دروازے کے پاس پہنچ کر ابرار اونچی آواز میں بولے:

"جی انکل" زلے جلدی سے سہی ہو کر بیٹھی۔۔۔

"ارے مجھے لگتا میری بیٹی مجھے یاد کر رہی تھی" ابرار محبت سے بولے:

"جی انکل آج میں جا رہی ہو میں آپ سے ملنا چاہتی تھی" زلے اداسی سے بولی:

"ہمم آج ہماری بیٹی جا رہی ہے" ابرار بھی اداسی سے بولے:

"جی" یہ کہتے ہی زلے کی آنکھ سے آنسو ٹپکا۔۔۔

"ارے روتے نہیں ہیں بیٹا یہ دیکھو میں اپنی بیٹی کے لیے کیا لایا ہوں" ابرار نے محبت سے بولتے ہوئے ایک ڈبہ گلابی کور کیا ہوا زلے کے سامنے کیا۔۔۔۔۔۔

"انکل یہ کیا ہے" زلے حیرانی سے بولی:

"کھولو گے تو پتہ چلے گا نہ بچے" ابرار ڈبہ زلے کو دیتے ہوئے بولے:

"جی انکل" زلے نے اثبات میں سر ہلاتے ڈبہ کھولنا شروع کیا۔۔۔

"یہ کیا" زلے ڈبہ کھولتے ہی دنگ رہ گئی۔۔۔

"یہ ایک ایسا شیشہ ہے جو میری بیٹی کو بتائے گا کہ باپ کے سامنے جھوٹے قہقہ نہیں لگاتے خود کو پہچانو رونا مسلوں کا حل نہیں ہوتا میں تمہیں چوکلیٹ، بھالو، اور بہت کچھ دے سکتا تھا لیکن اگر میں نے یہ دیا ہے تو اس کے پیچھے کوئی بڑی وجہ ہے جب اگلی بار ملے گے تو میں چاہو گا تم وجہ بتاو" ابرار زلے کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زلے کو پتہ تھی وجہ یہ اس لیے دیا گیا تھا کہ زلے اپنے موجود میں محرومیوں کو دیکھنے کی بجا ئے اپنی خوبیوں کو پہچانے جھوٹی ہنسی کو چھوڑ کر اصلی خوشی کو محسوس کریں خود کو سنوارے اپنے اندر کی ویرانیوں سے لڑے۔۔۔

"انکل" زلے کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے اور لب کپکپائے۔۔۔

"جی بیٹا" ابرار مسکراتے ہوئے بولے:

"کاش آپ میرے بابا ہوتے" زلے کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا اور دروازے پہ معاز کی آنکھوں سے آنسو کیوں کہ آج زلے مجبور تھی اگر ان کے گھر کا مرد آچھا ہوتا آج وہ کسی نا محرم کو باپ کی خواہش نہ ظاہر کر رہی ہوتی معاز نے آنکھیں بند کر کے آنسو پی لیا۔۔۔۔

"بیٹا ضروری نہیں ہو تا رشتہ خون کا ہی ہو آحساس ہو نا رشتے میں مخلصی ہونی چاہیے یقین جانو کبھی کبھی ہمارے اپنے ہمارے اتنی جگہ ہی نہیں چھوڑتے کہ ہم ان سے کوئی امید لگائے لیکن وہ اپنا وقت بھول جاتے ہیں" ابرار آنکھوں میں نمی لیے بولے:

"تم ایک بہت اچھی بیٹی ہو فرمابردار اگر کوئی میری بیٹی ہوتی میں خواہش کرتا تم جیسی ہو

"ابرار محبت سے بولے:

"بابا" زلے ابرار کر ہاتھ کر اس پہ سر رکھتی پھوٹ پھوٹ کر رہ دی یہ وہ واحد انسان تھی جنہوں نے زلے کی خواہش کی تھی وہ کیسے نہ روتی۔۔۔

"بس بیٹا جب ضرورت ہو بلا جھجھک آجانا میری زلے اتنی فارغ نہیں لوگوں کی باتیں سنے تمہارے باپ کے گھر کا دروازہ کھلا ہے" ابرار زلے کو روتے دیکھ بولے:

"جی بابا" زلے مسکرائی۔۔

"اپنی ماما سے بات کر لینا مجھے ڈانٹتی رہتی ہیں" ابرار شرارت سے بولے:

"او کے جی اب میں انہیں بتاؤ گی ان کے شوہر نرسوں کو تاڑتے ہیں" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"استغفر اللہ کیوں میرا گھر توڑوانا چاہتی ہو لڑکی کب دیکھا تم نے مجھے لڑکیوں کو تاڑتے" ابرار کانوں کو ہاتھ لگا کر بولے اور زلے کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہا بابا میں آپ کو بہت مس کرو گی" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"میں بھی" ابرار زلے کو دیکھتے ہوئے بولے:

"لگتا ہے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے" معاز جلدی سے اندر آتے ہوئے بولا:

"میں کبھی جانے نہ دیتا لیکن یہ دنیا بہت ظالم ہے آحساس، مخلصی اور محبت کو نہیں مانتی" ابرار معاز کو دیکھتے نم آنکھوں سے بولے:

"چلو میں بیٹی کو باہر تک چھوڑ کر آو" ابرار سامان اٹھا کر بولے۔۔۔

"ارے انکل آپ یہ کیا کر رہے ہم کر لے گے" معاز شرمندہ ہوتے ہوئے بولا:

"ارے کوئی بات نہیں میری بیٹی ہے میں اس کا سامان نہیں اٹھاو گا کیا" ابرار نے مسکراتے ہوئے اور کہا اور باہر نکل گے معاز نے ایک نظر زلے کو دیکھا اور خود بھی باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یہ ہمارا گھر ہے" زلے نے حیرانی سے معاز کو دیکھا۔۔۔

"ہاں پچھلے سال امی نے نیا بنوایا ہے" معاز مسکراتے ہوئے بولا:

"پیسے کہاں سے آئے" زلے پھر سے حیرانی سے بولی:

"بس آگے، چلو گھر چلے" معاز نظریں چراتے ہوئے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ارے بتاونا" زلے گاڑی سے نکلتے ہوئے بولی:

"ارے یہ تو وہی لڑکی ہے نہ جو 3 سال پہلے بیمار ہوئی تھی اللہ اللہ دیکھوں کیسے منہ اٹھا کر آ گئی" محلے کی عورتیں جمع ہونی شروع ہو گی۔۔۔۔

"ارے ہاں لگتی تو وہی ہے کیا پتہ ساتھ کوئی بچہ بھی ہو شکل سے کتنی معصوم لگتی ہیں دیکھو تو" دوسری عورت بولی جبکہ زلے تو ان کی باتیں سنتی حیرانی سے کبھی معاز کو دیکھتی تو کبھی عورتوں کو۔۔۔

"ارے کیا پتہ وہی مار دیا ہو، آج کل کیا پتہ کالج جاتی تھی اس کا باپ تو پہلے ہی کہتا تھا" تیسری عورت بولی:

"ہاں بھائی! توبہ توبہ کیا زمانہ آ گیا ہے پتہ نہیں کس منہ سے واپس آئی ہیں" اس کے ساتھ کی عورت بولی:

"ی، یہ سب ک کیا ہے" زلے حیرانی اور دکھ سے بولی:

"آپ پریشان نہ ہو آپی یہ سب کچھ نہیں جانتی نہ اس لیے ایسے بات کر رہی ہیں" معاز زلے کو تسلی دیتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہائے اللہ کیسا بھائی ہے میرا بیٹا ایسا کرتے تو قتل کر دیتی" سامنے والے گھر کی عورت آتے ہوئے بولی:

"اور کیا بہن ہمارے بھائی اور شوہر تو زندہ دفنا دیتے ان میں دیکھو غیرت ہی نہیں ہیں" محلے کی عورتوں کی باتیں سن زلے کو اپنا دماغ گھومتا محسوس ہوا آج اسے احساس ہوا اسے واقع ہی مر جانا چاہیے نہیں تو قومے میں نہیں جانا چاہیے تھا آج اسے لگا وہ واقع ہی

لگا کہ وہ منحوس ہے اپنے گھر والوں کے لیے خاندان کے لیے اس کا خاندان اتنا بڑا تھا چچا تھے، پھپھو تھی، خالہ تھی، ماموں تھے، لیکن آج اس میدان میں اس کے ساتھی صرف اس کا بھائی تھا آج زلے کو محسوس ہوا آستین میں سانپ پالنا کسے کہتے ہیں وہ سب سانپ ہی تھے جو گرے تھے آستین سے۔ نم آنکھوں سے زلے نے اپنے سے چھوٹے بھائی کو دیکھا جو لڑ رہا تھا اس کے لیے وہ کہتا تھا بھائی قربان، وہ کر کے دیکھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"آپ سب کو اللہ سے ڈرنا چاہیے، آپ سب تہمتیں لگا رہے ہیں" معاذ ان سب کو دیکھ کر بولا:

"ارے کون سی، تہمت جس کا باپ سر عام کہتا ہو ان کی گواہی کون دیتا ہے" اور یہاں معاز کا حوصلہ ٹوٹا اسے سمجھ آیا لوگ کیوں کہتے ہیں اپنے ہی برباد کرتے ہیں غیروں کو کہا پتہ ہوتا کہ تکلیف سب سے زیادہ کہاں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔

"اگر یہی بات ہے تو پھر اللہ پہ چھوڑتی ہوں اپنے باپ کا معملہ بھی اور آپ کا بھی" زلے نم آنکھوں سے بولتے اندر کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے زلے آئی ہے" جنت زلے کو دروازے دیکھ کر جلدی سے زلے کے پاس آئی۔۔

"کیسی ہے تو" جنت زلے کا ماتھے اپنے دوپٹے سے صاف کرتے ہوئے بولی اور آج زلے کو لگا بھائی کے بعد ماں تھی جو سچی محبت کرتی جو شوہر سے بھی جوتے کھا رہی تھی اولاد کے لیے اور دنیا سے بھی اولاد کا سن کر بھی اولاد کا ماتھا چوم رہی تھی یہی زلے کا ظرف ٹوٹا اور جنت کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ رو دی۔۔۔۔۔۔

"ماما آپ کیسی ہے" زلے نم لہجے میں بولی:

"میں ٹھیک میرا بچا" جنت محبت سے زلے کے آنسو پونچ کر بولی:

"کھانا کھایا میرے بچے نے" جنت زلے کی طرف دیکھ کر بولی:

"جی ماما" زلے نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"آج میں بریانی بناو گی میری زلے کو پسند ہے نہ" جنت جلدی سے معیز کو گوشت کے پیسے دیتے ہوئے بولی:

"جی ماما" زلے تو بس ان کا محبت سے بھرا انداز دیکھ رہی تھی ان کی نفسیات زلے کی سمجھ میں آگئی تھی جب تک ارباز پاس ہوتا وہ چڑچڑا ہی رہتی تھی۔۔۔۔۔

"چاچو کہاں ہے" ماں کا موڈ اچھا دیکھ آخر زلے نے پوچھ ہی لیا۔۔۔

"اپنے سسرال گیا ہے امی یاد کر رہی تھی" جنت سنجیدگی سے بولی:

"آچھا آپی آپ آرام کر لیں، آجائے میں آپ کو آپ کا کمرہ دکھاتا ہوں" معاز محبت سے زلے کی بازو میں بازو ڈال کر اسے لیے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

"معاز تم نے ڈھائی سال کیسے ان لوگوں میں گزارا" زلے نم آنکھوں سے بولی:

"آپی برا وقت تھا نہ گزر گیا" معاز نظریں چراتے ہوئے بولا:

"تم کیسے سمجھ دار نہ ہوتے تم نے تو زمانہ دیکھ لیا معاز" یہ کہتے ہی زلے کی آنکھوں سے آنسو گرے۔۔۔

"آپی رویا نہ کریں دعا کیا کریں" معاز محبت سے زلے کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا:

"آج مجھے امی کا دکھ سمجھ آ گیا معاز، آج مجھے پتہ چل گیا وہ کیوں کہتی تھی مجھے موت آ جائے وہ آنے والے حالات سے واقف تھی مائیں سب جانتی ہوتی ہیں معاز وہ بھی جان گئی تھی

"زلے یہ کہتے ہی پھوٹ پھوٹ رو دی۔۔۔

"آپی آپ ایسی باتیں نہ کیا کریں" معاز اداسیٔ سے بولا:

"معاز دیکھو نہ میں پہلے کتنا ہنستی تھی امی ڈانٹتی تھی نہ ہنسا کر زلے اور جب امی موت کا کہتی رہی میں دونوں کا نا سمجھ سکی کتنی نافرمان اولاد ہو میں" زلے اداسی سے بولی:

"آپی موت پہ کسی کا اختیار نہیں اس لیے خود کو قصوروار ٹھہرانے سراسر زیاتی ہے آپ اس بات کو سمجھ لیں" معاز زلے کے ہاتھ تھام کر اسے سمجھاتے ہوئے بولا:

"دیکھو لو میں اپنے معملہ میں بھی ظالم ہی ہوں" زلے بے بسی سے مسکرائی۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپی آپ کو ایسی کون سی بات پریشان کر رہی تھی کہ 3 سال پہلے آپ کی یہ حالت تھی" معاز نے آخر سالوں سے چھپا راز پوچھ ہی لیا جنت جو دروازے پہ زلے کو بلانے آئی تھی سوال سنتے ہی رکی شائد وہ بھی جواب جاننا چاہتی تھی۔۔۔۔

"معاز کبھی محبت نہ کرنا یہ بہت تکلیف دیتی ہیں محبت دور سے خوبصورت احساس لگتا ہے ایسا محسوس ہوتا جیسے آسان ترین کام ہو لیکن جب ہو جاتی ہے تو یہ اس روزے کی طرح ہے جس میں انسان سارا دن کام کرتا ہے جب روزے کھلنے کا وقت آئے اور آپ کے پاس روزہ کھولنے کو کچھ موجود نہ ہو اور اس وقت بے بسی کی کیفیت جانتے ہو میں نے محسوس کی ہیں "زلے نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھ کر بولی زلے کو بولتے دیکھ معاز نے خود کو سننے کے لیے تیار کر لیا آج تک وہ بہن کی خاموشی سنتے آیا تھا اب اس خاموشی کو الفاظ مل رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"محبت ہونے اور اس پہ قائم رہنا دونوں الگ چیزیں ہیں انسان کر لیتا ہے لیکن قائم نہیں رہ سکتا کسی ایک کا ہو کر رہنا بہت مشکل ہوتا ہے جیسے ایک انسان کو ملک سے نکال دیا جائے اور

دوسرے ملک بھیج کر پاسپورٹ رکھ لیا جائے تو تم اس انسان کی تڑپ محسوس کر سکتے ہو اپنوں کے لیے، وطن کے لیے نہیں نہ بلکل ایسی تڑپ ہوتی ایک کار ہنے میں"

زلے سانس لینے کور کی اور پھر معاز کے تاثرات کو جاننے کی کوشش کی۔۔۔۔

"میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا مجھے بہت ازیت دی تھی زہنی" اور یہ بات سنتے ہی جنت کا ہاتھ اس کے منہ تک گیا ان کی بیٹی کو کیا روگ لگ گیا تھا باہر سے کسی آواز کو محسوس کر کے جنت زلے کو بلائے بغیر باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

"آپی کیا میں پوچھ سکتا ہوں وہ کون تھا" معاز چہرہ جھکاتے ہوئے بولا:

"معاز میں نہیں چاہتی تم اس سے نفرت کرو" زلے بے بسی سے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی:

"آپی قسم کھاتا ہوں، اور میں کیسے اس انسان سے نفرت کر سکتا ہو جس سے میری آپی کو اتنی محبت ہے" معاز نم آنکھوں سے بولا:

"معاز تم نے غیرت میں آکر میرا قتل نہیں کیا تم نے برا نہیں منایا کوئی اور ہوتا مجھے یہی دفن کر دیتا، تم کیسے بھائی ہو" زلے نے آخر دل میں آیا سوال پوچھ ہی لیا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپی قتل وہ کرتے ہونگے جن کے پاس زیادہ بہنیں ہوتی ہیں یا جن کو بہن سے زیادہ عزت سے پیار ہوتا ہے لیکن میری ایک ہی بہن جو مجھے عزیز ہے اور عزت کا کیا ہے ہم اس جگہ سے کسی اور چلے جائے گے دوبارہ مل جائے گی بہن دوبارہ نہیں آتی اس کے بعد پتہ نہیں جنت میں ملاقات ہو کہ نہ" معاز کی بات سن زلے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔۔۔۔

"ہمارا واسطہ اس معاشرے سے ہے، جہاں ہم زندہ لوگوں کو رلاتے ہیں

اور مردہ لوگوں پر روتے ہیں یہی ہماری غلطی ہے اس سے آچھا یہ نہیں ہم انسان کے غم پہ رو لیں اسکی قبر پہ رونے سے کہی زیادہ بہتر ہے" معاز سمجھداری سے بولا:

"معاز تم مجھے خود سے کہی زیادہ بڑے محسوس ہو رہے ہو" زلے معاز کا ہاتھوں میں تھام کر بولی:

"آپی اس کا نام بتائیں" معاز زلے کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بولا:

"علی" زلے نے کہتے ہی چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

"پھپھو کا" معاز نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زلے کا سر اثبات میں ہل گیا۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپی پریشان نہیں ہونا آپ کا بھائی آپ کے ساتھ ہے آپ کا بھائی قربان آپ پہ" زلے کو گلے لگاتے ماتھا چوم کر بولا:

"میرا بھائی میرے ساتھ ہے پریشانی کیسی" زلے مسکراتے ہوئے بولی:

"چلے آرام کریں میں بھی چلتا ہوں" معاز زلے کو آرام کا کہنا کا کہہ کر خود چھت پہ چلا گیا جنت نے معاز کو چھت پہ ٹہلتا دیکھا تو خاموشی سے اندر کی طرف بڑھ گئی شائد وہ اس کے دل کی حالت سے واقف تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے آج تو ہماری بیٹی آئی ہوئی ہے" زلے کو دیکھ ارباز مسکراتے ہوئے بولے:

"جی چاچو" زلے بھی مسکراتے ہوئے ان سے ملی۔۔۔

"خیر کیسی ہو زلے" ارباز زلے سے بولے:

"میں بلکل ٹھیک آپ سنائے" زلے نے بھی ہمت کر ہی لی:

"میں بھی ٹھیک" ارباز بولتے ہی چپ ہوئے۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماموں گھر سب ٹھیک تھے "زلے وہاں کے حالات کا پوچھتے ہوئے بولی:

"ہاں سب ٹھیک تھی سب خیر تھی "ارباز لاپرواہی سے بولے:

"ہمم "زلے یہ کہتے ہی اندر کی طرف بڑھ گئی کتنا مشکل ہوتا ہے نہ اپنے آنسو اپنوں کے سامنے چھپانے جنہوں نے آپ کی عزت کو خراب کیا ہو۔۔۔۔

"میں سوچ رہی ہو ہماری زلے ٹھیک ہو گئی ہیں ماشاءاللہ سے ہم خیرات کریں "جنت زلے کو دیکھ کر بولی:

"ہاں پر سوجمعہ بنوا لیتے ہیں دیگے "معاز بھی جنت کی بات پہ ہامی بھرتے ہوئے بولا:

"چلو سہی ہے معاز سب سے بات کروانا میری میں سب کو کہ دو "جنت سبزی بناتے ہوئے بولی:

"جی امی "معاز فرمابرداری سے بولا:

"امی رہنے دیں آپ کو کیا شوق چڑھا ہیں بے عزتی کروانے کا "معیز گیم کھیلتے ہوئے بولا:

"یہ کیا طریقہ ہے معیز بات کرنے کا" معاز معیز کو گھورتے ہوئے بولا:

"ہاں تو کیا غلط کہا پہلے لوگ بہت ہماری تعریف کرتے ہیں جیسے اب رشتے داروں کو بھی بلالو ایسے ہی ان کی باتیں سنو میری مانیں تو رہنے دیں اور ویسے جتنی ہماری عزت ہے ہمیں پتہ ہیں" معیز اپنی بات کے آخر میں زلے کو دیکھ تنزیا مسکرایا اور زلے کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی یہ اس کے اپنے تھے۔۔۔۔۔۔

"بکواس نہ کرو اور ویسے بھی خیرات اللہ کے نام پہ کرنی ہے، تم اپنا منہ بند رکھا کرو" معاز زلے کو نم آنکھوں سے جاتا دیکھ غصے سے بولا جبکہ جنت نے دونوں کو افسوس سے دیکھا۔۔۔

"امی آپ نے کچھ بولا کیوں نہیں معیز کو آخر کب آپ اپنی اولاد کے حق میں بولنا سیکھے گی" معاز غصے سے بول کر باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"معاز کیا ٹائم ہوا ہے" جنت اپنی نیند سے جاگتے ہوئے بولی:

"امی 12 بج رہے ہیں" معاز کتاب سے سر اٹھا کر بولا:

"بیٹا جلدی سو جانا، ابو آ گئے کیا" جنت فکر مندی سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں امی ابھی نہیں آئے" معاز ٹائم دیکھتے ہوئے بولا:

"بیٹھا ہو گا نشئیوں کے ساتھ ہزار بار کہا وقت سے گھر آیا کریں لیکن حیرت ہے کبھی اثر ہو جائے" جنت بڑبڑاتے ہوئے نیند میں چلی گئی ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ چھت سے عمران کی آواز آئی۔۔۔

"بھابھی، معاز کوئی ہے"

"اللہ خیر کریں چاچو بلا رہے ہیں" معاز جلدی سے صحن کی طرف بھاگا زلے بھی نیند سے جاگ گئی۔۔۔

"کیا ہوا چاچو" معاز پریشانی سے بولا:

"ار باز نشے میں کہی گرا پڑا تھا میرے ملازموں دیکھا تو مجھے فون کر دیا میں نے کہا گھر لے آو آتے ہونگے دروزہ کھول کر اندر بلا لو" عمران کہتے ہی اپنے گھر کی طرف بڑھ جبکہ معاز شرمندہ اور پریشان دونوں ہوا۔۔۔

"یہ سب کیا ہے معاز" زلے پریشانی سے بولی:

"آپی پریشان نہ ہو جاتا ہے کبھی کبھی ایسے، ابھی بندے آئے گے چھوڑ جائے گے آپ کچھ دیر کے لیے اندر چلی جائے" معاز دکھ اور غصے سے بولا:

"ہمم" معاز کا انداز دیکھ زلے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

جیسے ہی دروازہ بجا معاز تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا دروازہ کھولتے ہی ارباز کو انتہائی مدہوشی کے عالم میں پایا آخر دو بندے اندر آئے اور ارباز کو چارپائی پہ لٹایا اور جیسے ہی مڑنے ارباز نے پھر اٹھنے کی کوشش کی اور زور سے گرا۔۔۔۔۔

"بھائی" دو بندوں میں سے ایک بولا:

"چھوڑ دو میں اٹھا لو گا" معاز ناگواری سے بولا:

"ہمم" دونوں باہر نکل گے معاز دروازہ لگاتے ہی ارباز کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

"آپ اتنی پیتے ہی کیوں نہ جب سنبھالی نہیں جاتی" معاز ارباز کو اٹھاتے ہوئے افسوس سے بولا:

"چھوڑوں مجھے، م، میں ا، اسے بتاتا ہو" خود کو چھڑواتے ہوئے معاز مدہوشی میں بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بس کردے کھڑے ہوا نہیں جارہا" معاز اسے اس طرح سے پھڑ پھڑاتے دیکھ غصے سے بولا:

"چھ، چھوڑ دم، مجھے میں کہ رہا ہوں نا" ارباز معاز کو دھکیلتے ہوئے بولا:

"چپ کر کے بیٹھ جائے اپنا تو آپ کو پتہ نہیں ہے" معاز اسے جھٹکتے ہوئے بولا:

"بس بہت ہوا، آپی لائے رسی" معاز ارباز کو پھڑ پھڑاتے دیکھ بولا:

"معاز یہ کیا کر رہے ہو" زلے پریشانی سے بولی:

"آپی بہت ہوا اس کے حل یہی انہیں باندھ کے رکھا جائے" معاز غصے سے ارباز کو سنبھالتے ہوئے بولا دونوں ہاتھ اور پاوں باندھ کر تھک کر خود دوسری جارپائی پر گر گیا۔۔۔

"یہ لو معاز پانی" زلے معاز کو پانی دیتے ہوئے بولی:

"آگے اپنی بہن کو لے کر" ارباز زلے کی آواز سنتے ہی بولا:

"آپی آپ اندر جائے" معاز زلے کو دیکھتے ہوئے بولا:

"ارے جاو جاو کیا پتہ اندر کوئی تمہارے لیے بیٹھا ہو" ارباز تنز بولا:

"بابا" معاز سرخ چہرہ لیے چلایا۔۔۔

"معاز، چلو" زلے پہلے توڈری اور پھر معاز کو دیکھتے ہوئے بولی:

"آپ جائے آپی" معاز سرخ چہرے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بولا:

"جاو جاو" زلے کو اندر جاتے دیکھ ار باز بولا جبکہ معاز نے افسوس اور غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ" معاز کچھ کہتے ہوئے رکا۔۔۔

"معاز ایسا نہیں ہے لڑکیاں خواب تب دیکھتی ہے جب کو ساتھ دینا والا ہو اور یقین جانو میں نے جو خواب دیکھا وہ بہت خوبصورت تھا لیکن میں نے پھر اسے بیانک خواب میں بدلتے دیکھا وہ بہت خوفناک تھا اتنا کہ مجھے میری روح تک نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

زلے بولتے ہوئے رکی آنکھوں کے آنسو گال پہ بہ گئے۔۔۔۔۔۔۔

"اور تب مجھے سمجھ آیا لڑکی کے لیے مرد کا ساتھ ہونا کتنا ضروری ہے جو لڑکیاں غیروں کی محبت میں بھاگ جاتی ہے یا خواب دیکھتی ہے وہ اس لیے کہ ان کے گھر کے مرد اچھے ہوتے ہیں انہیں دنیا کے مرد اچھے لگتے ہیں لیکن جن کے گھر کے مرد اچھے نہ ہو وہ کبھی کسی مرد پہ یقین نہیں کرتی اور اگر کرتی بھی ہے تو وہ وہ محبت ڈھونڈتی ہے جو وہ محرم رشتوں سے چاہتی تھی وہ لاڈ جو وہ چاہتی تھی باپ دیں وہ یقین بھائی دے ان میں کمی میں محرم رشتوں کی محبت کی ہوتی ہیں" زلے معاز کو سمجھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"آپی میں آپ کا ایڈمیشن فورم لے آیا ہو آپ کل میرے ساتھ چلے گی" معاز کہتے ہی نیچے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"معاز مت لڑو تمہیں یہ دنیا تباہ کر دیں گی" زلے نم آنکھوں سے دیکھ کر سرگوشی میں بولی:

زلے کی زندگی میں تبدیلی آگئی تھی اب وہ کالج جانے لگی تھی زندگی کے مقصد کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

"معاز جلدی کرو کالج سے دیر ہو جائے گی" زلے برقع پہنتے ہوئے بولی:

"بس آپی دو منٹ پلیز" معاز اٹھتے ہوئے بولا:

"جلدی منہ دھولو، ایک تو سیکنڈ ٹائم کالج ہے اور یہ جناب سو رہے ہیں" زلے بڑبڑاتے ہوئے بولی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یار کیا فائدہ یہاں آنے کا جب کوئی مزے ہی نہیں ہے" عائشہ زلے کو دیکھ کر بولی:

"ہم یہاں پڑھنے آتے ہیں مزے کرنے تھوڑی آتے ہیں اور ویسے بھی مجھے اپنے کالج سے محبت ہے" زلے چمکتی آنکھوں سے بولی:

"بس ہر وقت پڑھائی کرو اور برقع پہن کر آو" عائشہ منہ بناتے ہوئے بولی:

"یہ ایک اسلامی کالج ہے اور تمہیں پتہ ہے سر بلکل پسند نہیں کرتے اور اچھا ہے یار کوئی بات بھی نہیں بنے گی" زلے عائشہ کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"بات تو ویسے بھی نہیں بن سکتی" عائشہ ہنستے ہوئے بولی جبکہ اس کی بات سن زلے کو خود کے لیے جیسے دکھ محسوس ہوا۔۔۔

"ہاں تم پہ بات نہیں بن سکتی لیکن تم نے اس انسان کو نہیں دیکھا جو ہر طرف سے ہار اہر رشتے سے دھتکارا ہوا ہو جس کا کوئی ساتھ دینے والا نہ ہو تم اس کی تکلیف نہیں سمجھ سکتی" زلے دل ہی دل میں بولی:

"یار تمہیں میں کبھی سمجھ نہیں سکتی تم بہت عجیب ہو" عائشہ زلے کی نم آنکھیں دیکھ کر بولی:

"کیوں کیا ہوا" زلے چانکتے ہوئے بولی:

"تم بیٹھے بیٹھے رونے لگتی ہو انسان کا دل اتنا نرم نہیں ہونا چاہیے" عائشہ زلے کو سمجھاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہیں پتہ ہے میں کون ہوں۔۔۔؟

میں وہ ہوں جس نے مخلصی کی آخری حدوں کو چھوا مگر' پھر بھی خالی ہاتھ رہا' میں خوش نہ سہی لیکن پھر بھی مطمئن ہوں' کہ میں نے ہر رشتے کو دل سے نبھایا ہے مگر اسی رشتے نے مجھے میری روح کو اندر سے ہمیشہ تکلیف اور اذیت دی" زلے بڑبڑائی اور آنکھوں کی نمی گال پہ بہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم یا تو پاگل ہو یہ بنتی ہو پتہ نہیں کون سے دورے پڑھتے ہیں تمہیں" عائشہ زلے کو عجیب نظروں سے دیکھتی ہوئی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جب کوئی شخص آپ کی دل سے اتر جائے جو سالوں آپ کی دل میں مکیں رہا ہو تو جب وہ اترتا ہے تو آپ کے دل میں ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے جسے کوئی نہیں بھر سکتا پھر ہلکی سے ہلکی چوٹ بھی بہت زور سے لگتی ہے اور دل کرچیوں میں بھر جاتا ہے پھر جب جب اس پہ چوٹ لگتی ہے اس میں سے خون رستہ ہے ہمارا بھی آج کل یہی مسلہ ہے ہم سے باتیں اس لیے برداشت نہیں ہوتی کیونکہ لوگ ہمارے دل کو اپنے رویوں سے توڑ چکے ہیں اور تب صرف

ہماری آنکھیں ہی بھیگتی ہے "زلے بڑبڑاتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

"بیٹا میری بیٹی تو ابھی چھوٹی ہے" آنٹی عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی:

"تو میں بھی چھوٹی ہوں آپ کو عتراض ہے آپ اپنی بیٹی کی شادی کر دیں" زلے کہتے ہی گھر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

"توبہ توبہ کتنی زبان ہے اس لڑکی کی ایسی لڑکیاں کہاں گھر بساتی ہے ان کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے" آنٹی کانوں کو ہاتھ لگاتے اندر کی طرف بڑھ گئی جبکہ آنٹی کی آواز زلے نے صاف سنی تھی۔۔۔۔

دو سال میں خوب محنت سے بہت آچھے نمبروں سے پاس ہوئی تھی بہت تکلیفیں برداشت کی تھی لیکن اسے جو چاہیے تھی وہ اس گھر سے جانا چاہتی تھی اس اذیت سے نکلنا چاہتی تھی

"آپی آپ کا انٹرویو کیسا رہا" معاز زلے کو پانی دیتے ہوئے بولا:

"بس سہی تھا" زلے وہاں کے لوگوں کے بارے میں سوچتے ہوئے بولی:

"مطلب اچھا نہیں تھا" معاز زلے کے تاثرات سے اندازہ لگاتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں یار، اتنے عجیب لوگ تھے نہ بس کیا کہو" زلے سر جھٹکتے ہوئے بولا:

"چلے آپ فکر نہ کریں انشاءاللہ سب اچھا ہی ہو گا" معاز زلے کو تسلی دیتے ہوئے بولا:

"ہمم انشاءاللہ" زلے کہتے ہی اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

"زلے رات کا کھانا کھا لیا" جنت زلے سے چپ بیٹے دیکھ کر بولی:

"جی" زلے بس اتنا ہی بولتی خاموش ہو گئی۔۔۔۔

"اگر نہیں کھایا کھا لینا اپنے چچا کا پتہ ہے نہ ابھی آ جائے گا" جنت اس کی خاموشی کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی:

"جی" زلے زمین پہ نظریں ٹکاتے ہوئے بولی:

"کیا اسے میری یاد آتی ہو گی" زلے آسمان کو دیکھ کر بولی:

"نہیں اسے کیوں میری یاد آئے گی، وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش ہو گا اس کے بچے بھی ہو نگے ان کا نام اس کی بیوی نے رکھے ہو نگے" زلے نم آنکھوں سے سوچتے ہوئے آسمان کی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

طرف دیکھ رہی تھی ہر چیز ایک طرف لیکن ہر رات زلے پہ اسی طرح بھاری ہوا کرتی تھی وہ بری نہیں تھی لیکن اسے خود کا وجود ہر کہانی میں اب ظالم محسوس ہوتا تھا نہ اچھی بیٹی تھی، نہ بہن، نہ بھتیجی، نہ دوست، نہ محبت، ہر رشتہ بیزار تھا اس سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت سی جگہ پہ انٹرویو دینے کے بعد آخر زلے کو جوب مل ہی گئی تھی زلے جوب کے لیے فیصل آباد چلی گئی تھی باتیں کرنے والے اب بھی کرتے تھے۔۔۔۔۔۔۔

آج بھی عام کے دن جیسا سن تھا۔ جنت سبزی بنانے میں مگن تھی کہ باہر کا دروازہ بجا باہر کے بجتے دروازے کو دیکھ جلدی سے اٹھی اور وہی سے چلائی:

"آرہی ہوں اب کیا اڑ کر پہنچ جاؤ" جنت جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"آرہی ہوں" تیزی سے قدم اٹھاتے وہ دروازے تک پہنچی۔۔

"رک جا معیز کھول رہی" دروازہ کھول کر ابھی یہ الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم" جنت اسے دیکھتے ہی حیرانی اور صدمے سے بولی:

"اسلام و علیکم مامی" علی سر کو ان کے سامنے جھکاتے ہوئے بولا:

"واعلیکم اسلام بیٹا" جنت جلدی سے خود کے تاثرات کو نارمل کرتے ہوئے بولی:

"کیسی ہے آپ" علی ان کے پیچھے آگے بڑھتے ہوئے بولا:

"الحمد اللہ میں ٹھیک اور تم سناؤ" جنت محبت سے بولی:

"میں بھی ٹھیک" یہ کہتے ہی اس نے چاروں اور نظر گھومائی یہ وہ گھر نہیں تھا جو وہ چھوڑ کر گیا تھا یہ نہ وہ چہرے تھے جنت کے چہرے پہ بہت سی جھریاں تھی رنگ بھی تھوڑا سانولا ہو گیا تھا اور وہ اس عمر میں انتہائی بزرگ ہو گئی تھی ان کے چہرے سے ویرانیاں ٹپک رہی تھی ناجانے انہیں بیماریوں نے ایسا کر دیا تھا یا غموں علی یہ سمجھ نہ سکا۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا کیا لو گے" جنت محبت سے اس کی طرف دیکھ کر بولی:

"مامی" علی ان کی محبت دیکھ شرمندہ ہوا۔۔

"بس میں کھانا بنا رہی ہوں تم بھی کھانا تمہیں یاد ہے نہ زلے کو کتنی پسند تھی" جنت آنکھوں سے انسو صاف کر کے بولی جبکہ علی سمجھ نہ سکا ان کے آنسو کی وجہ یا شاید اپنی بیٹی کو رخصت کر دکھی تھی ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اس کا دل زور سے

دھڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی مامی" علی نا سمجھی سے بولا:

"ارے بیٹا یہاں کیوں بیٹھے ہو آو اندر آجاؤ" جنت اسے کمرے کی طرف لے جاتے ہوئے بولی:

"جی مامی" علی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ نا جانے کس کی تلاش میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے وہاں علی بیٹا آیا ہے" ارباز علی سے محبت سے گلے ملتے ہوئے بولا جبکہ ماموں کو ایسے دیکھ علی کے چہرے پہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"جی ماموں" علی مسکراتے ہوئے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کہاں تھے بیٹا پتہ ہے ہم کتنا یاد کرتے تھے" ارباز علی کے چہرے پہ محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا:

"جی ماموں بس" ان کی محبت دیکھ علی کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی۔۔۔

"ارے میرا بیٹا دیکھوں تمہارے بھائی معاز اور معیز ہے" ارباز معیز اور معاز سے ملاتے ہوئے بولا:

"ماشاءاللہ اتنے بڑھے ہوگے ہیں" علی انہیں دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے بولا:

"جی بھائی آپ ہی غائب رہتے ہیں" معاز علی کے گلے ملتے ہوئے بولا:

"بس بچے" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"جی بھائی آئے ہم باہر گھوم کہ آتے ہیں" معیز خوشی سے بولا:

"ارے بیٹا اسے آرام تو کر لینے دو" ارباز معیز کو پاس بیٹھاتے ہوئے بولا:

"سوری بھائی" معیز علی کو دیکھتے ہوئے بولا:

"ارے کوئی بات نہیں بچے ہم چلتے ہیں" علی معیز کا دل رکھتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں بھائی آپ آرام کریں تھک گئے ہونگے "معاز سمجھداری سے بولا:

"چلو تم دونوں باہر علی کو آرام کرنے دو "ارباز باہر جاتے ہوئے بولا:

"جی بابا "معاز بھی کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"اوکے "علی ان دونوں کو جاتے دیکھ کہا:

"اوکے "کہتے ہی معیز باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔

"علی بھائی کو نہیں آنا چاہیے تھا "معاز پریشانی سے ادھر سے ادھر چکر لگاتے ہوئے بولا:

"کیوں بھائی "معیز زلے کی بڑبڑاہٹ سنتے ہوئے بولا:

"تم چپ کر جاو،اور جاو یہاں سے "معاز پریشانی سے بولا:

"بھائی آپ کو بھائی سے مسلہ کیا ہے آخر "معیز ضدی انداز میں بولا:

"مجھے جو بھی مسلہ ہے تمہیں اس سے کیا مسلہ ہے بتاو نہ "معاز غصے سے بولا؛

"بھائی کاٹنے کو کیوں دوڑ رہے ہیں "معیز ناراضگی سے بولا:

"تو نہ بات کرو نہ" معاز اب کے چلایا۔۔۔

"پاگل ہو گئے ہیں جا رہا ہو میں" معیز کہتے ہی نیچے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

"اتنی مشکل سے آپی سنبھلی تھی اسے نہیں آنا چاہیے تھا" معاز اب چاہتا تھا کہ کسی بھی طرح زلے کا علی کو پتہ نہ چلے۔۔۔

"مجھے کچھ سوچنا پڑے گا" معاز سوچتے ہوئے بولا:

کافی دیر سوچنے کے بعد ایک خیال کے ساتھ اٹھا اور معاز نیچے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کتنا بدل چکا ہے یہ شہر" علی معاز کی طرف دیکھ کر بولا:

"شہر نہیں بدلا آپ بدل گئے ہے جناب" معاز آئس کریم کھاتے ہوئے بولا:

"نہیں اب ایسا بھی نہیں ہے شہر بھی بہت بدل چکا ہے" علی اپنی آئس کریم کھاتے ہوئے بولا:

"ہاں وقت کے ساتھ ساتھ بہت کچھ بدل جاتا ہے انسان کے حالات، زندگی، رشتے ،دوستیاں کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہتا یہی زندگی ہے اور قدرت کا سلسلہ ہے" معاز آسمان کی طرف دیکھ کر اداسی سے بولا:

"ہاں یہ تو تم نے سہی کہا وقت واقع ہی کبھی ایک سا نہیں رہتا" علی بھی اس کے تعاقب میں دیکھ کر بولا:

"لوگ بدل جاتے ہیں ایک انسان کے لیے وہ اپنے آس پاس نا جانے کتنے لوگوں کی محبت کو بھول جاتے ہیں انہیں اسے نہیں کرنا چاہیے" معاز جیسے ماضی میں گم ہوتے بولا:

"ارے تم اتنے چھوٹے ہو اور اتنی دکھی باتیں تم نے کبھی زلے کو نہیں دیکھا تھا وہ تو بہت شرارتی" علی تیزی سے بولتے ہوئے رکا اور پلٹ کر معاز کی طرف دیکھا شائد اس کے چہرے پہ کوئی تاثر ہو یہ وہ خود اس کے بارے میں بات کریں لیکن نہیں وہ ابھی آسمان کی ہی طرف دیکھ رہا تھا بے تاثر چہرہ لیے۔۔۔۔

"بھائی گھر چلتے ہیں شام ہو گئی ہے" معاز کہتے ہی تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ اسے معاز کا رویہ عجیب لگا اور اس کی آواز بھیگی سی محسوس ہوئی لیکن پھر اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر کو جھٹک دیا اور اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی آپ نے اتنا ٹائم لگا دیا پاکستان آنے میں" معاز نے آخر دل میں آیا ہوا سوال پوچھ ہی لیا۔۔۔

"بس ہمت ہی نہیں ہوئی" علی آسمان کے ستاروں میں نا جانے کیا ڈھونڈتے ہوئے بولا:

"کیوں" معاز علی کی طرف دیکھ کر بولا:

"زندگی میں کچھ ایسی غلطیاں ہو جاتی ہیں جن کی واپسی ناممکن ہو جاتی ہیں وہ غلطیاں آپ کا چین سکون، نیند ہر چیز چھین لیتی ہیں" علی نم آنکھوں سے آسمان کو دیکھ کر بولا:

"بھائی ایسی بھی کیا غلطیاں" معاز زلے سے پوچھ نہ سکا تھا لیکن علی سے پوچھ سکتا تھا اتنے سال آخر کیسے گزرے۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

"بس جوانی کے دن، جزبے، جوش بہت کچھ انسان سے کروالیتا ہے" علی اب کے معاز کو دیکھ کر بولا اور ان کی بات سن معاز کا دل زور سے دھڑکا کیا اس کی بہن نے تیسرے شخص کا غم بھی برداشت کیا تھا۔۔۔

"بھائی آپ نے محبت میں بے وفائی کی" معاز کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

"ت، تم، تمہیں کیسے پتہ چلا" علی کے کہنے کی دیر تھی معاز نے آنکھیں میچی۔۔۔۔

"میں گیس کیا تھا" معاز تکلیف سے مسکرایا۔۔۔۔

"ہاں مجھ سے غلطی ہوئی تھی میں جزبات میں بہ گیا تھا میں بھول گیا تھا اپنی رویات" علی کی آنکھوں کی نمی اب کہ گال پہ بہی۔۔۔

"بھائی آپ کی کچھ غلطیاں کسی کی زندگی تباہ کر دیتی ہیں کسی کے خواب مار دیتی کسی کے ارمان جزبات مار دیتی ہیں آپ کی غلطی کو گناہ میں تبدیل کر دیتی ہیں" معاز انتہائی دکھ سے پیچھلے سالوں کے بارے میں سوچتے ہوئے بولا:

"سہی کہ رہے ہو میری اپنی غلطیوں نے مجھے کہی کا نہیں چھوڑا" علی اب بھی خود کے بارے میں سوچتے ہوئے بولا جب اس کی بات سن معاز نے غصے سے علی کو دیکھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ ان تکلیفوں کے لائق تھے" یہ کہتے ہی نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زلے آپ کام بہت اچھا کر رہی ہے لیکن آپ ٹیم کے ساتھ کوپریٹ نہیں کر رہی"

کمپنی کی منیجر سے زلے کو دیکھتے ہوئے بولی:

"میم میری پوری کوشش ہوتی ہے میں ان سے کوپریٹ کرو لیکن وہ میرے ساتھ کام نہیں کرتے" زلے منیجر کو یقین دلاتے ہوئے بولی:

"دیکھے آپ ان سے اپنا تعلق اچھا کریں وہ سب آپ کے جیسی ہی ہیں" منیجر کہتے ہی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

"پتہ کب زندگی میں سکون آئے گا نا جانے میں منحوس ہو یا قسمت ہی ساتھ دینا نہیں چاہتی" زلے بڑبڑائی۔۔۔

"تمہیں واقع ہی لگتا ہے ہم تمہیں یہاں کام کرنے دے گے" منہا جو کہ ٹیم لیڈر تھی زلے کے پاس آکر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے اپنے کام سے مطلب ہے آپ سے نہیں" زلے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے بولی:

"دیکھو ہم 5 سال سے سب ساتھ ہم کسی کو اپنے گروپ میں کم ہی آنے دیتے ہیں اور تم جیسی سائکو کو تو بلکل بھی نہیں آنے دیں گے" نور اب کے بولی:

"مجھے تمہارے گروپ میں شامل ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے آپ اپنا کام کریں مجھے اپنا کرنے دیں" زلے ان کو دیکھتے ہوئے بولی:

"دیکھو ہم سب کو ایک ساتھ ہی کام کرنا ہے بہتر ہے کوئی اور ٹیم دیکھو" سبین کہتے ہی گروپ کو لیے آگے بڑھ گئی۔۔۔

"یا اللہ مدد کر تیری بندی تھک گئی ہے" زلے نے نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

"ماما کوئی آیا ہے کیا" زلے کالج سے آتے ہی بیگ رکھتے ہوئے بولی سفید یونی فارم پہنے بالوں کی اونچی پونی کیے جو کمر پر لہرا رہی تھی اور سفید ہی جو گر پہنے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور کچھ تھکی سی بھی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بیٹا علی آیا ہے لیکن پہلے تم کپڑے بدل لو" جنت گوشت کو بھونتے ہوئے بولی:

"کیا علی آیا ہے" زلے خوشی سے چہکی۔۔۔

"ہاں بتایا تو ہے" جنت اپنا دیھاں ہانڈی پہ رکھتے ہوئے بولی:

"کہاں ہے وہ" اب کے زلے نے تیزی سے پوچھا۔۔۔

"ساتھ والے کمرے ہے لیکن پہلے تم کپڑے تو بدل لو" ابھی وہ کہہ ہی رہی تھی کہ زلے علی تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔۔

"ایک تو یہ لڑکی بھی نہ" جنت سر جھٹکتے ہوئے بولی:

"علی اتنے دونوں بعد آئے ہو تمہیں میری یاد نہیں آتی کیا" زلے ناراضگی سے بولی:

"آتی تھی" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"تو اتنے دنوں بعد کیوں آئے" آنکھوں کو ٹمٹاتے ہوئے معصومیت سے بولی:

"بس کام میں کچھ مصروف تھا" علی اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"تمہارے تو کام ہی ختم نہیں ہوتے تمہیں وزیر عظم نے کہی اپنا مینیجر تو نہیں رکھ لیا" زلے اتنی معصومیت سے بولی کہ علی ہنس بھی نہ سکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"علی تمہیں اتنی دیر سے نہیں آنا چاہیے تھا" اچانک زلے آنکھوں میں نمی لیے پیچھے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے بولی:

"سوری نہ" علی اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ تڑپ کر آگے بڑھا ابھی وہ بڑھ ہی رہا تھا کہ ایک زوردار آواز آئی اور وہ وہی ساکت ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

زلے "اچانک اس کہ منہ سے آواز نکلی اور وہ ایسی تھی کہ اس کے خود کے کانوں تک بھی نہ پہنچ سکی تھی کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

وہ ملبے کے خون سے لت پت تھی نا جانے کیسے اس پہ چھت گری تھی لیکن اس کی آنکھیں صرف اس پہ تھی جن سے کئی آنسو گر کر بے مول ہو چکے تھے سر سے بہتا خون اب اس کی پلکوں پہ جمع ہونا شروع ہو چکا تھا اس کے پاس پہنچتے ہی وہ تیزی سے ملبا ہٹانے لگا یقینا وہ زندہ نہ رہی تھی اسے ایسے دیکھ وہ چلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے دیکھو علی اٹھا ہے یہ نہیں" ارباز باہر سے آتے ہوئے بولے:

"بابا میں دیکھتا ہوں" معیز کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔۔۔

جیسے ہی اندر داخل ہوا تو علی کو پسینے میں شرابور، سر کو ادھر ادھر مارتے ہوئے بڑبڑاتے پایا اس کی حالت دیکھ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اسے پکارا۔۔۔۔۔۔۔

"علی بھائی" اس کو اٹھتے نہ دیکھ آخر اسے کندھے سے ہلایا اس کے ہلاتے ہی علی چلاتے ہوئے اٹھا۔۔۔۔

"زلے ے ے ے" علی کی آواز سن معیز نے اس کی طرف غور سے دیکھا نا جانے وہ کیا خواب دیکھ رہا تھا لیکن تھا زلے کے مطلق ہی۔۔۔۔۔

"علی بھائی" معیز اب کے اونچا بولا اس کی آواز پہ علی اس کی طرف متوجہ ہوا وہ سمجھ نہ سکا کہ اونچا بول کر وہ اپنی موجودگی ظاہر کرنا چاہتا تھا یا واقع ہی اس نے زلے کا نام نہیں سنا تھا۔۔۔

"بھائی آپ ٹھیک ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں" علی نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا نا نے وہ واقع ہی نہیں جانتا تھا یا اس کے سامنے ایسے بن رہا تھا خیر اس نے گہری سانس لی اور اس کی طرف دیکھ کر بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"م، میں ٹھیک ہوں ت، تم فکر مت کرو" وہ اب بھی خواب کے اثر میں تھا نا جانے اسے اتنا بڑا خواب کیوں آیا تھا۔۔

"علی بھائی بابا آپ کو بلا رہے ہیں" معاز کی آواز پہ وہ ہوش میں آیا اور پہلے اس کی طرف دیکھا اور پھر معیز کی طرف جس کی آنکھیں اسے سرخ محسوس ہوئی۔۔۔۔

"تم لوگ چلو میں فریش ہو کر آتا ہوں" علی انہیں باہر جانے کا کہہ کر خود واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"معیز کیا تم مجھے زلے کے گھر کا پتہ بتا سکتے ہو" علی پریشانی سے بولا:

"گھر کون سا گھر" معیز لاپرواہی سے گیم کھیلتے ہوئے بولا:

"زلے کا جہان اس کی شادی ہوئی ہے" آخر علی نے دھڑکتے دل سے پوچھ ہی لیا۔۔۔

"شادی اور وہ بھی زلے کی بھائی آپ کوئی نشہ کیا ہے کیا" معیز عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کیا مطلب" علی نا سمجھی سے بولا:

"آپ کو کس نے کہا زلے مڈم کی شادی ہو گئی ہے" معیز فون بند کرتے ہوئے بولا:

"اگر وہ گھر میں نہیں ہے تو ظاہر ہے اس کی شادی ہو گی" علی سوچتے ہوئے بولا:

"ہاہاہا زلے۔۔" ابھی معیز بولنے ہی لگا تھا کہ معاز نے اکر اسے بابا کا بتایا۔۔۔

"معیز بابا بلا رہے ہیں تمہیں" جبکہ معاز کے ماتھے پہ صاف پسینہ نظر آ رہا تھا یعنی وہ یہاں ہو ئی بات سے واقف تھا۔۔۔۔

"جی بھائی" معیز کہتے ہی باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی کیسا گزرا آپ کا دن" معاز جو ابھی کالج سے آیا تھا علی کی طرف دیکھ کر بولا:

"بس آچھا گزرا تم سناو میں ٹھیک" علی معاز کو دیکھتے ہوئے بولا:

"چلے آجائے امی نے کھانا لگا دیا ہے" معاز کہتے ہی باہر چلا گیا۔۔۔۔

"مہاز لے آپ کے پاس آخری موقع ہے آپ سہی سے کام کریں "منیجر زلے کو ورن کرتے ہوئے بولی:

"میم میں صحیح کام کرتی ہوں "زلے بے بسی سے بولی:

"آج پروجیکٹ کیپریز نٹیشن کتنی ضروری تھی آپ جانتی تھی نہ "منیجر غصے سے بولی:

"جی میم "زلے سر جھکا کر بولی:

"تو پھر آپ یہ بھی جانتی ہو نگی کہ یہ پروجیکٹ ہماری کمپنی کے لیے کتنا ضروری تھا"

"جی میم"

"دیکھے لاسٹ چانس ہے آپ کے پاس جو مرضی کریں آپ مجھے کام پورا چاہیے "منیجر زلے کو ورن کرتی چلی گی۔۔۔۔

"اللہ میں کیا کرو میں کیوں اتنی بے بس ہو،اللہ میرے لیے آسانیاں پیدا کر "زلے آنکھوں کی نمی صاف کرتے کام میں لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"امی، معیز مجھے بات کرنی ہے" معاز نے موقع دیکھتے ہی جنت اور معیز سے زلے کی بات کرنی چاہی۔۔۔۔

"ہاں بولو ایسی بھی کیا ضروری بات ہے" جنت اپنے گیلے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولی:

"امی علی بھائی سے زلے کے بارے میں کچھ بھی پوچھے آپ دونوں نے بات بدل دینی ہے نہیں تو کہ دینا آپی اس دنیا میں نہیں رہی" معاز جلدی سے بولا:

"اللہ نہ کریں سب خیر ہے نہ" جنت پریشانی سے بولی:

"امی آپ تو ایسے کہ رہی ہے جیسے پہلے آپی کا ذکر بڑا فخر یا ہو ظاہر ہے بھائی کو اپنی عزت پیاری ہے" معیز تنز بولا:

"بکواس بند کرو اور نکلو یہاں سے" معاز معیز کی بات سنتے غصے سے بولا:

"ہاں مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ کی کہانی سننے کا" معیز غصے سے کہتے ہی باہر نکل گیا۔۔۔

"معاز سب خیر ہے نہ" جنت معاز کو دیکھتے بولی:

Clubb of Quality Content

"امی میں جانتا ہو آپ وہی تھی جب آپی مجھے اپنے ہسپتال جانے سے پہلے کی کہانی سنا رہی تھی" معاز نظریں جھکا کر بولا:

"ہمم" جنت سوچتے ہوئے بولی:

"امی وہ علی بھائی ہی تھے" معاز کہتے ہی باہر نکل گیا پہلے تو جنت کو سمجھ نہیں آیا لیکن جیسے ہی آئی ان کا ہاتھ منہ تک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہائے ے اللہ! میں کبھی اپنی بیٹی کی تکلیف کو کیوں نہ سمجھ سکی" جنت روتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھ کر بولی:

معاز، معیز اور علی چھت پہ بیٹھے ٹھنڈی ہوا میں چائے پی رہے تھے ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا دل کو بہت ہی بھا رہی تھی موسم میں نہ سردی تھی نا گرمی دور کہی بارش ہوئی تھی۔۔

"یار تم لوگ سارا دن بس یہی کرتے ہو" علی چائے کی گھونٹ ہوئے بولا:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں اب تو یہی کرتے ہیں روٹین بن گئی ہے" معاز آسمان کی طرف دیکھ کر بولا:

"اچھا کیوں پہلے کچھ اور روٹین تھی" علی بھی آسمان کی طرف دیکھ کر بولی:

"پہلے تو ہم سب ساتھ تھے مزے کرتے تھے امی کو ستاتے تھے اور بہت کھیلتے تھے" پہلی بات مسکراتے ہوئے جبکہ آخر میں اداسی سے بولا:

"اب کیوں انجوائے نہیں کرتے" علی پر سوچ نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"تب تو زلے آپی ہوتی" معیز تیزی سے کہتے ہوئے رکا علی نے اس کے رکنے پہ اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"رک کیوں گئے" علی نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔

"کچھ نہیں" معاز سر جھٹکتے ہوئے بولا:

"ہاں آو نیچے کی طرف بڑھتے ہیں" ہلکی سی بھیگی آواز میں کہتے معیز نیچے جانے کے لیے آگے بڑھا لیکن بڑھ نہ سکا اور پھر اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم لوگ کیوں اس کی بات نہیں کرتے ایسے کیوں کرتے ہو" علی معیز کو بازو سے تھام کر بولا:

"بس وہ ہمیں یاد آتی ہے" معیز سرخ آنکھیں اٹھاتے ہوئے بولا:

"ارے بہنیں تو سب کو یاد آتی ہے اور ویسے بھی اس کی شادی ہی تو ہوئی ہے اس سے مل آیا کرو ایسے تھوڑی کرتے ہیں" علی معیز کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر بولا:

"آپ کو کس نے کہا ان کی شادی ہو گئی" معیز نے معاز کی طرف دیکھا جو خود حیرانی سے علی کو دیکھ رہا تھا اور پھر بولا:

"ارے تو اور اس نے کہا جانا ہے" علی محبت سے اس کے کندھے پہ بازو پھیلاتے ہوئے بولا:

"آپ کو کسی نے کچھ نہیں بتایا" معاذ دکھ سے اس کی طرف دیکھ کر بولا:

"ک، کیا، کیا نہیں بتایا" اب کے علی کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اور پھر پریشانی جھلکی۔۔۔۔

"یہی کہ" ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ جنت اوپر آتے ہوئے بولی:

"زلے دنیا میں نہیں رہی" اس بات کا سننا تھا کہ اسے اپنی سننے کی صلاحیت پہ شک ہوا۔

"ک، کی، کیا کہ، کہا آپپپ نے" علی بے یقینی سے جھجھکتے ہوئے بولا:

"یہی کہ زلے اب دنیا میں رہی مر گئی ہے" یہ کہتے ہی جنت آنکھوں میں نمی لیے نیچے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

"نہیں۔نہ، نہیں یہ نہیں ہو سکتا" علی پیچھے کی طرف قدم لیتے ہوئے بے یقینی سے بولا:

"بھائی آپ کے جانے کے دو سال بعد ہی آپی چلی گئی تھی آپ کو پھپھو نے نہیں بتایا تھا

"معیزا سے دکھی نظروں سے دیکھ کر بولا:

"کی۔کیا مطلب" علی صدمے سے بولا:

"آپ کو میں نے بھی کال کی تھی یاد کریں جب میں نے کہا تھا مجھے آپ سے بات کرنی ہے لیکن آپ نے کہا تھا آج کے بعد کال مت کر باتب آپی آپ سے ملنا چاہتی تھی" معازا سے یاد دلاتے ہوئے بولا:

"تو تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں" علی چلاتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بتایا تھا یاد کریں تب آپ نے ہی کہا تھا کہ میں نے ہر کسی کا ٹھیکا نہیں لے رکھا" معاز نا جانے کیا کیا بول رہا تھا لیکن علی کے کانوں میں صرف ایک ہی بات گونج رہی تھی کہ "زلے مر چکی ہے" اسی آواز کو سنتے اس کی آنکھیں بند ہوئی اور وہ گر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"یار یہ لڑکی ایسے نہیں جانے والی مجھے لگتا ہے ہمیں کچھ اور کرنا ہو گا" منہا سب کو دیکھتے ہوئے بولی:

"یار ایسے کیا کریں کام خراب کر کے دیکھ لیا، بعزت کر لیا اب کیا کریں" سبین منہا سے بولی:

"ارے میں نے سوچ لیا ہے" نور چمکتی انکھوں سے بولی:

"کیا" دونوں ایک ساتھ بولی:

"اپنے ڈیپارمنٹ کے ساتھ والے ڈپارمنت کے اسد کا پتہ ہے نہ" نور سب کو عجیب نظروں سے دیکھ کر بولی:

"ہاں اور مجھے لگتا ہے وہ زلے کو پسند کرتا ہے اور ویسے شکل سے ہی چھپری لگتا ہے" سبین ہنستے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں تو یہ کون سا پری ہے اس کو اس کے پیچھے لگاتے ہے اور پھر نکلوائے گے" منہا اور دونوں ہاتھوں پہ ہاتھ مارتے ہوئے ہنسی جبکہ زلے جو انہیں کام کا کہنے آئی تھی نم آنکھوں سے دیکھ کر دل میں بولی:

"اللہ تیرے بندے مجھے زندہ دیکھنا نہیں چاہتے مجھے اپنے پاس بلا لیں پلیز" یہ کہتے ہی وہ منیجر کے آفس کی طرف برھ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی ٹھیک تھا بس پریشانی زیادہ لینے کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا ابھی وہ گھر کے باہر ہی تھے کہ محلے کی دو عورتیں آپس میں بولی:

"ایک وہ لڑکی تھی جو ہسپتال کے نام پہ نا جانے کہاں کہاں جاتی تھی مشکل سے اس سے جان چھٹی تھی اب یہ آ گیا"

"ہاں بہن کون جوان لڑے کو گھر میں رکھتا ہے جو باہر رہ کر ایا ہو ان کے گھر کے تو رواج ہی لگ ہے" یہ بولتے ہی دونوں چلی گی۔۔۔

"معاز یہ سب کیا تھا" علی نے معاز کی طرف نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

"کچھ نہیں بھائی بس ان کا دماغ خراب ہے" معاز آنکھوں کی نمی چھپاتے ہوئے بولا:

"ہمم مجھے سچ جاننا ہے معاز" علی معاز کے تاثرات دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا:

"بھائی آپ پہلے آرام کر لیں" معاز نظریں چکرا کر بولا:

"ہمم" یہ کہتے ہی علی اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تمہیں واقع ہی لگتا ہے جو ب چھوڑنا اس کا حل ہے" منیجر زلے کو دیکھ کر افسوس سے بولی:

"جی مجھے یہی لگتا ہے کبھی حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ آپ کے پاس چھوڑنے کے علاوہ کوئی حل ہی نہیں بچتا" زلے نم آنکھوں سے بولی:

"مجھے یقین ہے یہ فیصلہ تم نے بہت سوچ سمجھ کر کیا ہو گا" منیجر زلے کی نم آنکھوں کو دیکھ کر بولی:

"ہمم عزت سب سے زیادہ ضروری ہے" زلے دل ہی دل میں بولی:

"یہ لو آیکسپیرینس لیٹر" منیجر زلے کو دیتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تھینک یو میم" زلے نمی سے مسکرائی اور آفس سے باہر نکلی۔۔۔

"بہت اچھا وقت رہا 6 مہینے گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا تم ایک اچھی یاد ہو" یہ کہتے ہی زلے ملتان کی بس میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"معاز جب تک تم مجھے بتاو گے نہیں مجھے پتہ کیسے چلے گا" علی معاز کو دکھ سے دیکھتے ہوئے بولا:

"بھائی میں آپ کو نہیں بتا سکتا" معاز بے بسی سے بولا:

"بس یہ سمجھ لے وہ ٹھیک نہیں تھی" معاز نظریں چراتے ہوئے بولا:

"معاز تم میری بات کو نہیں سمجھ رہے تم میری ابھی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتے" علی انتہائی دکھ سے بولا:

"بھائی آج مجھے آپ کی آنکھوں میں وہی تکلیف نظر آ رہی ہے جو 6 سالوں سے زلے آپی کی آنکھوں سے جھلکتی ہے نا جانے کیوں" معاز نم آنکھوں سے پلٹ کر بولا:

"مطلب کہنا کیا چاہتے ہو بھائی سمجھ جائے" معاز نے کہتے ہی اس کی طرف دیکھا۔۔۔

"معاز سرپرائز" ابھی علی یا معاز میں سے کوئی بولتا زلے خوشی سے معاز کے کمرے میں آکر بولی:

"آآآپپپی" معاز نے بیقینی سے زلے کو دیکھا اور زلے کی نظریں جو معاز پہ تھی اچانک سامنے کی طرف اٹھی اور وہی ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماہی" علی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

"ت، تم" زلے کے ہونٹوں سے الفاظ ٹوٹ کر نکلے اور آنکھوں سے آنسو بہ نکلے 6 سال کی ہر اذیت یاد آئی۔۔۔

"کیسی ہو" علی نے خود کو سنبھالتے ہوئے اسے دیکھا جس کی حالت صاف ظاہر تھی وہ بال جو لمبے اور گھنے تھے اب چھوٹے سے تھے رنگت جو سرخ ہوا کرتی تھی اب پیلی پڑھ چکی تھی آنکھیں ویران اور آنکھوں کے نیچے کالے ہلکے وہ کہی سے مہاز لے نہ لگی تھی۔۔۔

"زندہ ہو، تمہیں حق نہیں ہے پوچھنے کا" زلے نارمل انداز سے بولی:

"معاز کیسے ہو" زلے علی کو نظر انداز کرتے ہوئے معاز سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں بلکل ٹھیک، آپ سناو، کیسے چکر لگا لیا" معاز نے ایک سانس میں ہی سارے سوال پوچھ لیے۔۔۔۔۔۔

"ارے بھائی سانس لے لو میں ٹھیک، بس تمہاری یاد آئی اور میں یہاں" زلے مسکراتے ہوئے بولی لیکن مسکراہٹ ایسی تھی آنکھوں تک نہیں پہنچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"یہ تو بہت آچھی بات ہے آئے باہر چلے" معاز زلے کے گرد بازو کرتے ہوئے بولا:

"ہمم" اس کا انداز دیکھ زلے نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا زلے کے دیکھنے پہ معاز نے پلکیں جھپک کر اسے تسلی دی اور باہر کی طرف بڑھ گے۔۔۔

"ماہی تم نے اپنا کیا حال کر لیا" علی اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں پہ ہاتھ رکھ کر بولا یک دم اسے محسوس ہوا جیسے اسے سانس لینے میں تنگی ہو رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپی آپ ٹھیک ہے" معاز نے کمرے میں آتے ہی زلے کو پانی دیا۔۔۔

"م، میں ٹھیک ہو" زلے گہرے سانس لیتے ہوئے بولی:

"آپی آپ کی دوائی کہاں رکھی ہے" معاز پریشانی سے بولا:

"میر، میرے پرس م، میں ہے" زلے پرس کی طرف اشارا کرتے ہوئے بولی:

"ابھی آیا" معاز کہتے دوائی نکالنے لگا۔۔۔

"آپی آپ نے اتنی گولیاں کب کھائی 4 پتے" معاز زلے کو تکلیف سے دیکھ کر بولا:

"ان 6 مہینوں میں آپی آپ نے اتنی دوائی استعمال کی، اتنی تو آپ نے 5 سالوں میں نہیں کی تھی" معاز فکر مندی سے بولا:

"کیا وہاں بھی آپ کو لوگ تکلیف دیتے تھے آپی آپ کیوں وہاں رکی رہی" معاز دکھ اور تکلیف کے ملے جلے تاثرات لیے بولا:

"معاز میری اتنی فکر نہ کیا" زلے نم آنکھوں سے گہرے سانس لیتے ہوئے بولی:

"آپی ان لوگوں کو چھوڑ کیوں دیتی جو تکلیف دیتے ہیں" معاز زلے کے قدموں میں بیٹھتا ہوا بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"معاز میری ایک چیز سے مجھے نفرت ہے اور وہ ہے میری یاداشت جو مجھے ہر قسم کی تکلیف دیتی ہے" زلے آنکھوں کی نمی کو چھپاتے ہوئے بولی:

"آپی بھول جائے نہیں تو یہ الفاظ آپ کو ختم کر دیں گے" معاز زلے کے ہاتھوں کو نرمی سے تھام کر بولا:

"معاز" معاز اور زلے علی کی آواز سن کر چونکے اور معاز فوراً سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

"علی بھائی آپ" معاز جلدی سے زلے کے آگے کھڑے ہوتے بولا تاکہ علی زلے کے آنسو نہ دیکھے اور زلے شرمندہ نہ ہو۔۔۔۔۔

"ہاں مامی بلا رہی ہے تمہیں" علی معاز کے کندھے سے پیچھے دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا:

"علی بھائی آج آپ اس کمرے میں آگے، آئندہ آپ کو اس کمرے میں نہ دیکھو" معاز انگارے لیے آنکھوں سے دیکھ کر بولا:

"معاز" علی اس کی ہمت پہ صدمے سے بولا:

"جی بھائی چلے میں آجاتا ہوں" معاز دوٹوک انداز میں بول کر زلے کی طرف پلٹا۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی معاز کا دوٹوک انداز پہ حیرانی اور پریشانی پہ مڑ گیا۔۔۔

"معاز یہ کیا کیا تم نے "زلے معاز کو دیکھ کر بولی:

"مجھے اپنی آپی سے بڑھ کر کوئی نہیں، احترام میں تب کرتا جب میری آپی ان کی وجہ سے ہنستی اور روتے دیکھ کر میرا ان کو گنجا کرنے کا دل کر رہا تھا" اپنے بات بولتے ہوئے آخر میں معاز مزاقیہ انداز میں بولا اور اس کا انداز دیکھ زلے کا قہقہ گونجا۔۔۔۔۔۔۔

"آمی کھانا دیں مجھے آپی کے ساتھ کھانا ہے" معاز آتے ہی بولا:

"آچھا دیتی ہوں" جنت کہتے ہی اٹھی۔۔۔

"لو اب مہرانی کا کھانا اندر بیڈ پہ لگا کرے گا اور کتنا سر پہ چڑھانا ہے تم پہلے ہی نا جانے کہاں سے آئی ہے" ار باز جنت کو غصے سے بولا آخر میں معاز کو دیکھ کر تنز بولا:

"امی روک لیں میں نے کچھ کہاں تو بہت آگ لگنی ہے سب کو" معاز تیش سے بولا اور یہ پہلی بار تھا سب حیران رہ گے۔۔۔

"معاز" جنت نے معاز کو آنکھیں دکھائی اور اندر جانے کا اشارا کیا اور معاز اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپی آج کی رات آپ کے پاس ہے بس" معاز سنجیدگی سے بولا:

"کس لیے" زلے کھاتے ہوئے نا سمجھی سے بولی:

"خود کو مضبوط کرنے کے لیے" معاز زلے کو دیکھتے ہوئے بولا:

"معاز میری فکر نہ کرو میں بہت مضبوط ہوں، اتنی تکلیفیں برداشت کر کے نہیں مری اب بھی نہیں مروں گی اور تم بھی تو میرے ساتھ ہو" زلے لاپرواہی سے بولی:

"آپی، ایسی باتیں نہ کیا کریں، مضبوط ہونے سے مراد ہے کہ آج جتنا رونا ہے رو لے میں نے سوچ لیا ہے مجھے کیا کرنا ہے" معاز پرسوچ نظروں سے بولا:

"مطلب کس طرح کا فیصلہ معاز" زلے نے چونک کر معاز کو دیکھا۔۔۔

"آپی بہت جلد پتہ چل جائے گا" معاز کہتے ہی برتن اٹھانے لگا۔۔۔۔۔۔

جبکہ زلے پریشانی سے معاز کا سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔

"امی آپی کے رشتے کی بات کریں" معاز سنجیدگی سے جنت سے بولا:

"کون کریں گا زلے سے شادی" جنت پریشانی سے بولی:

"آمی آپی سے بات کریں اگر وہ علی بھائی سے کرنا چاہتی ہے تو بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں

"معاز جنت کو دیکھتے ہوئے پر سوچ نظروں سے بولا:

"معاز یہ کیسی باتیں کر رہے ہو ہم لڑکی والے ہیں لڑکے والوں کی بات کیسے کریں" جنت معاز کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"اس کی آپ فکر نہ کریں میں بھائی سے بات کر لونگا" معاز مطمین انداز میں بولا:

"میں کوشش کرتی ہو" جنت سوچتے ہوئے بولی:

"آپ فکر نہ کریں سب اچھا ہو گا" معاز جنت کو تسلی دیتے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

"یار میں ٹھیک ہو" علی ماتھا مسلتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو پریشان لگ رہا ہے اور مجھے بھی کر رہا ہے" گلزیب اس کی بات سنتے ہوئے بولا:

"یار یہاں ہماری سوچ سے زیادہ حالات خراب ہے" علی چہرے پہ ہاتھ پھیر کر بولا:

"کس طرح کے" گلزیب چونک کر بولا:

"مجھے خود پوری بات کا نہیں پتہ لیکن بات بہت بڑی ہے" علی اب ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا:

"تو تو پوچھ لیں ان سے تو تو کہتا ہے تیرے کزن بہت اچھے ہیں" گلزیب پریشانی سے بولا:

"یار چھوٹے کا تو پتہ نہیں البتہ بڑا سمجھدار ہے" علی پر سوچ انداز میں بولا:

"ہاں تو پوچھ لیں تو کون سا کاکا ہے جیسے پتہ نا ہو کیسے بات کرنی ہے" گلزیب اس کی بات سب جل کر بولا:

"میں خود ہی پوچھ لوگا تو یہ بتا کام کیسا جا رہا ہے" علی اپنا زہن جھٹکتے ہوئے بولا:

"ہاں یار یہاں کچھ معملات خراب ہے" گلزیب پریشانی سے بولا:

"کیسے معملات" علی فکر مندی سے بولا اور پھر وہ دونوں اپنی باتیں لگ گئے۔۔۔۔۔۔۔

"زلے آج میں تجھ سے بہت ضروری بات کرنے آئی ہوں" جنت بیڈ پر بیٹھی زلے کے ہاتھ تھام کر بولی:

"امی کیسی بات" زلے چونکتے ہوئے بولی:

"زلے تیری شادی کی بات کرنی ہے" جنت پر سوچ نظروں سے زلے کو دیکھ کر بولی:

"امی" زلے نے حیرانی سے جنت کو دیکھا۔۔۔

"زلے تو جانتی ہے کیسے حالات ہے بیٹا میں مر گئی تو کون تجھے پوچھے گا" جنت نم آنکھوں سے بولی:

"امی اللہ نہ کریں" زلے نے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔۔

"بیٹا آج فیصلہ کر لیں تو" اب کے جنت سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

"کیسا فیصلہ امی" زلے نے ان کا انداز دیکھ کر ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا میں بات جانتی ہوں تیرا علی کے بارے میں کیا خیال ہے" جنت ایک ہی سانس میں جلدی سے بولی:

"امی" زلے پہلے تو ان کی بات سن کر ساکت رہ گئی پھر آنکھیں میچ کر بولی:

"بیٹا معاف کر دیں میں کبھی تیرے غم کو نا جان سکی" جنت آنکھوں میں نمی لیے بولی:

"نہیں امی میرا پہلے فیصلہ غلط تھا لیکن اب میں یہ نہیں چاہتی" زلے بے تاثر چہرہ لیے بولی:

"زلے یہ فیصلے جزبات سے نہیں ہوتے" جنت زلے کو دیکھتے ہوئے بولی:

"امی جزبات ہی نہیں رہے" زلے نم آنکھوں سے بولی:

"بیٹا ابرار کے بھتیجے کا رشتہ بھی آیا ہے انہوں نے مجھ سے بات کی تھی" جنت زلے کو دوسرا آپشن دیتے ہوئے بولی:

"امی جہاں آپ کی مرضی لیکن علی کے لیے انکار ہے" زلے یہ بولتے ہی باہر نکلی لیکن سامنے علی کو کھڑا دیکھ زلے نے زور سے آنکھیں میچی اور یہ لمحے کے لیے تھا پھر بے تاثر چہرہ لیے چلی گئی جبکہ علی نے غم سے زلے کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

"امی آپ نے زلے آپی سے بات کی" معاز کالج سے آتے ہی بولا:

"ہاں کی ہے لیکن پہلے تو کھانا کھالیں" جنت جلدی سے کام نپٹاتے ہوئے بولی:

"امی پہلے بات بتائے" معاز ضدی انداز میں بولا:

"معاز جا پہلے کھانا کھالیں پھر بات کریں گے" جنت بھی اسی کے انداز میں بولی:

"پتہ نہیں آپی نے کیا کہا ہو گا علی کے لیے ہاں کی بھی ہو گی کہ نہیں پتہ نہیں ان کا کیا انداز ہو گا، ان کے دماغ میں کیا سوچ آئی ہو گی" معاز تیزی سے بڑبڑاتے ہوئے کھانے لگا۔۔۔

"میں نے انکار کر دیا معاز" زلے پیچھے سے بولیا ور معاز کے منہ میں جاتا نوالہ رکا اور اس نے پلٹ کر حیرت سے زلے کو دیکھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا معاز مجھے نہیں پتہ چلے گا یہ بات کس نے کی" زلے بے تاثر چہرہ لیے بولی:

"آپی" معاز کے حلق میں نوالہ اٹکا۔۔۔۔

"معاز میں کبھی اس انسان سے شادی نہ کرچاہتی جس نے کبھی مجھے اپنی محبت کے قابل نہ سمجھا، جس نے کبھی نا جانا کہ مجھے اس سے محبت کیوں ہے جس نے کبھی نہ سمجھا گھر کی باہر کی لڑکی میں کیا فرق ہوتا ہے" زلے چلتے ہوئے معاز کے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھی۔۔۔۔۔۔

"آپی آپ کو یقین ہے آپ کا فیصلہ سہی ہے" معاز جلدی سے پانی پیتے ہوئے بولا:

"معاز عزتِ نفس سے بڑی کوئی چیز نہیں ہوتی اس کا گمان تھا کہ اسے بے انتہا چاہنے والے لوگ ہے آج وہ لوگ کہاں اور محبت میں شریک نہیں ہوتے معاز جب محبت میں تیسرا چن لیا جائے نہ تو بات ختم ہو جاتی ہے" زلے نم آنکھوں سے بولی:

"آپی" معاز زلے نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے خاموش ہوا۔

"تو کیا آپ شادی نہیں کریں گی" معاز زلے کو دیکھتے ہوئے بولا:

"ابرار انکل کے بھتیجے کا رشتہ آیا ہے" زلے سر جھکا کر بولی:

"آپ کو کس نے بتایا" معاز حیرانی سے بولا:

"امی نے" زلے اپنے ناخنوں سے دوسرے ہاتھ کی جلد کو کھرچتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ رہ لے گی" معاز افسوس سے بولا:

"معاز تمہیں پتہ ہے اگر سقراط زہر نہ کھاتا تو اپنی نظروں سے مر جاتا، میرا حال بھی ابھی سقراط جیسا ہے میرے سامنے دو راستے ہیں ایک علی کو چن کر زندگی اس ڈر میں گزار دو کہ کب مجھے ماضی کے تانے دیں یا پھر آگے بڑھ کر عزتِ نفس بچا کر دل مار دو" زلے نم آنکھوں سے مسکرا کر بولی:

"آپی آپ کا جو فیصلہ ہو گا میں آپ کے ساتھ ہوں" معاز زلے کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا:

"آپ کا بھائی قربان آپ پہ" زلے کا ماتھا چومتے معاز باہر کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔۔

"زلے کل زیان اور اس کے گھر والے منگنی کے لیے آ رہے ہیں" جنت زلے سے نظریں چرا کر بولی:

"امی اتنی جلدی" زلے نم انکھوں سے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"زلے جانے والوں پہ صبر آجاتا ہے لیکن جو نظروں کے سامنے کو ان پہ صبر کے ساتھ ساتھ دل پہ پتھر بھی رکھتے ہیں بیٹا اس لیے جتنا غم منانا ہے منالو کل سے تم امانت ہو گی" جنت محبت سے زلے کی گال پہ ہاتھ پھیر کر بولی:

"امی میں مر جاو گی" زلے روتے ہوئے بولی:

"زلے میرے بچے جب بڑے فیصلہ کرنے ہوتے ایسے ہی جان نکلتی لیکن پھر سب ٹھیک ہو جاتا ہے اس لیے اچھا سوچو" جنت زلے کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"جی امی" زلے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گی جبکہ جنت نے دکھ سے زلے کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ماہی" زلے کو چھت پہ جاتے دیکھ علی پیچھے آیا۔۔۔

"اچھا ہوا تم خود آگے میں نے تم سے بات کرنی تھی" زلے پیٹھ پھیرے ہی بولی:

"میں نے سنا تھا جب تم نے میرے لیے انکار کیا" علی سر جھکائے پاوں کے انگوٹھے کو زمین پہ رگڑتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو تمہارے خیال میں مجھے کیا کرنا چاہیے تھا" زلے پھر سے بولی:

"میں معافی چاہتا ہوں میں جانتا ہوں میں نے تمہیں تکلیف دی" علی زلے کی پیٹھ کو دیکھ کر بولا:

"تم میری جگہ ہوتے کیا کرتے" اب کے زلے نے علی کی طرف دیکھا۔۔۔

"میں ہوتا تو شائد میں بھی معاف نہ کرتا" علی نے نظریں اٹھا کر اسے اور دیکھتے ہی زلے نے نظریں پھیری۔۔۔

"تو اب تم کس بات کی معافی لے کر آئے ہو" زلے نے سوالیاں اور تنزیا نظروں سے پوچھا۔۔۔

"اس امید پہ کے تمہیں مجھ سے محبت تھی" علی اب کے نظریں جھکا کر بولا:

"اور تمہاری محبت کہاں گی علی تم نے تو جاتے ہوئے کہا تھا تم مجھے کبھی نہیں بھولوں گے، اور یاد ہے یہ بھی کہا تھا کہ ہم دو جسم ایک روح ہے کہاں گے تمہارے الفاظ، تم نے تو مجھے کسی قابل نہ چھوڑا تم تو میرے اپنے تھے میرے حالات سے واقف تھے تم جانتے تھے تمہارے سوا میرا کوئی نہیں ہے پھر تمہیں مجھ پہ کیوں ترس نہیں آیا نہ محبت نبھائی گی نہ تم سے رشتے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

داری کسی کے نہیں اپنے گھر کی لڑکی ہونے کا خیال کر لیتے "زلے سانس لینے کو رکی جبکہ آنسو بہتے ہی جا رہے تھے۔۔۔

"زلے میری بات۔۔" علی نے بولنے کی کوشش کی۔۔۔۔

"نہیں علی یاد کرو اپنے الفاظ جب کہا تھا میں تمہارے قابل نہیں تھی آج کیسے ہو گئی ایسے کون سے سر خواب کے پر مجھ میں لگ گئے بتاؤ نہ۔۔۔" زلے دو منٹ کو خاموش ہوئی اور علی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

"زلے مجھ سے غلطی ہوئی تم وہ غلطی نہ کرو" علی نم آنکھوں سے بولا:

"یہ کوئی ڈرامہ نہیں ہے علی دل کا پتھر ہونا تم نے نہیں دیکھا جب انسان کو زندہ لوگوں پہ صبر آ جائے تو یقین جانو ان کے مرنے پہ بھی اس کو فرق نہیں پڑھتا۔" زلے پیٹھ پھیرتے ہوئے بولی:

"تم چاہتی ہو میں مر جاو" علی نے بے اختیار پوچھا۔۔۔

"میں نے اس وقت نہیں چاہا تھا جب میرے مرنے پہ میرے پاس رونے کو کوئی شخص نہ تھا اب کیا کہو گی" زلے علی کی سنتے ہی تڑپی لیکن لمحے میں خود کو سنبھالتے ہوئے بولی:

"مجھے معاف نہیں کرو گی تم ماہی" علی نے بے بسی سے کہا اور اس کا ماہی کہنا ہی زلے کی آنکھوں سے آنسو برسانے کو کافی تھا۔۔۔

"مجھے ماہی نہ کہا کرو علی تم یہ حق کھو چکے ہو اور دوسری بات میری کل منگنی ہے" اپنے آنسو صاف کرتی زلے جانے کے لیے مڑی۔۔۔۔

"تم ایک موقع دو مجھے پلیز" علی نے اب کے اگے بڑھ کر کہا۔۔۔

"کون سا موقع علی، جب تم میرے غموں میں میری تکلیف میں شامل نہیں ہو سکتے تو اب کون سے حق سے تم مجھ سے موقع مانگ رہے ہو" زلے بولی نہیں تھی دھاڑی تھی۔۔۔۔

"اور معاف کا ہی واحد حق اگر یہ نہ ہوتا تو میں یقین سے کہ سکتی ہوں تم کبھی لوٹ کر نہ آتے" زلے یہ کہتے ہی نیچے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"یا اللہ میرے دل کی تکلیف کو کم کر دیں، پلیز" زلے بیڈ کے زریعے اندھیرے میں زمین پہ بیٹھی روتے ہوئے بولی:

"اے اللہ مجھے معاف کر دیں میرے گناہوں کو بخش دیں، میرے دل کو پر سکون کر دیں آخر یہ کیوں اتنی تکلیف میں ہے اس کی بے چینی کو کم کر دیں" زلے رات کے بارے بجے تڑپتے ہوئے اپنے رب سے سکون مانگ رہی تھی۔۔۔۔

"اللہ ایسی کون سی غلطی ہے جس کی آزمائش بڑھتی ہی جا رہی تھی" زلے اب کے سجدے میں گری روتے ہوئے بولی:

"اے اللہ میری بہن کی تکلیف کم کر دیں ایسے صبر دیں" معاز نم آنکھوں سے دروازے سے زلے کی حالت کو دیکھتے ہوئے بولا:

"اے اللہ اسے صبر دیں میں اس کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں اللہ اس کے دل کو سکون عطا کر دیں" علی نم آنکھوں سے بولا:

یہ رات سب پہ ہی بھاری تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"امی جلدی سے بتا دیں کیا کیا بنانا ہے" معاز جلدی سے جنت سے بولا جو کھانا تیار کر رہی تھی۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹا بکرے کا گوشت، بڑے کا قیمہ، کسٹرد، پھل، رس ملائی اور کچھ میوہ جات جو جلدی سے لے آو یہ لو لسٹ کچھ بھولنا نہ" جنت تنبہ کرتے ہوئے بولی:

"جی امی، مہمان کب تک آئے گے" معاز جاتے جاتے مڑ کر بولا:

"ایک بجے کا ٹائم دیا ہے" جنت بلند آواز میں بولی:

"او کے" معاز کہتے ہی باہر نکل گیا۔۔۔

"امی نہ کریں" زلے نے جلدی سے جنت کے ہاتھ پکڑے۔۔۔

"میرا بچہ اللہ تجھے صبر دیں" جنت نے کہتے ہوئے نم آنکھیں صاف کی۔۔۔

"امی آپ مہمانوں کو دیکھے میں تیار ہو جاتی ہوں" زلے آنسو صاف کرتے بے تاثر چہرہ لیے کپڑے اٹھاتے ہوئے بولی:

"جلدی اجانا" یہ کہتے ہی جنت باہر نکل گی جبکہ جنت کے جاتے زلے تیار ہوئی اور جب تیار ہوئی تو نظر لگ جانے کی حد تک کو بصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیچ لونگ شرٹ اور پیچ ہی کپری چوڑی دار بازو گلے پہ ہلکا سا گولڈن کام جبکہ شرٹ کے آستین پہ بھی ہلکا گولڈن کام تھا اپر ہلکی سی پیچ ہی لپسٹک لگائے بالوں کی چھٹیاں کیے انتہا کی خوبصورت لگ رہی اوپر کالی آنکھوں میں سرخی جو اسے اور خوبصورت بنا رہی تھی زلے خود کو دیکھتے پھوٹ پھوٹ رو دی۔۔۔۔۔۔

"آپی سنبھالے خود کو باہر بلا رہے ہیں" معاز جو ابھی زلے کو لینے آیا تھا زلے کی حالت دیکھ اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"معاز میری تکلیف کم کیوں نہیں ہو جاتی بتادو آخر" زلے روتے ہوئے معاز کے کندھے پہ چہرہ رکھ کر بولی:

"آپی اب صبر کرلیں مہمان باہر ہے" معاز نم آنکھوں سے بولا:

"معاز تم تو نہیں چھوڑو گے نہ اپنی آپی کو" زلے روتے ہوئے معاز کے ہاتھوں کو تھام کر بولی:

"نہیں آپی، آپ پہ آپ کا بھائی قربان" معاز زلے کا ماتھے چومتے ہوئے بولا:

"معاز محبت پہ صبر کرلیا بھائی نے چھوڑا تو مر جاو گی" زلے روتے ہوئے بولی:

"اللہ آپی کیسی باتیں کر رہی ہے چلے امی بلا رہی ہیں" معاز باہر سے جنت کی بات سن کر بولا:

معاز نے جلدی سے زلے کو دوپٹے کو سہی کیا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آو آو بیٹا" زلے کی ساس کھڑی ہوتی بولی:

"جی آنٹی" زلے سر جھکاتے ہوئے بولی:

"ماشاءاللہ سے بہت خوبصورت لگ رہی ہوں اللہ بری نظر سے بچائے" مسز ابرار محبت سے بولی:

"آنٹی تو بدعاوں کے زر اثر ہوتے ہیں ان کو کہا بری نظر لگتی ہیں" زلے دل ہی دل میں بڑبڑائی۔۔۔

"چلے اب منگنی کی رسم کر لیتے ہیں" زلے کی ساس آگے آتے ہوئے بولی:

"جی بہن ضرور" جنت زلے کے ایک طرف آتے ہوئے بولی:

زلے بیٹے ہاتھ آگے کرو" جنت زلے کے کان میں بولی:

"زلے" اب کے زلے ساس نے زلے کو بت بنے دیکھ کر بولی:

"ارے یہ کیا اس انگلی میں تو پہلے سے انگوٹھی ہے" زلے کے ہاتھ میں بچوں جیسی انگوٹھی دیکھ زلے کی ساس بولی جبکہ ان کی بات سن علی چونکا جو پہلے ہی انتہائی دکھ اور تکلیف سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ارے ایک تو یہ لڑکیوں کے فیشن "میسز ابرار ہنستے ہوئے بولی سب کو ہنستے دیکھ زلے نے نظریں اٹھا کر علی کو دیکھا علی نے زلے کی سرخ آنکھوں میں آنسو دیکھ نظریں چرائی یہ وہی انگوٹھی تھی جو علی نے اسے پہنائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"یہ لیں بہن رسم ہو گئی پورے دس دن بعد برات لے گے "زلے کی ساس (طمنہ) بولی:

"یہ بہت جلدی ہے ہمیں بہت سی تیاریاں کرنی ہے "جنت پریشانی سے بولی:

"بہن ہمیں کوئی جہیز نہیں چاہیے اللہ کا شکر ہے سب ہمارے پاس ہے "طمینہ جنت کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بولی:

"لیکن پھر بھی "جنت ہچکچائی۔۔۔

"کیا بہن آپ کو مجھ پہ یقین نہیں "ابرار زلے کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے جنت سے بولے:

"بھائی صاحب آپ پہ ہی تو یقین ہے "جنت مسکراتے ہوئے بولی:

"پھر طے ہوا ہم اپنی بیٹی کو 10 دن بعد لینے آئے گے "ابرار محبت سے بولے۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مہمان جا چکے تھے جب کہ زلے صدمے میں تیاریوں کی لسٹ بننا شروع کر دی تھی ایک ہی بیٹی تھی اسے بھی جہیز نہ دیتے تو زمانے کیا کہتا۔۔۔۔۔

شادیاں کی تیاریاں اپنے عروج پہ تھی شادی میں صرف تین دن رہ گے تھے آج زلے کو مایوں بیٹھانا تھا مہمان زیادہ نہ تھے اور نہ ہی کم بس ٹھیک تھے۔۔۔۔۔

"زلے آج مایوں بیٹھادے گے بیٹا کوئی کام رہتا ہے تو بتادیں تم نے اپنی شادی کی ایک چیز نہیں خریدی بیٹا یہ وقت روز روز نہیں آیا کرتا" جنت زلے کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"میری بیٹی کی تکلیف کے بہت تھوڑے دن رہ گے ہے پھر میری بیٹی بہت خوش رہا کریں گی انشاءاللہ" جنت زلے کا ماتھا چوم کر بولی:

"امی دعا کریں آپ کی بیٹی کا دل پر سکون ہو جائے یہ نہ ہو یہ دل آپ کی بیٹی کی جان لے لیں "زلے بے تاثر چہرہ لیے بولی:

"بیٹا رو لو دل ہلکا ہو جائے گا" جنت نم آنکھوں سے بولی:

"امی ان دونوں میں اتنا تڑپی ہوں کہ اب میرے آنسو ہی نہیں آتے دل تکلیف سے پھٹ رہا ہے آنکھیں سوکھی پڑی ہے" سوجی اور سرخ انکھیں لیے زلے جنت کو دیکھ کر بولی:

"بیٹا تمہارا اپنا فیصلہ تھا میں کیا کہو اب" جنت بے بسی سے بولی:

"امی آپ فکر نہ کریں میں ٹھیک ہوں" زلے جنت کے پاس سے اٹھ کر بیڈ پہ جا کر لیٹ گئ جب کہ جنت نے افسوس سے زلے کو دیکھا اور لائٹ آوف کر کے باہر نکل گئی۔۔۔

زلے نے حسرت سے ان بچیوں کو دیکھا کبھی وہ بھی ایسی ہوا کرتی تھی کبھی اس کے قہقہ نہ رکا کرتے تھے اب ایسا وقت تھا مسکراہٹ مشکل سے آیا کرتی تھی۔۔۔۔۔

"زلے تیار ہو گئی بیٹا" جنت مصروف سی بولی:

"زلے" جنت کھڑکی کے پاس آتے ہوئے بولی:

"زلے اٹھ تیار ہو یہ وقت نہیں ہے ان کاموں کا" جنت زلے کو بازو سے پکڑ کے بولی:

"اللہ اسے تو بہت تیز بخار ہے" جنت پریشانی سے بولی:

"زلے پیناڈول لیں اور تیار ہو" جنت زلے کو اٹھاتے ہوئے بولی:

"زلے بیڈ پہ آرام کر بیٹا" جنت زلے کو اٹھاتے ہوئے بیڈ پہ لے آئی۔۔۔

"یہ تو بے حوش ہے شائد" جنت کو دیکھ پریشانی سے بولی اور معاز کو بلایا۔۔۔۔

"جی امی" معاز مصروف سا زلے کے کمرے میں آتے ہوئے بولا:

"معاز زلے کو بخار ہے تو اس کے پاس بیٹھ میں ابھی آئی" جنت جلدی سے کہتے ہی باہر بھاگی۔۔۔

"آپی آپ ٹھیک ہے" معاز زلے کا ہاتھ تھام کر بولا:

"آپی" معاز نے اب زلے کا چہرہ تھپتھپایا۔۔۔

"م،م، مع، معاز" زلے کپکپاتے ہوئے بولی:

"جی آپی" معاز جلدی سے بولا:

"پانی" زلے اب کے معاز کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بولی:

"جی آپی" معاز نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل پہ رکھے جگ سے گلاس میں پانی ڈال کر زلے کی طرف کیا۔۔۔

"معاز" زلے اٹھتے ہوئے بولی:

"میں بہت تکلیف میں ہوں" زلے نم آنکھوں سے بولی:

"آپی" اب کے معاز کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔۔

"معاز وقت بہت ظالم ہوتا ہے اس نے مجھ جیسی ہنستی کھیلتی لڑکی کو کیا بنا دیا اور تم جیسے بچے کو وقت سے پہلے سمجھ دار کر دیا" زلے روتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"معاز پیچھے ہٹو اس کی پٹیاں کرنے دو پھر رسم بھی کرنی ہے" جنت معاز کو اٹھاتے ہوئے بولی:

"امی میں دوائی لے کر آتا ہوں" معاز نے کچھ پل زلے کو دیکھا اور پھر نم آنکھیں لیے پلٹ گیا۔۔۔

"ایک تو آج اتنی ٹریفک نا جانے کیوں ہے ایک آپی بیمار ہے اوپر سے اتنی تیاریاں کرنے والی پڑھی ہے" معاز ماتھا مسلتے ہوئے بولا:

"ایسے کرتا ہوں دوسرے رستے سے چلے جاتا ہوں" معاز موٹر سائکل کو موڑتے ہوئے بولا:

"ایک تو پتہ نہیں سارے دنیا کے ٹرک مجھے لگتا اسی رستے سے گزرتے ہیں اسی لیے اس رستے پہ موٹر سائیکل چلانے نہیں دیتے" معاز بڑبڑاتے ہوئے بولا:

معاز سپیڈ بڑھاتے ہوئے بولا جیسے ہی موڑ آیا تو معاز کو سامنے سے آتے ہوئے ٹرک کا پتہ نہیں چلا اور موٹر سائیکل جا کر ٹرک میں لگا کیونکہ ٹرک کی اپنی سپیڈ زیادہ تھی موٹر سائیکل پلٹے کھاتا ہوا دور جا گرا اور معاز کی زہن جو آخری بات آئی وہ یہ تھی زلے کی آواز۔۔۔

"معاز مجھے چھوڑ کے نہ جانا میں مر جاوں گی" معاز نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور لبوں سے کلمہ نکلا اور زندگی نے وہی ساتھ چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بیٹا اس کو زرا دیکھو میں ارباز کے فون سے بات کر کے آئی" جنت زلے کو دیکھتے ہوئے بولی:

"علی آج دل میں عجیب تکلیف ہے ایسی تو تمہارے لیے بھی نہیں تھی" زلے اٹھ کر کھڑ کی کے پاس جاتے ہوئے بولی:

"تمہاری طبعیت نہیں ٹھیک شائد اس لیے ہو گی" علی اداسی سے بولا:

"نہیں علی یہ کسی اپنے کو کھونے کی تکلیف محسوس ہو رہی ہیں جیسے کوئی اپنا بہت غم میں ہو" زلے نم آنکھوں سے بولی:

"وہم ہو گا ماہی نہ سوچوں زیادہ" علی زلے کا دیھان بیٹھکاتے ہوئے بولا:

"نہیں مانو نہ مانو یہ تکلیف تم نہیں سمجھ رہے میری سانس بند ہو رہی ہے" زلے علی کی طرف دیکھ کر بولی:

"اللہ نہ کریں کچھ ہو" علی ڈرتے ہوئے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہمم اللہ نہ ہی کریں" زلے نے ابھی یہ کہا ہی تھا کہ علی کا موبائل بجا اور وہ فورا باہر نکل گیا جبکہ علی کے جاتے ہی مہندی والی لڑکیاں زلے کو مہندی لگانے آ گی ابھی ایک ہاتھ پہ ہی لگی تھی کہ ایک دم باہر سے عجیب آوازیں آنے شروع ہو گی۔۔۔

"جاو باہر دیکھو کیا ہوا ہے" زلے نے کہتے ہی لڑکی کو بھیجا اور خود کھڑکی میں آ گی بھی وہ کھڑی تھی کہ ایک دم دروازہ کھلا اور ایمبولنس اندر آئی ایمبولنس کو دیکھ زلے کا دل زور سے دھڑکا اور فورا سے نیچے بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیڑھیوں سے نیچے آنے تک ایمبولنس سے لاش کو نکال دیا گیا تھا ننگے پاوں دوپٹے کندھے پہ ہاتھوں پہ آدھی آدھی مہندی وہ کہی سے دلہن نہ لگی بھاگ کہ آتے ہوئے وہ لاش کے پاس آئی اور پھر سب کو دیکھا اور پھر علی کو پھر ارباز کو سب تھے تو یہ لاش کس کی تھی زلے کو دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

"علی یہ کون ہے" بچپن کی طرح زلے بھاگ کر علی کے پاس گئی اور اس کا ہاتھ تھام کر بولی:

"معاز" علی نے کہتے ہی زور سے آنکھیں میچی:

"شرم نہیں آتی ایسی بات کرتے تمہیں" زلے نے علی کے چہرے پہ رکھ کر تھپڑ مارا اور اس کا گریبان پکڑتے ہوئے چلائی:

"زلے" جنت نے جلدی سے زلے کو تھاما۔۔۔

"امی دیکھے نہ یہ کیا کہہ رہا ہے" زلے روتے ہوئے جنت سے بولی جبکہ جنت نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا ان کا سر ہلانا تھا کہ زلے ساکت ہوئی۔۔۔۔

"نہیں اس نے مجھ سے کہا تھا وہ میرے ساتھ رہے گا ایسا کیسے ہو سکتا ہے" زلے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی:

"ادھر آ زلے میرے پاس" جنت نم آنکھوں سے زلے کو پکڑتے ہوئے نرمی سے بولی:

"نہیں" زلے نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"آ یہ دیکھ بھائی" لاش کے چہرے سے کپڑا ہٹاتا جنت روتے ہوئے بولی اور کپڑا ہٹتے ہی زلے کی چیخ بلند ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

"ارے کیوں رو رہے ہو خاموش ہو جاو میرا بھائی سو رہا ہے" زلے سب کو روتے دیکھ منہ پہ انگلی رکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"امی دیکھے نہ بھائی اٹھ جائے گا" زلے جو خود جنت کی گود میں تقریباً روتی جنت کو شکایت لگاتے ہوئے بولی:

"چپ زلے اب نہ بولی" جنت زلے کو ڈپٹ کر بولی:

"ہاہاہاہاہا" زلے نے قہقہ لگایا اور تالیاں بجانا شروع ہو گی سب نے زلے کی حالت کو افسوس سے دیکھا وہ غم کی وجہ سے زہنی بیمار ہو گئی تھی اسے خوشی اور غم میں فرق نہیں سمجھ آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مغرب کے بعد جنازہ تھا جو نہیں آئے وہ بھی آ گئے تھے اتنی جوان موت ہوئی تھی سب کی آنکھیں نم تھی جیسے ہی جنازے کا وقت ہوا علی ارباز اور معیز کی طرف بڑھا۔۔۔

"ماموں جنازہ کا وقت ہو چکا ہے" نم آنکھوں سے ارباز کو دیکھتے ہوئے علی بولا:

"علی دیکھ نہ میرا بیٹا چلا گیا میری عمر تھی میں کیسے جوان اولاد کو کندھا دو" ارباز یہ کہتے ہی علی کے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔۔۔

"ماموں سنبھالے خود کو پلیز" علی روتے ہوئے بولا:

"کیسے سنبھالو علی یقین نہیں آرہا میرا بیٹا نہیں رہا" ارباز روتے ہوئے بولا:

علی کو اپنا دل پھٹتا محسوس ہوا۔۔۔

جیسے ہی جنازہ اٹھانے کے لیے اندر کی طرف بڑھے عورتیں جو ابھی چپ ہوئی تھی پھر سے رونے لگی زلے تو قابو میں ہی نہیں آرہی تھی جبکہ جنت کی حالت بھی ایسی ہی تھی۔۔۔۔

---

5 سال

زلے کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا تھا علی کی خواہش پہ زلے کا نکاح کر دیا گیا تھا کیونکہ ڈاکٹرز کے مطابق اب کبھی زلے کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہونی تھی۔۔۔

"زلے یہ تو نے اپنی کیا حالت بنالی ہے کیوں میری بات نہیں مانتی تو" جنت روز کی طرح آج پھر زلے کے آگے اپنا ماتھا پھوڑ رہی تھی کہ شائد وہ کچھ بول پڑے۔۔۔۔

"تو ایسی کیوں ہو گئی ہے آخر کیا ہوا ہے تجھے" جنت جھنجھلاتے ہوئے بولی:

"بول بھی" آخر اس کو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑ کر بولی:

"نابول ایک وقت آئے گا میں نہیں ہونگی پھر تجھے پتہ چل جائے گا" جنت آنکھوں میں آنسو لیے بولی جبکہ سفید سوٹ گہرے ہلکے، بکھرے بال زرد رنگت والی لڑکی خاموشی سے انہیں دیکھتی رہی۔۔۔۔

"آخر کون سا روگ لگ گیا ہے تجھے روز ایک ہی بات کرتی ہو روز جواب نہیں دیتی" جنت غصے سے بولی:

"بولتی کیوں نہیں ماں ہو تیری بتا مجھے" جنت نرم پڑھتے ہوئے زلے کا ہاتھ تھام کر بولی:

"دیکھ مجھے بتا ایسی کیا تکلیف ہے جو تیری آنکھوں سے جھلکتی ہے" جنت زلے کے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے بولی:

"میری بیٹی تو بہت پیاری ماں کی لاڈلی ہے جلدی سے ٹھیک ہو جا پھر شرارتے کرنے لگ جا" جنت کہتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ زلے نے انہیں ایک نظر دیکھا اور پھر دیوار کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

"کیا مسلہ ہے تیرے ساتھ آخر" جنت غصے سے دوبارہ اسے جھنجھوڑ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماما یہ آپ کیا کر رہی ہے آپ کو پتہ ہے نہ ماہی ٹھیک نہیں ہے" علی جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے بولا:

"ہاں خود تو یہ ٹھیک نہیں ہے ہمیں بھی پاگل کریں گی" جنت غصے سے زلے کو گھورتے ہوئے بولی:

"مامی" علی انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا:

"ہاں بس میں ہی خاموش رہوا سے کچھ مت کہنا سب کو پاگل سمجھ رکھا ہے" جنت غصے سے کہتے ہوئے باہر نکل گئی جبکہ علی نے بے بسی سے زلے کو دیکھا جو اپنے بیڈ پہ لیٹے اب کمبل اوڈھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر آپ بتاتے کیوں نہیں آخر اس کے ساتھ مسلہ کیا ہے" جنت بے بسی سے بولی:

"دیکھے میں کیا کہ سکتا ہوں میں نے آُکو پہلے بھی بتایا ہے وہ خود کی حالت کو ٹھیک نہیں کرنا چاہتی" ڈاکٹر تحمل سے بولی:

"تو فائدہ آپ کا اتنے پیسے کس چیز کے لے رہے ہیں" جنت ڈاکٹر کو گھورتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ میری بات نہیں سمجھ رہی میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم تب تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک وہ خود ٹھیک نہ ہونا چاہے "ڈاکٹر جنت کو سمجھاتے ہوئے بولی:

"مجھے کچھ نہیں سمجھنا 6 مہینے ہو گے ہیں علاج کرواتے وہ جو تھوڑا بولتی تھی اب وہ بھی چھوڑ دیا ہے اس نے "جنت کرسی پہ گرنے کے انداز میں بولی:

"دیکھے مایوسی کفر ہے آپ کی بیٹی ٹھیک ہو جائے گی آپ فکر نہ کریں "ڈاکٹر جنت کو تسلی دیتی ہوئی بولی:

"تو اور کیا کرو میں تھکنے لگی ہوا تنے ڈاکٹروں کو دیکھا دیا اب تو لوگ میری بیٹی کو پاگل کہنے لگے ہیں "جنت کہتے ہی رو دی۔۔۔۔

"دیکھے اگر آپ ہمت چھوڑ جائے گی تو اس بچی کا کیا ہو گا "ڈاکٹر جنت کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہو ئے بولی:

"تو اور کیا کرو آپ بتائیں "جنت آنسو صاف کرتے ہوئے بولی:

"ہمیں صبر سے کام لینا ہو گا رونے سے کچھ نہیں ہو گا "ڈاکٹر جنت کو سمجھاتے ہوئے بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"صبر ہی کر رہی ہوں پانچ سال سے اور کیا کروں" جنت بے بسی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ کر بولی:

"اور انسان کے ہاتھ میں ہے کیا آپ مجھے بتا دیں اور ویسے بھی آپ ماں ہے اللہ آپ کی دعا ضرور سنے گا" ڈاکٹر جنت کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کر محبت سے بولی:

"میں کرتی ہوں" جنت اثبات میں سر ہلا کر بولی:

"اور کریں کیا پتہ اللہ کو آپ کا مانگنا پسند ہو" ڈاکٹر جنت کو امید دلاتے ہوئے بولی:

"اب میں اور دل سے مانگو گی اللہ مجھے میری بیٹی دے دے گا یا پھر اس کی تکلیف کم کر دیں جسے دیکھ کر میرا دل پھٹتا ہے" جنت دعا کرتے ہوئے بولی:

"آمین آپ نے بس دعائیں کرنی ہے بچی کے لیے" ڈاکٹر مسکراتے ہوئے بولی:

"انشاءاللہ" جنت کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ ڈاکٹر افسوس سے دیکھ کر رہ گئی کتنی مجبور ماں تھی وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جب کوئی ٹوٹ کر مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی توبہ قبول کرتا ہوں اور اس کی تکلیف دور کرتا ہوں"(سورت نمل آیت 62)۔۔

زلے صحن میں چارپائی پہ بیٹھی تھی کہ اچانک اسے آواز آئی تو کافی دیر غور کرنے پہ اس نے سامنے والے گھر کی طرف دیکھا جہاں شائد ٹی وی کی چل رہا تھا جس پہ قران کی تلاوت ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"میں نے دیکھا ہے پکار کر آپ نہیں سنتے آپ نے اسے مجھ سے لے لیا" اچانک سوچتے ہی اس نے نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔

"اور تمہارے پرودگار کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو اور میں تمہاری دعاوں کو قبول کروگا"(سورت مومن 60)

زلے نے آگلی لائنوں پہ غور کیا تو اسے یوں معلوم ہوا جیسے اس سے بات کی جا رہی ہو لیکن اس نے اپنا وہم سمجھ کر سر جھٹکا۔۔۔

"میری نہیں سنتے آخر کیسے مانگو ایسا کون سا رستے اپنا و" زلے دل میں سوچتے ہوئے بولی:

"اور صبر اور نماز کے ذریعے سے اللہ سے مدد مانگو"(سورت البقرہ 45)۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب زلے چونکتے ہوئے سیدھی ہوئی ناجانے کتنے عرصے بعد آج اس کے دماغ نے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

"میں نے مانگا تھا" زلے نم آنکھوں سے آسمان کو دیکھتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں بولی:

ڈرومت میں تمہارے ساتھ ہوں (ہر بات) سن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں" (سورت طحہ 46)

"آپ نے میری نہیں سنی مجھ سے اس انسان کو لے لیا" زلے جیسے شکوہ کرتے ہوئے بڑابڑائی۔۔۔۔۔

"اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی سچا دوست ہے اور نہ ہی مددگار" (سورت البقرہ 107)۔

"اللہ میری کیوں نہیں سنی پھر آپ تو میرے دوست تھے نہ" زلے آنکھوں میں آنسو ہاتھ کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے بڑابڑائی۔۔۔

"عنقریب ہم تمہیں اتنا نوازے گے کہ تم خوش ہو جاوگے" آیت کی آواز سنائی دی۔۔

"یہ اللہ میرے ہاتھ خالی ہے ایسے لگتا ہے اب کچھ نہیں رہا" زلے سسک کر بڑابڑائی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور تمہارا رب تمہارے حال سے بہتر واقف ہے" آیت کی آواز پھر سے گونجی۔۔

زلے کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دنیا کی تمام آوازے بند ہو گئی ہو صرف ایک یہی آواز اسے سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔

"میرا حال بہتر کر دیں میں تھک گئی ہوں اس دنیا سے" زلے سسکتے ہوئے بولی:

"بس اپنے رب پہ بھروسہ رکھو وہ تمہاری من پسند چیز تم تک لائے گا مقرر وقت پہ اور تم حیران رہ جاو گے" آیت سن کر زلے کی آنکھوں سے آنسو گال سے ہوتے ہوئے ٹھوڑی سے پھسلے۔۔۔۔۔۔

"میں یقین کر لو" زلے نے جیسے بہت آہستہ سے خود سے سوال کیا۔۔۔۔۔۔

"کہاں دیھان ہے گھنٹے سے آوازے دے رہی ہوں تو ہے کہ سنتی ہی نہیں" جنت زلے کو جھنجھوڑتے ہوئے بولی ان کے جھنجھوڑنے پہ زلے ہوش میں آئی اب آواز نہیں آ رہی تھی شائد انہوں نے ٹی وی بند کر دیا تھا زلے نے جنت کو دیکھا جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب بولے گی بھی کچھ مجھے سمجھ نہیں آتا آخر اسے مسلہ کیا ہے" جنت زلے کے پاس بیٹھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔۔

"جا اندر چلی جا بولنا تو کچھ ہے نہیں تو نے" جنت کچھ دیر زلے کو دیکھتے رہنے کے بعد بولی ان کی بات سن زلے اندر کی طرف بڑھی۔۔۔۔

"تمہیں پتہ آج کیا ہوا" زلے قبر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی:

"اچھا میں بتاتی ہوں پتہ ہے جیسے تم جواب نہیں دیتے اب میں بھی کسی کو نہیں دیتی آج بھی صبح ماما بولتی رہی میں نہیں بولی تم بھی نہیں بولتے نا" زلے ہنستے ہوئے بولی:

"اچھا میں کیا کہہ رہی تھی" زلے سر کھجاتے ہوئے بولی:

"میں نے کالا سوٹ پہنا ہے دیکھو اس پہ مٹی لگ گئی" زلے اپنے دوپٹے کو قبر پہ پھیلاتے ہوئے بولی:

"ہاں میں کہہ رہی تھی" زلے پھر سے سوچنے لگی کچھ نہ یاد آنے پہ اپنے بالوں کو پاگلوں کی طرح کھینچنے لگی کہ اچانک اس کے ذہن میں کچھ الفاظ گونجے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور تمہارا رب تمہارے حال سے بہتر واقف ہے"۔یہ الفاظ بے ساختہ اس کی زبان سے نکلے۔۔۔

"پتہ ہے میں نے اسے کہا ہے کہ وہ تمہیں مجھے دے دیں"زلے اس قبر پہ کچھ لکھتے ہوئے بولی:

"اسے،اسے"زلے نام سوچنے لگی۔۔۔

"وہی جو سب کا ہے"زلے اپنے بالوں کو نوچتے ہوئے چلائی۔۔۔۔

"تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہی"زلے قبر پہ ہاتھ مار کر بولی:

"ہاااا تمہیں چوٹ لگ گئی"زلے آنکھوں میں آنسو لیے منہ پہ ہاتھ رکھ کر بولی:

"اچھا رکو"زلے کہتے ہی قبر کے پاس اٹھ کر مولوی کی طرف دوڑی جو شائد مسجد جا رہے تھے۔۔۔۔

"بابا،بابا"زلے اونچی آواز میں چلائی اس کے چلانے پہ مولوی نے پیچھے منہ کر کے اس پاگل لڑکی کو دیکھا کالے مٹی سے اٹے سوٹ میں سر پہ چادر لیے ننگے پاوں دوڑی چلی آرہی تھی کہ

اچانک ٹھوکر سے زور سے زمین پہ گری اسے گرتے دیکھ مولوی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔

"بیٹا تم ٹھیک ہو" مولوی صاحب پاس جا کر بولا:

"بابا" زلے کہتے ہی اٹھی مولوی کو یقین تھا کہ اس کو بہت زور سے چوٹ آئی ہو گی لیکن وہ کہ کیا سکتے تھے۔۔۔۔۔۔

"جی بیٹا کیا ہوا" مولوی صاحب فکر مندی سے بولے:

"بابا وہاں کون رہتا ہے" زلے مسجد کی طرف اشارا کر کے بولی:

"بیٹا کچھ مدرسے کے بچے اور میں رہتا ہوں" مولوی صاحب مسجد کو دیکھ کر بولے:

"نہیں بابا وہ جو آتا ہے" زلے دوبارہ سے اشارا کرتے ہوئے بولی:

"بیٹا نمازی آتے ہیں" مولوی صاحب پھر سے بولے:

"ارے نہیں بابا وہ جو نظر نہیں آتا" زلے پھر سے سمجھاتے ہوئے بولی:

"کون نظر نہیں آتا بیٹا" مولوی صاحب اس کی ذہنی حالت کو دیکھ کر پوچھ رہے تھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بابا یہ کس کا گھر ہے" اب کے زلے سوچتے ہوئے بولی:

"بیٹا یہ مسجد ہے مسجد اللہ کا گھر ہوتا ہے" مولوی صاحب اسے آسان لفظوں میں سمجھاتے ہوئے بولے:

"ہاں اسے اللہ کہتے ہیں" زلے یہ کہتے ہی دوڑتے ہوئے قبر کی طرف بڑھی جبکہ مولوی صاحب نے افسوس سے اسے دیکھا انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی یہ انسان کی کون سی حالت تھی کہ وہ اپنے رب کو بھول گئی تھی اسے نام یاد نہیں تھا مولوی نے آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ سے اس بچی کے لیے دعا کرتے مسجد کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

"سنو میں نے اس سے بات کی" زلے مسجد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی:

"ارے تمہیں نظر نہیں آیا" زلے ماتھے پہ ہاتھ مار کر دوسرا ہاتھ قبر پہ رکھتے ہوئے بولی

"میں بتاتی ہوں" اثبات میں سر ہلا کر بولی:

"وہاں اللہ رہتا ہے اس سے" زلے سرگوشی میں ادھر ادھر دیکھ کر بولی:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پتہ ہے کیا کہا اس نے "زلے اب کے تھوڑا اونچی بولی:

"اس نے، اس نے بولا، وہ مجھے تمہیں دے دیں گا" زلے قبر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے آنسو بھری آنکھوں سے بولی:

"اس نے کہا کہ میں اس پہ یقین رکھو" زلے کے آنسو گال سے پھسل کر قبر پہ گرا۔۔۔

"اس نے کہا وہ بہت جلد میری مشکل حل کر دے گا" زلے نے اب کے اپنا ماتھا ایسے ٹکایا جیسے وہ ہمیشہ اس کے ماتھے سے ٹکاتا تھا اور کئی آنسو مٹی میں جزب ہو گئے۔۔۔۔

"وہ ہمیں ملا دے گا میں دعا کرو گی اس نے بولا ہے کہ مجھ سے دعا کرو" زلے سر اٹھاتے ہوئے آنسو صاف کر کے بولی:

"اچھا تم یہی رکو میں دعا کر کے آتی ہوں دیکھو کتنے لوگ جا رہے ہیں" زلے اٹھتے ہوئے مسجد کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے بیٹی تم یہاں کیا کر رہی ہو" مولوی صاحب جو جماعت کرانے کے لیے کھڑے ہوئے تھے زلے کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"می، میں، میں دعا کرنے آئی ہو" زلے ارد گرد مردوں کو کھڑا دیکھ کر جھجھک کر بولی:

"بیٹا تمہارے کپڑے صاف نہیں ہے" مولوی صاحب اس کے مٹی سے آٹے کالے سوٹ کو دیکھ کر بولے:

"اللہ ایسے نہیں سنتا" زلے نے نم آنکھوں سے اپنے کپڑوں کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

"سنتا ہے آو میرے پیچھے" مولوی صاحب اسے لیتے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

"بیٹی یہ لو جائے نماز اور نماز ادا کر لو دعا کر لو باہر مرد ہے" مولوی صاحب زلے کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولے:

"ہمم" زلے کسی گہری سوچ میں تھی مولوی صاحب ایک نظر ڈال کر باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زلے کو دیکھا معیز" جنت پریشانی سے بولی:

"گھر میں نہیں ہے کیا" معیز نے فون سے نظریں اٹھا کر پوچھا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں گھر میں نہیں ہے میں نے پورا گھر دیکھ لیا" جنت پریشانی سے بولی:

"اور اس نے کہا ہونا ہے گئی ہو گی قبرستان" معیز سر جھٹکتے ہوئے بولا:

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا معیز" جنت غصے سے بولی:

"ہاں تو اور کیا کہوں نہ مرتی ہے نہ سہی ہوتی آخر اس کی قبر پہ ہے کیا جہاں جاتی ہے" معیز بھی چلاتے ہوئے بولا:

"معیز بکواس بند کرو" علی چلاتے ہوئے بولا:

"آپ تو بس ہی کر دیں مجھے سمجھ آتی ہے آخر وہ اتنی عجیب کیوں ہے" معیز پھر سے بولا:

"معیز تم کچھ نہیں جانتے" علی سرخ آنکھیں لیے بولا:

"میں جاننا بھی نہیں چاہتا ساری دنیا میں بدنام کر دیا ہے اللہ نے ایک بہن دی وہ بھی پاگل" معیز غصے سے بولا:

"معیز" علی کا ہاتھ اٹھا اور معیز کی گال پہ چھپ چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"علی" جنت چلائی وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی بیٹی کو دیکھتی تو بیٹے جاتے اور بیٹے کو دیکھتی تو بیٹی

"مامی آج اسے سمجھا دیں خبردار اس نے زلے کے لیے کبھی ایسے الفاظ کہے تو" علی کہتے ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دیکھا آپ نے اس پاگل کی وجہ سے مارا ہے مجھے اس نے اس کو بدلہ چکانا پڑھے گا" معیز غصے سے آپا کھوتے ہوئے بولا:

"معیز یہ میرے جوڑے ہاتھ دیکھو بخش دو" جنت روتے ہوئے بولی:

"اوو میں تو بھول ہی گیا آپ کو تو صرف بیٹی ہی پیاری تھی" معیز کہتے ہی سر جھٹک کر غصے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اللہ" کافی دیر کھڑے رہ کر سوچتے ہوئے آخر تھک کر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

"اللہ" زلے کے منہ سے ہر تھوڑی دیر بعد یہی الفاظ ادا ہو رہے تھے۔۔۔۔

"اللہ" سر میں بڑھتے درد سے کراہی۔۔۔۔۔۔

"اللہ وہ جو اس گھر میں رہتا ہے نہ وہ بابا" زلے باہر کے دروازے کی طرف اشارہ کر بولی:

"وہ جو اس کو سب کہتے ہیں" زلے سوچتے ہوئے بولی:

"اس نے مجھے کہا آپ صاف لوگوں کو پسند کرتے ہیں" زلے ہاتھوں کو دیکھ کر بولی:

"کیا آپ مجھ سے بات نہیں کرو گے" زلے اب جائے نماز پہ بنے خانہ کعبہ کو دیکھتے ہوئے بولی:

"آپ نے کہا تھا دعا کرنا مجھ پہ یقین کرنا" زلے اب کے جیسے کچھ یاد دلاتے ہوئے بولی:

"میں نے سنا ہے تو سب کا مالک ہے سب کو سب کچھ دے دیتا ہے" زلے اب کے خانہ کعبہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی:

"مجھے بھی دے دیں" زلے آنکھوں میں آنسو لیے بولی:

"تو سب کو دیتا ہے مجھے بھی دیں" زلے اب کے ضدی انداز میں بولی:

"تو نے مجھ سے اسے لے لیا کیوں" اب کے زلے کے آنسو جائے نماز پہ گرے۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں اسے اپنے ساتھ چاہتی تھی" زلے بالوں کو نوچتے ہوئے بولی:

"وہ پتہ نہیں کہا چلا گیا مجھے ملتا ہی نہیں ہے" اب کے بالوں کو نوچتے ہوئے چلائی۔۔۔

"میں روز آتی ہوں وہ نہیں آتا" زلے پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی:

"دیکھو دیکھو" زلے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھ کر بولی:

"اسے میں کالے کپڑوں میں اچھی لگتی تھی" زلے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے بولی:

"میں روز پہن کے آتی ہوں وہ دیکھتا نہیں" زلے ایسے ہی چلائی:

"روز میں اس کی مٹی کو گھر جا کے دیکھتی ہو" زلے نے اب کے ٹانگوں کو سمیٹ کر اس میں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر اس میں چہرہ چھپایا۔۔۔۔

"پتہ ہے اس پہ کالا سوٹ بہت اچھا لگتا ہے لیکن" زلے نے کہتے ہوئے ہچکی لی۔۔۔

"جب وہ نہیں بول رہا تھا نہ صرف لیٹا تھا تب" زلے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہچکیاں لیتے ہوئے بولی:

"اوو،اس و،وقت جب اس پہ" وہ رو کی اور ایک گہری سانس لی۔۔۔۔۔۔

"اس پہ کالی چادر ڈالی مجھے وہ اچھا نہیں لگا پھر اس نے مجھے نہیں بلایا" یہ کہتے ہی وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ رو دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مج، مجھ، مجھے اس سے خ خوف آیا" وہ چلائی اور اس کے اس طرح چلانے پہ مولوی صاحب دروازے میں نظر لیکن زلے کی حالت دیکھ افسوس سے اسے دیکھتے واپس مڑ گئے اور زلے کبھی ٔ باتیں کرتی کبھی رو دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مولوی صاحب آپ نے اس لڑکی کو کیوں نہیں روکا" جیسے ہی مولوی صاحب زلے کو کمرے میں چھوڑ کر آئے تو باہر کھڑے لوگ جو حیرانی سے دیکھ رہے تھے وہ مولوی کے آتے ہی ان کے پاس جمع ہو گئے۔۔۔۔۔۔

"بیٹا میں روکنا چاہتا تھا پھر میرے اللہ نے میرا دل بدل دیا" مولوی صاحب اطمنان سے بولے:

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں" وہ مرد حیرانی سے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بیٹا وہ بچی جو بہت سی اذیتوں سے گزر رہی ہے کیا پتہ اللہ نے مجھے وسیلہ بنایا ہو اور کیا پتا کیا سوچ کے بچی آئی تھی میں اس کا دل نہیں توڑ سکتا" مولوی صاحب کہتے ہی جماعت کرانے کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔۔۔

جیسے 4 رکعت کے بعد سلام پھیرا تو زلے کی چلانے کی آواز آئی لیکن مولوی صاحب اس پہ دیھان دیے بغیر اپنی نماز جاری رکھی لیکن آخری دو رکعت جب زیادہ چلانے کی آواز آئی تو وہ فوراسے کمرے کی طرف بڑھے جہاں زلے کو بری طرح روتے پایا اس کی حالت مولوی کی آنکھوں میں آنسو آگئے اسے اس طرح دیکھ انہوں نے اپنا بٹنوں والا موبائل نکالا اور اس میں معاز کے نمبر پہ کال کر کے زلے کا بتایا اور اپنی نماز جاری کر دی۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

"مامی اس کا خیال رکھنا" علی زلے پہ کمفرٹ دیتے ہوئے بولا:

"یہ کہاں ملی تمہیں" جنت فکر مندی سے بولی:

"مامی مسجد میں تھی مولوی صاحب نے کال کر کے بتایا تھا" علی نے کہتے ہی زلے کا ماتھا چوما۔۔۔۔۔۔۔۔

"اچھا چلو کھانا کھالو میں آتی ہوں" جنت محبت سے اس کی گال پہ ہاتھ پھیر کر بولی:

"جی مامی میں پہلے نہاؤ گا" علی کہتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"جلدی سے ٹھیک ہو جا زلے سب تیرے لیے دکھی ہے میری بچی" جنت آنکھوں میں آنسو لیے زلے کی گال پہ بوسہ دے کر بولی:

"اللہ میری بچی کو ٹھیک کر دیں" جنت دعا کرتے ہوئے آنسو پونچ کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج بھی زلے صحن میں بیٹھی تھی کہ شائد کوئی جواب آئے کافی دیر بیٹھے رہنے پہ جب کوئی آواز سنائی نہ دی تو مایوس ہو کر آسمان کی طرف دیکھا اور پھر دونوں بازو اپنے گٹنوں پہ فولڈ کر کے اس پہ چہرہ ٹکا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں اس نے دعا سنی کے نہیں" نظریں جکائیں سوچ میں گم تھی۔

"میں نے کی تھی دعا میں نے اسے بتایا تھا"

"اس نے کہا تھا مجھ پہ یقین کرو" اپنے ایک ہاتھ کی انگلی سے پاوں پہ پھول بناتے ہوئے سوچوں میں مگن تھی کہ ایک آواز سنائی دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اور تمہارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک اللہ نہ چاہے" (القرآن)

اس آواز کو سنتے ہی زلے چونکی اور سیدھی ہو کے بیٹھ گئی اس کے بعد کوئی آواز نہ آئی شائد ساتھ والوں سے اچانک ہی آواز اونچی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے جواب مل چکا تھا کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کل زلے کی روٹین بن گئی تھی کہ وہ روز انتظار کرتی کبھی تو جواب مل جاتا کبھی نہیں کوئی دو مہینے بعد کی بات ہے۔۔۔

علی اور زلے ساتھ بیٹھے تھے علی جو ابھی باہر سے آیا تھا آتے ہی اس نے ٹک ٹاک اون کی تو فل سپیکر ہونے کی وجہ سے آواز گونجی۔۔۔۔۔۔

"کافی ہے ہمارے لیے اللہ اور بہت ہی اچھا کارساز ہے اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا" وڈیو کو لائک کرتے ہی اس نے اگلی ویڈیو لگائی۔۔۔۔۔۔

"کیا تم ناامید ہو چکے ہو کیا تمہاری دعائیں قبول نہیں ہو رہی" ویڈیو سے آواز گونجی یہ سنتے ہی زلے ہی آنکھوں میں نمی ٹپکی اور اس کا سر خود ہی اثبات میں ہل گیا۔۔۔

"تو جان لو اللہ قرآن میں فرماتا ہے: خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو" یہ سنتے ہی زلے کی آنکھوں کی نمی گال پہ بہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

"میں مایوس نہیں ہو اللہ" زلے نے سرگوشی کی اس کی بڑبڑاہٹ سن کر علی نے اس کی طرف دیکھا لیکن اسے روتے دیکھ پریشانی سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"ماہی کوئی پریشانی ہے مجھے بتاو" علی زلے کا ہاتھ تھام کر بولا:

"ع،لی،علیی" زلے کپکپاتے ہونٹوں سے بولی:

"ماہی" زلے کے منہ سے اتنے عرصے بعد اپنا نام سن کر علی کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔

"جی علی کی جان" معاز محبت سے بولا:

"وہ،وہ کہتا ہے مایوس نہ ہو" زلے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی:

"کون ماہی" معاز چونکا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اللہ" زلے کے منہ سے پھسلا۔۔

"بلکل ماہی اس سے مایوس نہیں ہونا چاہیے" علی زلے کو سمجھاتے ہوئے بولا:

"کیا تم مجھے وہ لگا کے دو گے" زلے علی کی طرف دیکھ امید سے بولی:

"کیوں نہیں ماہی ابھی لگا دیتا ہوں" علی خوشی سے بولا:

"ہمم" زلے نے سر ہلاتے ہوئے موبائل کو پکڑا۔۔۔

"تم مجھے پکار کے دیکھو میں نصیب بدلنے پہ قادر ہو" پہلی ویڈیو مین آواز گونجی۔۔۔۔۔

"میں پکارتی ہوں اللہ" زلے کے منہ سے بے ارادہ نکلا۔۔۔

"تم بیٹھو میں مامی سے بات کر کے آتا ہوں" علی زلے کے سر پہ بوسا دیتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا تم یہ گمان کیا ہوا ہے کہ ہم نے تمہیں یوں بے کار پیدا کیا ہے؟" آواز کو سنتے ہی زلے کا سر نہ میں ہلا اور پھر ہاں میں۔۔۔۔

"ہم نے ساری نشانیاں کھول کھول دی ہے ان لوگوں کے لیے جو سمجھ سے کام لیں"

"اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیں دو" زلے بہت غور سے سن رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"چلو شکر ہے تم نے بھی کبھی انسانوں والی حرکتیں کی" معیز اندر آتے ہوئے بولا:

"ویسے خیر ہے تم ٹھیک ہو گئی" معیز اس کے پاس آ کے تنز کرتے ہوئے بولا:

"اچھا ہوا ہو گئی اب ماما کو کہتا ہوں رخصتی کر دیں تمہاری تاکہ ہماری جان چھوٹے" معیز بیٹھتے ہوئے بولا:

"ن، نہ، نہیں" زلے اس کی بات سن زرد چہرہ لیے کھڑی ہوئی موبائل اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا۔۔۔

"اب کیا ہو گیا تمہیں" معیز ایک بیزار نظر اس پہ ڈال کر بولا:

"نہیں" ایک ہی لفظ کو دہراتے ہوئے زلے پیچھے کی طرف قدم لے رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا زلے" علی جو اندر سے آ رہا تھا زلے کی حالت دیکھ کر چونکا۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں میں نہیں" زلے کہتے ہی مڑی۔۔۔۔

"ہوا کیا ہے ماہی ابھی تو آپ ٹھیک تھی اور موبائل" علی نے اس سے کہتے ہوئے موبائل کی تلاش میں نظر گھمائی تو اسے معیز کے پاوں میں پایا پاوں سے ہوتی نظر معیز کے چہرے تک گئی اور وہی اس کا چہرہ سرخ ہوا۔۔۔۔۔۔

"کیا کہا تم نے اس سے" علی سرخ چہرہ لیے معیز کی طرف بڑھا۔۔

"کچھ نہیں کہا ایسے ہی ڈرامے کر رہی ہے" معیز بے زاری سے بولا:

"چپ رہو تم سچ بتاو کیا کہا ہے" علی غصے سے بولا:

"کہا ہے کیا کر لو گے تھپڑ مارو گے مجھے مار لو" معیز علی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا:

"بس" معیز کی چلانے کی آواز سن کر جنت جو باہر آئیں تھی اس کی بات سن کر چلائی۔۔۔

"کیا ہر وقت تماشا لگا کر رکھتے ہو کوئی مجھے بتائے گا ہوا کیا ہے" جنت غصے سے بولی:

"مامی زلے ابھی ٹھیک تھی مجھ سے اتنے وقت بعد اس نے بات کی وہ خوش تھی لیکن اس نے آتے ہی پتا نہیں کیا کہا کہ اس کی حالت دیکھے" علی سرخ آنکھیں لیے بولا:

"میں نے زیادہ کچھ نہیں کہا میں کہا تم ٹھیک ہو اب رخصتی کر دیں گے "معیز موبائل چلاتے ہوئے بولا:

"کیا" جنت اور معاذ دونوں ایک دم چلائے۔۔۔

"ہاں تو اور اسے گھر ہی ہم پہ بوجھ بنا کر رکھنا ہے "معیز لاپرواہی سے بولا:

"معیز تم واقع ہی زلے کو یہ کہا تمہیں یہ نہیں کہنا چاہیے تھا اتنی مشکل سے وہ سمبھلی تھی" جنت اپنے سر کو تھام کر بولی:

"تمہیں کس نے کہا تھا یہ بکواس کرنے کے لیے" علی کہتے ہی معیز کی طرف بڑھا۔۔۔

"علی زلے کہا ہے" جنت روتے ہوئے اچانک چونکی اور پیچھے مڑ کے زلے کو ڈھونڈا زلے کو نہ پا کر علی پہ چلائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"مامی یہی تھ۔۔" علی کہتے ہوئے رکا اور اندر کی طرف بھاگا۔۔۔

"پتہ نہیں کیا دیکھتا ہے آپ کو اس پاگل میں مجھے تو لگتا ہے ڈرامے کرتی ہے وہ "معیز موبائل پہ گیم کھیلتے ہوئے بولا:

"معیز اللہ کا واسطہ ہے جان چھوڑ دو اس کی" جنت روتے ہوئے بولی:

"میں آپ کو نظر نہیں آتا کیا" معیز اپنی طرف اشارا کر کے بولا:

"کیا کرو سر پہ بیٹھا لوا گر نظر آتے ہو تو" جنت غصے سے بولی:

"اللہ کریں مر جائے وہ جان چھوٹے ہماری" معیز چلاتے ہوئے گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

"اللہ نہ کریں" جنت روتے ہوئے وہی پہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"ماما زلے گھر نہیں ہے میں جا رہا ہو ڈھونڈنے" علی کہتے ہی جلدی سے بائک کی چابی لیے نکل گیا جبکہ جنت آنسو صاف کرتے ہوئے وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

دوپٹہ گلے میں لیے ننگے پاوں سفید سوٹ جس پہ کئی بل ڈلے ہوئے تھے کمر تک بال جس میں ادھے بکھرے ہوئے تھے اس کی حالت انتہائی قابل رحم تھی۔۔۔

"میں نہیں کرو گی" سڑک پہ چلتے ہوئے وہ خود سے باتیں کرتی پاگل ہی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

Clubb of Quality Content

"میں شادی نہیں کرو گی" زلے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو مڑوڑتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔

"سب برے ہیں سب چھوڑ گئے مجھے"

"مجھے کوئی پسند نہیں کرتا"

"سب اونچی آواز میں لڑتے ہیں اور مارتے ہیں"

"آج اتنا خون نکلا"

"اللہ تو تو کچھ نہیں کہتا نہ مجھے تو رکھ لیں"

"تو سنا ہے اپنے بندوں سے بہت پیار کرتا ہے" نم آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی۔۔

"بلا لیں اپنے پاس ختم کر دیں آزمائش"

"وہ کچھ نہیں بولتا میں اسے بلاتی ہوں" زلے چلتے چلتے قبرستاں کے سامنے آچکی تھی اب صرف سڑک پار کرنی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"زلے" سڑک پار کرتے ہوئے اچانک اسے اپنے نام کی آواز محسوس ہوئی۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاااا" ابھی وہ کہتے مڑ ہی رہی تھی کہ کوئی چیز تیزی سے اس میں لگی اور وہ قبرستاں میں جا کر قبروں کے پاس گری، آوازیں گونج رہی تھی لوگ اسے بلا رہے تھے اس نے دیکھنے اور سننے کی کوشش کی لیکن اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔۔۔

علی جو کب سے اسے ڈھونڈنے نکلا تھا قبرستان کی طرف بڑھا ابھی وہ رستے میں تھا کہ اسے سڑک پہ زلے نظر آئی اسے دیکھتے ہی اس نے آواز لگائی شائد وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ گاڑی بہت تیزی سے آ ہی ہے وہاں ایک آواز نہیں دو آواز گونجی تھی دوسری آواز معیز کی تھی جو قبرستان والی طرف تھا لیکن دیکھتے دیکھتے زلے کا وجود خون سے لت پت ہو گیا دونوں زلے کی طرف دوڑے۔۔۔

"زلے اٹھو" معیز گود میں زلے کا سر رکھتے ہوئے بولا:

"ج، جا، جان چ، چھ، چھوٹ گ، ئی ت، مہا، ری" زلے اٹکتے ہوئے بولی:

"نہیں زلے" معیز کی آنکھیں تیزی سے نم ہوئی۔۔۔

"ماہی اٹھو" علی جلدی سے پہنچا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں نے تمہیں معاف کیا علی، ش، شک، شکریا" زلے کی کہتے ہی گردن لڑک گئی۔۔۔۔

"زلے ایسے نہ کرو" علی کی آنکھوں سے نمی گال پہ ٹپکی۔۔۔۔

"بچے رونا بند کرواسے ہاسپیٹل لے جاو" علی نے آواز پہ سر اٹھایا تو مولوی صاحب کو دیکھا جن کی اپنی آنکھیں نم تھی۔۔۔۔۔

"جی" کہتے ہی تیزی سے زلے کو اٹھایا اور دونوں ہاسپیٹل کی طرف بڑھے ہاسپیٹل زیادہ دور نہ تھا صرف پانچ منٹ میں وہاں تھے۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر ڈاکٹر" ہاسپیٹل پہنچتے ہی دنوں چلائے۔۔۔

"آجاو جلدی سے" ڈاکٹر تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔۔۔۔

"اللہ رحم کر" علی دعا کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

"امین" معیز بولا:

"معیز دعا کرواسے کچھ نہ ہو ورنہ تمہارے پاس پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہیں رہے گا" معاز آنکھوں میں آنسو لیے بولا:

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں ج" ابھی وہ بولتا کہ ڈاکٹر باہر آئے اور دونوں تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔۔۔

"ایم سوری ہم اسے نہیں بچا سکے" ڈاکٹر کہتے ہی اپنے کبن کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ دونوں ساکت رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک سال بعد:

"تم مجھے معاف کر دو پلز" معیز آنکھوں میں آنسو لیے قبر کی طرف دیکھ کر بولا:

"میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا تھا"

"تمہیں ہمیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا"

"امی کی حالت ٹھیک نہیں ہے"

وہ کافی دیر باتیں کرتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کہانی کو لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ ہر انسان کی جھولی میں خوشیاں نہیں ہوتی ہر انسان لکی نہیں ہوتا ہر انسان کے پاس ضروری نہیں پھول ہو جو آپ کو دوسرے سے ملے رکھ لو کیونکہ اس کے دینے کو شائد یہی تھا ہاں یہ الگ بات ہے کہ آپ کسی کی زندگی میں پھول ضرور بن سکتے ہو جیسے اچھے دوست کا مل جانا یہ بھی زندگی میں کسی نعمت سے کم نہیں"

انسان مٹی سے بنا ہے اس نے مٹی میں ہی جانا لیکن ان کے درمیاں جو زنگی کا سفر ہے وہ بہت کٹھن ہے اس کے لیے اللہ بہت سی حدود بنائی ہے جو اسے پورا کریں گا وہ اپنے رب کو پالیں گا۔۔۔۔۔

ہر انسان آج کی زندگی میں کسی نہ کسی پچھتاوے میں ہے یہ زندگی ایسی ہی ہے ہر قدم پہ قربانی مانگتی اصل انسان وہ ہے جو زندگی کی مشکلات کو سمجھے اور اللہ سے مدد مانگے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ حافظ ملے گئے اگلے ناول میں نئے کرداروں کے ساتھ خوشیاں او غم زندگی کے حصے ہے آپ کی پیاری رائٹر رشک فلک آپ کے کومنٹس کا انتظار کریں گی اللہ آپ سب کو خوشیاں دیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Rashk e Falak(Muskan Rajput)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842